روح جانم

تحریر :مالا شاہ

زہرا میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہر پریشے کو لینے خود جایا کرو نور بیگم آج پھر زہرہ بیگم کی کلاس لے رہی تھی۔

اسلام علیکم دادو پریشا تھکی ہاری سیدھا دادی کے کمرے میں آئی

وعلیکم السلام کیسی ہے میری شہزادی نور بیگم نے پیار سے پری کا ماتھا چوما۔

بہت تھک گئی دادو اور آپ کو پتا ہے آج گرینڈ ٹیسٹ تھا پری اپنی دادی کو اپنی سارے دن کی کہانی سنانے لگی۔

پری پہلے فریش ہو جائو پھر دادی کے پاس آجانا زہرا بیگم نے پیار سے پری کو سمجھایا۔

اوکے چاچی ! پری کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

زہرا مجھے پری کی بہت فکر رہتی ہے بن ماں باپ کی بچی ہے کیا بنے گا اس کا کاش میرا آزم آج زندہ ہوتا تو کتنا خوش ہوتا اپنی بیٹی کو دیکھ کر۔

امی آپ کیوں فکر کرتی ہیں پری میرے لیے بلکل ماہا اور مرحا کے طرح ہے زاہرہ بیگم نے اپنی ساس کو بہت پیار سے کہا۔

یہ تو ہے زہرا تم نے کبھی فاخرہ کی طرح بچیوں میں فرق نہیں کیا۔

کاش فاخرہ بھی پری کو مریم کی طرح اپنی بیٹی سمجھے مگر نہیں اسے تو صرف پری میں برائی نظر آتی ہے۔نور بیگم نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

دادو دیکھیں نا یہ آزر کا بچہ میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔

حماد نور بیگم کے پیچھے چھپا۔

ارے تم دونوں ہر وقت بچوں کی طرح لڑتے ہو اب تمہاری عمریں شادی کی ہیں مگر تمہاری حرکتیں

افف خدایا نور بیگم نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھ لیا۔

دادو آپ کو پتا نہیں ہے اس حماد نے کیا کیا ہے۔

آزر غصے سے غرایا۔

حماد دادی کے پیچھے چھپ کر اپنی بتیسی کی نمائش کر رہا تھا۔

کیا کیا ہے حماد نے اب بتائو مجے ؟ نور بیگم نے آزر سے سوال کیا۔

کیا نہیں کیا اس نے یہ پوچھیں دادی۔آپ کو پتا ہے اس نے وہ چاکلیٹ مریم کو دے دی جو میں ماہا کیلیے لایا تھا اب وہ مجھ سے سخت ناراض ہو گئی ہے دادو آزر پریشان سا نور بیگم کے قدموں میں بیٹھ گیا

ارے میرے بچے بس اتنی سی بات یہ لو دادی نے اپنی ڈرا سے آزر کو ایک خوبصورت سی انگوٹھی دی

دادی یہ کیا ہے آزر نے سوال کیا۔

کیوں تمہیں نظر نہیں آرہا کیا حماد نے آزر کو چھیڑا۔

تم تو اپنی چونچ بند رکھو بیٹا زیادہ فضول بکواس نہیں آزر نے غصے سے حماد کو دیکھا۔

تو چلو کام کی بکواس کرلیتا ہوں حماد نے دل جلانے والی مسکراہٹ دکھائی۔

ارے لڑو مت تم دونوں ورنہ دونوں کی چپل سے پٹائی کرونگی دادی کی بات پر دونوں نے منہ بسورا۔

آزر بیٹا یہ انگوٹھی میں نے ماہا کیلیے لی ہے مگر یہ تم اسے دے دو مان جائیگی اور ناراضگی ختم ہو جائے گی نور بیگم نے پیار سے آزر کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

دادی یہ تو چیٹنگ ہے نا یار آپ نے میری مریم مم میرا مطلب مریم کیلیے کچھ نہیں لیا ؟ حماد نے شکوہ کناں نظروں سے نور بیگم کو دیکھا۔

میں کیوں لو اس نکچڑی کیلیے کچھ اسکی ماں ہے نا نور بیگم نے ہری جھنڈی دکھائی۔

دادی اب ایسا تو نہ بولیں کہیں ہمارے حماد کو برا نہ لگ جائے پری نے دروازے پر ہی نور بیگم کی بات سن لی۔

تم تو چڑیل چپ ہی کر جائو ہر وقت مریم کی برائی ہی کرنا حماد نے پری کو سنائی۔

شکل دیکھی ہے تم نے اس کی جو میں اس کے پیچھے پڑوں پری غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔

کسکی شکل کی بات ہو رہی ہے عبید بھی آفس سے آنے کے بعد سیدھا دادی کے کمرے میں آتا۔

آپ کی حماد نے فوراً موقعے کا فائدہ اٹھایا۔

ہمممم تو میری شکل اچھی نہیں کیا عبید نے پری کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

نن نہیں میں نے آپ کو نہیں بولا پری کہہ کر فوراً کمرے سے نکل گئی۔

پیچھے عبید اسکی پشت کو دیکھتا رہا۔

عبید بیٹا یہ حماد جھوٹ بول رہا ہے پری تو تو مریم کی بات کر رہی تھی۔نور بیگم نے عبید سے کہا۔

جی دادی مجھے پتا ہے یہ جھوٹوں کا سردار ہے عبید نے غصے سے حماد کی طرف دیکھا۔

نہیں بھائی میں تو مزاح کر رہا تھا میں جا رہا ہوں کہہ کر حماد کمرے سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

ہاہاہا آزر نے حماد کو بھاگتا دیکھ قہقہ لگایا۔

اس میں ہنسنے کی کونسی بات تم بھی نکلو یہاں سے عبید نے آزر کی طرف دیکھا۔

جج جی بھائی آزر بھی بھاگنے کے انداز سے نکلا عبید کا کیا بھروسہ کمرے سے باہر پھینک دے۔

کیسی ہیں دادی عبید نے پیار سے نور بیگم کے ہاتھوں کو تھاما۔

ٹھیک ہوں بیٹا بس تھوڑی سی پریشانی ہے نور بیگم نے پریشان لہجہ میں کہا۔

کیا پریشانی ہے دادی ؟ عبید نے سوال کیا

بیٹا مجھے ہر وقت پری کی ٹینشن رہتی ہے ابھی وہ اپنا اچھا برا سمجھے لگی ہے مگر مجھے ہر وقت اسکی فکر رہتی ہے اور تمہیں تو پتا ہے نا فاخرہ کا پری سے رویہ اب ہر کوئی زینب اور زہرا جیسا تو نہیں ہوسکتا کہ پری کو اپنی سگی اولاد سمجھے نور بیگم نے افسوس سے سر جھٹکا۔

ہمم اچھا جی یہ مسئلہ ہے ! تو پھر دادی آپ نے حل کیا سوچا ہے عبید نے نور بیگم سے سوال کیا اور جواب سے اسکی آنکھوں میں چمک آگئی۔

بیٹا میں چاہتی ہوں جلے سے جلد تمہاری اور پری کی شادی ہوجائے نور بیگم نے بھی پوتے کی آنکھوں میں چمک دیکھی تھی۔

مگر دادی وہ تو مجھ سے بات تک نہیں کرتی مجھے تو یہی ڈر رہتا ہے کہ کہیں وہ کسی ابھی عبید آگے بولتا مگر نور بیگم نے ٹوکا۔

نہیں بلکل نہیں میں اسکی آنکھوں میں تمہارا خوف دیکھا ہے مگر نفرت نہیں دیکھی اور وہ تمہیں پسند بھی کرتی ہے مگر ڈرتی ہے تم سے اور اسکا خوف محبت پہ حاوی ہے تمہیں کوشش کرکے ڈر ختم کرنا ہوگا میرے بیٹے نور بیگم نے پیار سے عبید کے سر پہ پھر سے ہاتھ پھیرا۔

جی دادی میں پوری کوشش کرونگا عبید کہہ کر اٹھ گیا کیونکہ اسے پتا تھا اب اس نے کیا کرنا ہے۔

آذان شاہ کے چار بیٹے تھے آزم شاہ ، اذلان شاہ ، زامن شاہ اور اھاد شاہ۔۔

آزم شاہ کی ایک بیٹی تھی پریشے شاہ اور بیوی عائشہ شاہ۔

اذلان شاہ کا کے تین بیٹے تھے عبید شاہ ، حماد شاہ اور ایک بیٹی زونیرہ شاہ اور آزِر شاہ اور بیوی زینب شاہ۔

زامن شاہ کی دو بیٹیاں تھیں مرحا شاہ اور ماہا شاہ اور بیوی زہرا شاہ۔

اھاد شاہ کی ایک بیٹی مریم شاہ، ایک بیٹا ولید شاہ اور بیوی فاخرہ شاہ۔

عبید شاہ کی منگنی پریشے شاہ سے اور حماد کی منگنی مریم شاہ سے جب کہ آزر شاہ کی منگنی ماہا شاہ سے ہوئی تھی۔۔

ایک سال پہلے

پریشے کہاں ہو ؟ زنیرہ پریشان سی کمرے میں داخل ہوئی۔

ہوں بولو زونی کیا ہوا پری ناول پڑھ رہی تھی۔

یار پری میرا بھی دل کر رہا کے میں تمہارے ساتھ کراچی جائوں میں بہت سنا ہے کہ کراچی خوبصورت ہے زونی پری کے آگے منت کر رہی تھی۔

زونی یار ہم لوگ گھومنے نہیں جارہے بس بابا کے آفس کا کام ہے ہم دو دن میں واپس آجاینگے ویسے بھی میرا تم لوگوں کے بغیر دل نہیں لگتا پری زونیرہ کو پیار سے سمجھا رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے نت لے کر جائو مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنے زونی غصے سے کہہ کر پری کے کمرے سے باہر نکلی۔

مگر کسی سے زوردار تصادم ہوا جس کی وجہ سے زونی نیچے زمین پہ گر گئی۔

ولید چاہتا تو بچا بھی سکتا تھا مگر اسے زونی کو دیکھ کے غصہ آجاتا ایسے لگتا پرانے زخم تازہ ہو گئے۔

اندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی ولید نے سختی سے کہا۔

ایک تو مجھے لگ گئی میں آپ کی وجہ سے گر گئی اور آپ مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں ولید زونی اب باقاعدہ رونے کا شغل لگانے کو تیار بیٹھی تھی۔

جسٹ شٹ اپ مس زونیرہ شاہ گر تو آپ بہت پہلے ہی گئی تھیں اور مجھ پر الزام لگانے کی جرت بھی مت کرنا ورنہ تمہاری زبان کھینچ لونگا جو ہر وقت کینچی کی طرح چلتی ہے ولید کہہ کر رکا نہیں بلکے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا آگے بڑھ گیا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ مزید رکا تو خود پر قابو کھو دیگا۔

اللہ پوچھنگے ان سے زونیرہ اب باقاعدہ رونے لگی تھی۔

زونی کی آواز سن کر پری فوراً کمرے سے باہر آئی اور اسے نیچے بیٹھا دیکھ حیران ہوئی۔

کیا ہوا زونی نیچے کیوں بیٹھ گئی ؟ ہمم مجھے پتا ہے تاکہ جب میں سو جائوں تو تم آکر میرے کپڑے چوری کرلو اور اس کے بدلے ساتھ چلنے کیلیے مجھے بلیک میل کرو دیکھو زونی میں سب سمجھ گئی ہوں اب میں نہیں سوتی پری بس بولے ہی جارہی تھی۔

اوئے بکواس بند کرو مجھے ولی نے دھکا دیا ہے زونی پھر سے رونے لگی۔

اٹھو سیدھی شرافت سے جھوٹی لڑکی مجھے لگا تمہیں لگ گئی تو مرہم کے آئوں مگر تم تو ہو ہی جھوٹی ہمیشہ جھوٹ کہا ہے تم نے ولید غصے سے زونی کو اپنے کمرے میں گھسیٹ کر کے گیا پری پھٹی پھٹی آنکھوں سے ولی کو دیکھنے لگی جو زونی کے رونے پر خود رو پڑتا تھا آج وہ یہ سب کر رہا ہے اگر عبید نے بھی مجھے مارا تو پری کے سوچ کر رونگٹے کھڑے ہوئے تھے اس لیے فوراً نہانے چلی گئی

ولید زونی کو گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لایا زونی کو بیڈ پر پٹخا دروازہ بند کردیا۔

تم خود کو سمجھتی کیا ہو ایک نمبر کی جھوٹی لڑکی ہو تم ولید غصے سے زونی کو کہہ رہا تھا۔

مم میں نے کک کچھ نہیں کہا مم میں صرف بتا رہی تھی ولی زونی کی زبان ولید کے سامنے لڑکھڑا رہی تھی۔

Don't call me walli I am not walli for you okay ولی نے غصے میں کہا

مگر ولی زونی نے پھر سے رونا شروع کردیا۔

منع کیا ہے نا ولی بولنے سے تمہاری عقل میں یہ بات نہیں آتی۔

زونی کے پائوں سے خون نکل رہا تھا۔

ولید نے جلدی سے اسکے پائوں پر پٹی کی۔۔

نکلو اب میرے کمرے سے اور دوبارہ یہاں نظر نا آنا ولی اپنے ہر انداز سے نفرت ظاہر کروا رہا تھا مگر پھر بھی زونی کے زخم پہ مرہم لگانے سے خود کو روک نا سکا۔

زونی بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی حالانکہ پائوں میں تکلیف کی وجہ سے چلنا مشکل تھا۔

کیوں کیا میں نے ایسا ولید نے غصے سے مکا دیوار پر مارا کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اسے

مگر میں تم سی نفرت کرتا ہو زونیرہ شاہ ولید نے اپنے بالوں کو جکڑا۔

شام کے وقت آزم شاہ پری اور عائشہ

بیگم کراچی کے لیے اپنی گاڑی میں روانہ ہوگئے۔

آپ کو بتاتے چلیں کہ کراچی موٹر وے کے قریب ایک ٹرک اور گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوگیا اور دونوں گاڑیوں میں آگ لگ گئی مزید رپورٹ لینگے ہمارے نمائندے اسلان سے۔

جی ارسلان تو بتائیگا آخر کیا ہوا ایسا جو اتنا برا حادثہ پیش آیا۔تو مہوش آپکو بتاتے چلیں کے یہ حادثہ کراچی موٹر وے کے قریب پیش آیا اور گاڑی اور ٹرک کی ایک زوردار ٹکر ہوئی جس وجہ سے دونوں کو آگ لگ گئی اور ٹرک میں سے ٹرک ڈرائیور کی لاش جبکہ گاڑی میں سے دو لاشیں ملی ہیں اور گاڑی سے کچھ فاصلے پر ایک لڑکی زخمی حالت میں ملی ہے اور سی این آئی سی سے معلوم ہوا ہے کے اس لڑکی کا نام پریشے شاہ ہے انکو فوری ہسپتال منتقل کیا جارہا ہے۔

یہ الفاظ تھے یہ کوئی سیسہ جو آذان شاہ اور نور بیگم کے کان میں پڑے تھے آذان صاحب سے اپنے بیٹے کی موت برداشت نا ہو سکی اور دل کا زبردست دورہ پڑا۔
شاہ ولا میں صفحے ماتم بچھ گیا تین میتیں پڑی تھیں کسی کو بھی اپنا ہوش نہیں رہا تھا وہ گھر جو خوشیوں کا بسیرا تھا اچانک غموں کا بسیرا بن گیا تھا اس سب میں کسی کو پری کا خیال تک نہ رہا تھا نور بیگم نے اپنا شوہر بیٹا اور بیٹی جیسی بہو کھوئی تھی اذلان شاہ ،زامن شاہ اور اھاد شاہ نے اپنا باپ اور جان سے بڑھ کر پیار کرنے والا بھائی کھویا تھا

ہیلو ! عبید کے موبائل پہ کسی کی کا آئی تھی جسے سنتے ہی عبید فوراً گھر سے نکل گیا وہ گاڑی بہت تیز ڈرائیور کررہا تھا اور بار بار فون پر بات کر رہا تھا
ہسپتال پہنچ کر پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کی اور بھاگتا ہوا ہسپتال میں داخل ہوا تھا سانس بھی پھول رہی تھی مگر پرواہ کسے تھی اسے تو ڈر تھا جیسے کسی معصوم بچے کو اپنا پسندیدہ کھلونا چھن جانے کا ڈر ہوتا ہے۔
عبید آئی سی یو کے پاس پہنچا جب ایک نرس باہر نکلی۔
سسٹر وہ پریشے کیسی ہے پہلی بار عبید شاہ ڈر رہا تھا اور وہ خوف کھو دینے کا تھا۔
ابھی انکا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے مگر ان کے سر پہ کافی گہری چوٹ آئی ہے آپ بس دعا کریں نرس پیشہ وارانہ کہہ کر واپس آئی سی یو میں چلی گئی۔

عبید نے فوراً مسجد کا رخ کیا وضو کرکے نماز ادا کی دعا کیلیے ہاتھ بلند کیے۔

اے میرے رب میری مدد فرما میں یہ نہیں کہوں گا کہ میں نے تجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا کیونکہ میں نے ہمیشہ تجھ سے ہی مانگا ہے اور تو نے مجھے عطا بھی کیا ہے اے میری پروردگار پریشے کو زندگی دے دیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیشک زندگی اور موت تیری طرف سے ہے۔

نماز ادا کرکے وہ واپس ہسپتال میں آیا تھا۔

ڈاکٹر پریشے کیسی ہے ؟ ڈاکٹر کو باہر نکلتا دیکھ عبید نے سوال کیا۔

She if fine but I have a bad news for you

ڈاکٹر نے سر جھکا کر کہا۔

کیا بری خبر ہے ڈاکٹر پلیز بتائیں مجھے عبید نے مشکل سے خود کو سنبھالا ہوا تھا۔

She lost her memory ڈاکٹر کہہ کر اپنی کیبن کی طرف چلا گیا۔

یہ الفاظ سن کر عبید کو اپنی جان لبوں پر محسوس ہوئی تھی۔

میرے اللہ اس میں کوئی بہتری ضرور ہوگی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اندر داخل ہوا۔

پری چھت کو گھور کر دیکھ رہی تھی عبید کو اندر داخل ہوتا دیکھ وہ عبید کو غور سے دیکھنے لگی۔

آپ کک کون ہیں پری نے سوال کیا۔

میں آپ کا بہت اچھا والا دوست ہوں عبید نے خود کو سنبھالا تھا۔

اچھا تو آپ کا نام کیا ہے ؟ پری نے معصوم سا سوال کیا۔

میرا نام عبید ہے آپ مجھے پیار سے بید بھی بول سکتی ہیں۔

اچھا تو عبی مجھے یہ کیا لگا ہوا ہے۔

پری کے منہ سے اپنا نام کے آدھے الفاظ سن کر بھی اسے سکون محسوس ہوا تھا۔

آپ گر گئی تھی نہ تبھی آپ کو ڈرپ لگی ہی عبید نے پیار سے سمجھایا۔

مگر مجھے درد ہورہا ہے پریشے رونے لگی۔

عبید کا دل چاہا اس کو موت کی گھاٹ اتار دے جسکی وجہ سے پری کی آنکھوں میں آنسو آئے مگر وہ تو پہلے ہی مر چکا تھا۔

کہاں درد ہو رہا ہے

یہاں پری نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔

اچھا عبید نے آگے بڑھ کر پری کے سر پہ بوسا دیا اور پیار سے ہاتھ پھیرنے لگا اس وقت اگر پری کے پاس اپنی یاداشت ہوتی تو وہ بیڈ سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتی۔

مگر ابھی بھی درد ٹھیک نہیں ہوا ایک اور بار پیار کریں عبی پری نے معصوم سی فرمائش کی عبید مسکرایا اور پھر سے پری کے ماتھے کو چوما۔

ابھی بھی ٹھیک نہیں ہو رہا آپ پھر سے کریں صحیح سے عبید نے پھر سے پری کا ماتھا چوما۔

نہیں میں ابھی نا مہرم ہوں پری کیلیے مجھے اور پری دونوں کو گناہ ملے گا عبید ایک دم سیدھا ہوکر بیٹھا

۔

عبی پھر سے پری نے پر معصوم سے فرمائش کی۔

ایک شرط پر پری عبید نے پری سے کہا۔

میں پری ہوں ؟ پری نے سوال کیا۔

جی آپ پری ہیں عبید نے جواب دیا

اچھا کونسی شرط؟ پری نے پھر سے سوال کیا۔

آپ کو میں اچھا لگتا ہوں ؟ عبید نے سوال کیا۔

ہاں بہت آپ تو بہت کیوٹ ہیں پری نے معصوم سا جواب دیا۔

آپ مجھ سے شادی کرینگی ؟ عبید نے سوال کیا۔

آپ سے ؟ اوکے پری نے جواب دیا۔

ابھی عبید نے پھر سے کہا۔

ابھی ؟ اوکے ٹھیک ہے پری نے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں ابھی عبید کہہ کر کھڑا ہوا۔

لیکن پہلے میرے سر پے پیار تو کرلیں پری نے معصومیت سے اپنے آنکھیں نیچے کرکے کہا۔

پہلے آپ میری ہوجائیں پھر جتنا بولینگی اتنا پیار کرونگا بلکہ بہت زیادہ پیار کرونگا عبید نے مسکرا کر جواب دیا۔

پکا وعدہ عبی ؟ پری نے پھر سے پوچھا۔

پکا وعدہ عبید کہہ کر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد عبید مولوی صاحب کو لے کر آیا۔

پریشے شاہ ولد آزم شاہ آپکا نکاح عبید شاہ ولد اذلان شاہ سے با حق مہر ایک لاکھ روپے سکہ راج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟ مولوی صاحب نے پری سے پوچھا۔

پری نے عبید کی طرف دیکھا اور کہا جی قق قبول ہے۔

عبید اور پری کا نکاح ہوگیا۔

عبید مولوی صاحب کو چھوڑ کر اسی روم میں آیا جہاں پری تھی۔

عبی آپ نے بولا تھا آپ میرے سر پر پیار کرینگے پری نے عبید کی طرف دیکھ کر کہا۔

عبید نے آگے بڑھ کر پری کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے۔

کچھ دنوں بعد پری کو ہسپتال سے ڈسچارج کرواکے عبید اپنے ساتھ گھر لے آیا۔

نور بیگم نے فوراً پری کو گلے لگا لیا۔

عبید نے پہلے ہی کال کرکے سب کو بتا دیا کے پری کی یاداشت چلی گئ ہے

سب نے پری کا خیال خود سے بھی زیادہ رکھنا شروع کردیا۔

پری زیادہ تر عبید کے کمرے میں ہی رہتی تھی کیونکہ باقی لوگوں سے اسے خوف آتا تھا۔

عبید نے نکاح کی بارے میں بھی سب کو بتایا تھا تاکہ کسی کو پری کا اسکے ساتھ رہنا برا نہ لگے

آفس تھکا ہارا عبید اپنے کمرے میں آیا۔

فریش ہونے کیلیے واشروم کا درازی کھولا مگر اندر سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔

یار پری جلدی نکلو باہر مجھے فریش ہونا ہے عبید نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

تو آپ بھی آجائیں اندر کس نے منع کیا ہے بلکہ مجھے تو بہت مزا آرہا ہے ٹھنڈا پانی ہے پری نے معصوم سے انداز میں کہا۔

عبید کو لگا ابھی وہ گر جائے گا

افف خدایا یہ لڑکی پاگل ہو گئی ہے عبید کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

پری جلدی سے باہر آئو ورنہ عبید نے پری کو دھمکایا۔

ورنہ کیا ہاں؟ پری نے آدھا سر واشروم کے دروازے سے باہر نکالا۔

پری کی صراحی جیسی گردن اور گیلے بال عبید کو اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔

عبید نے فوراً سر جھٹکا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

وہ ایک ہی روڈ پر گاڑی دوڑا رہا تھا کیا ہوگیا ہے پری کو یاداشت کا اتنا اثر۔

افففف عبید کو برا لگ رہا تھا پری کا یہ انداز بیشک وہ اسکے نکاح میں تھی مگر اپنی یاداشت اسکے پاس نہیں تھی اور عبید ان مردوں میں سے ہرگز نا تھا جو موقعے کا فائدہ اٹھائیں۔

یار پری ! کیا ہوگیا ہے تمہیں عبید نے افسوس سے کہا اور اب اسکی گاڑی کا رخ کلب کی جانب تھا

(عبید کبھی کلب کبھی نہیں گیا تھا مگر اس نے ہمزہ سے سنا تھا کہ کلب میں جاکر بندا اپنی ہر فکر بھول جاتا ہے)

یہ ایک کلب کا منظر ہے جہاں سارے لڑکے لڑکیاں نشے میں ایک دوسرے کی بانہوں میں جھول رہے تھے۔

عبید سب سے لاسٹ میں لگے ہوئے صوفے پر بیٹھا سب کو دیکھ رہا تھا۔

لال سکٹ میں بال کھلے ہوئے ایک لڑکی عبید کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

ہائے ہینڈسم کیسے ہو ؟

آپ کون ہیں ؟ عبید نے اس سے سوال کیا۔

اتنی جلد جاننے کو شوق ہے مجھے ؟ اس لڑکی نے بھی سوال کیا اور عبید کے قریب ہوئی۔

Listen maintain distance miss whatever عبید نے لڑکی کو پیچھے کیا۔

ارے اتنا ایٹیٹیوڈ کیوں دکھا رہے ہو ؟ لڑکی تپ کر بولی بھاڑ میں جائو کہہ کر اٹھ کے چلی گئی۔

اتنے میں ویٹر وسکی کا ایک گلاس عبید کے پاس رکھ کر چلا گیا جو کہ اسی لڑکی نے بھیجا تھا مگر عبید اس بات سے لاعلم تھا۔

اب پتا چلے گا ایشل کو اگنور کرنے کا مطلب لڑکی نے دور کھڑے ہوکر خود سے کہا۔

پری ٹھیک ہو جائو عبید پریشان حال ویسے ہی بیٹھا تھا پھر اس نے ڈرنک اٹھائی اور ایک سانس میں پی گیا اور ویٹر کو ایک اور لانے کو کہا۔

عبید اب تک آٹھ گلاس پی چکا تھا۔

ایشل اسکے قریب آکر پھر سے بیٹھ گئی۔

کیا ہوا ہینڈسم کوئی پروبلم ہے تو میں حل کروں ؟ ایشل یہ کہہ کر پھر سے عبید کے قریب ہونے لگی عبید نے پھر سے اسے جھٹکا اور کلب سے باہر نکل گیا۔

Pareesha I need you عبید اپنے ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

رات کے دو بج رہے تھے سب سو رہے تھے۔

عبید چابی سے دروازہ کھول کر گھر میں داخل ہوا۔

اور اسکی توقع کے مطابق پری اسکے روم میں ہی تھی۔

عبی آگئے آپ پتا ہے مجھے اتنی فکر ہورہی تھی آپ کی پری بیڈ پر ہی بیٹھے شکوہ کرنے لگی مگر اسے عبید کی حالت ٹھیک نہیں لگی

پریشے میرے جان میرے پاس آئو عبید نے پری کو اپنے پاس بلایا

نہیں آپ ٹھیک نہیں ہیں عبی آپ سو جائیں پری نے عبید سے ڈر کر کہا۔

تمہاری وجہ سے ہی ٹھیک نہیں ہوں عبید نے کہا اور آگے بڑھنے لگا

نن نہیں مم میرے پاس مت آیئے گا عبی

مگر وہ تو آج شاید اپنی منمانی کر کے رہنے والا تھا۔

اس نے قریب ہوکر پریشے کا دوپٹہ کھینچا

اور پری کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے لیا؟

وو بن پانی کے مچھلی کے طرح عبید کی بانہوں میں تڑپ رہی تھی۔

مگر آج عبید کو اس سب کا خیال کہاں رہا تھا

اس نے پریشے کو اپنی بانہوں میں بھرا اور بستر پر لیٹا اور خود اسکی گردن پر جھک گیا

جان سے تو تب جاتے پری کو محسوس ہوئی جب اپنی زپ کھلتی محسوس ہوئی۔

وو دوبارہ اپنے آپ کو چھڑوانے کے کوشش کرنے لگے مگر اسکی جدوجہد بیکار تھی

کچھ دیر بعد وہ اٹھا یا اپنی شدتوں کے نشان دیکھ کر مسکرانے لگا اور پھر اپنے سلگتے ہوئے لب اسکے دل کے مقام پر رکھ دیے

اب اس نازک جان میں ہمت نہیں بچی تھی۔

اس نے اپنا آپ عبید کو سونپ دیا۔

ساری رات وہ پری پہ اپنی شدتیں ننچھاور کرتا رہا

اپنی محبت کی بارش میں بھگوتا رہا۔

صبح جب عبید کی آنکھ کھلی تو پری اسکے سینے پر سر رکھ کر سو رہی تھی۔

عبید کا سر چکرا رہا تھا۔

اس نے آرام سے پری کا سر تکیے پر رکھا اور واشروم چلا گیا۔

یہ میں نے کیا کردیا میں نے تو خود سے وعدہ کیا تھا میں اسکے ساتھ کچھ نہیں کرونگا بلکہ اسکے قریب بھی نہیں جائوں گا پھر میں نے وہ سب کیسے کردیا عبید کو گزری رات کا سب کچھ یاد آرہا تھا۔

عبید جب فریش ہوکر باہر آیا تو پری جاگ گئی تھی۔

عبید نے پری کو دیکھ کر سر جھکا لیا اور اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

آئی ایم سوری پری مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا ایسا عبید واقعی شرمندہ تھا۔

عبید پری نے آج عبید کا پورا نام پیا تھا۔

جی پریشے عبید نے فوراً پری کی طرف دیکھا۔

ہمارے بچے کب ہونگے میں بور ہو جاتی ہوں کمرے میں پری نے پھر معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔

عبید کا دل چاہا وہ غایب ہو جائے۔

ولی مم میرا مطلب ولید آپ مجھے کالج چھوڑ دینگے ؟ زونیرہ نے ڈاینگ ٹیبل پر ولید سے سوال کیا سارے بڑے اٹھ کر چلے گئے تھے اب میز پر صرف ینگ پارٹی (مریم ، مرحا، آزر،ماہم،حماد ،زونی اور ولید) تھے

کوئی ضرورت نہیں جانے کی چپ کرکے گھر بیٹھو تم ولید نے سپاٹ لہجے میں کہا سب حیران نظروں سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

زونی بچے آپ علی (خالہ کا بیٹا جو شاہ ولا کے ساتھ والے گھر میں رہتا تھا)کے ساتھ چلی جائو ویسے بھی وہ آپ کے کیمپس میں ہی ہیں حماد نے پیار سے زونی کو کہا

جی بھائی زونی نے اثبات میں سر ہلایا۔

کوئی ضرورت نہیں میں خود لے جاتا ہوں کہہ کر ولید اٹھا اور زونیرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا بلکہ کھینچا ۔

مجھے ناشتہ کرنا ہے زونی نے کہا۔

میں کروا دیتا ہو ابھی چلو کہہ کر ولید اسے پورچ تک لے آیا اور گاڑی کا فرنٹ دور کھول کر اندر دھکا دے دیا۔

زونی مشکل سے سنبھل پائی تھی ورنہ سر اسٹیرنگ پر لگتا۔

ولید نے دروازہ کھولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

تمہیں بہت شوق ہے نا علی کے ساتھ جانے کا ؟ تم دونوں کو ایک ساتھ اس دنیا سے ہی روانہ نا کردوں ہاں ؟ ولید غصے سے زونیرہ پر دھاڑا تھا۔

نن نہیں و وہ مم میرا ...!

بکواس مت کرو زونیرہ شاہ جست شٹ اپ چپ کرکے بیٹھو ورنہ میں تمھارا منہ توڑ دونگا ولید زونیرہ کی بات بیچ میں کاٹ کر پھر سے دھاڑا تھا۔

س سوری وو لی میرا مطلب ولید زونی نے آنکھوں میں پانی جمع کرکے کہا۔

او پلیز یہ ناٹک کسی اور کو دکھانا مجھے تمہارے رونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا سمجھی تم ولید نے سخت لہجے میں کہا۔

زونیرہ نے مشکل سے اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا۔

کالج گیٹ پر پہنچ کر ولید نے گاڑی روکی۔

مجھے کال کرنا میں خود لینے آئونگا اگر کسی اور (علی) کے ساتھ آئی تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دونگا ولید نے سختی سے کہا۔

آئی سمجھ زونیرہ کو چپ دیکھ ولید نے زور سے کہا۔

جج جی زونی کہہ کر گاڑی سے نکل گئی۔

Damm it ! کیا ضرورت تھی اتنا غصہ کرنے کی۔

کیوں بار بار وہ سب یاد آجاتا ہے مجھے جسے میں بھولنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ولید نے ایک مکا گاڑی کے دروازے پر مارا اور گاڑی سٹارٹ کرکے آفس چلا گیا۔

پری کیا واقعی تمھیں بچے بہت اچھے لگتے ہیں ؟ عبید نے پری سے سوال کیا۔

ہاں نا وہ کتنے پیارے ہوتے ہیں عبی آپ مجھے بچے لا دیں نا پری نے معصومانہ خواہش کی۔

اچھا ٹھیک ہے شام میں لے آؤنگا اب اٹھو اور فریش ہو کر آئو ناشتہ کرنے چلتے ہیں عبید نے آرام سے ہاتھ پکڑ کر پری کو اٹھانے کی کوشش کی۔

عبی پری نے عبید کو مخاطب کیا۔

جی پری عبید نے جواب دیا۔

آپ بہت برے ہیں پری کہا۔

عبید کے چہرے کی اطمنانیت غائب ہوئی۔

کیوں پری کیا ہوا فوراً پری سے سوال کیا۔

آپ نے مجھے زور کی چکی کاٹی تھی لپس پر بھی اور یہاں بھی پری نے گردن سے بال ہٹا کر دکھائے۔

آئی ایم سوری پری عبید نے معافی طلب نظروں سے پری کو دیکھا۔

ایک شرط پہ پری نے شرطیہ لہجے میں کہا۔

کس شرط پر عبید نے سر کھجا کر پوچھا۔
آپ مجھے لپس پر اور نیکلک پر آرام سے پیار کریں جبھی معاف کرونگی۔
عبید کو پری کی اتنی معصوم خواہش پر بہت پیار آیا۔
عبید پری کے قریب ہوا اور اس پر جھک آیا۔
ہاں تو آپ کیا کہہ رہی تھی عبید نے پری کے کان میں سرگوشی کی۔
وہ وہ میں پری کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی خود ہی پھنس گئی تھی۔
آرام سے پیار کرنا آپ مجھے درد ہوتا ہے ورنہ۔
عبید نے آرام سے پری کے لبوں کو اپنی قید میں لیا اور پیاسے کی طرح لبوں کے جام کو پینے لگا۔
اور پھر لبوں سے گردن تک کا سفر کیا اور اپنی شدتوں کے نشان پر آرام سے اپنے لب رکھ دیے۔
پری کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے زخموں پر مرہم رکھ دیا ہو۔
عبید آرام سے پری کے اوپر سے اٹھا۔
اب جائیں بھی فریش ہونے یا اور پیار کروں ؟ عبید نے مسکراہٹ چھپا کر کہا۔
پری عبید کے قریب آئی اور پاؤں اوپر کرکے اپنے ہونٹ عبید کے ہونٹوں کے قریب کیے اور زور سے چکی کاٹ کر واشروم میں گھس گئی۔
ہاہاہا میری معصوم پری آپ سے میں رات میں بدلا لونگا اس کا (اس بات سے بے خبر رات تک کیا ہونے والا ہے)
اوکے ڈن پری نے اندر سے ہی آواز لگائی

پری فریش ہو کر آئی تو عبید بیڈ پر ہی بیٹھا تھا۔

پری اپنے بال ڈرائی کرنے لگی۔

سنیں میرے بال ڈرائی کردیں میرے ہاتھ میں درد ہو رہا ہے پری نے عبید کی طرف شیشے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ہاتھ میں زیادہ درد تو نہیں نا پری عبید فوراً اٹھ کر پری کے قریب آیا۔

نہیں اتنا نہیں بس دڈرائیر پکڑا نہیں جارہا آپ کردیں نا__!

اچھا دو عبید نے پری سے ڈرائیر لیا ڈرائی کرکے بالوں کو برش کرنے لگا۔

آہ آرام سے کریں عبی درد ہوتا ہے پری نے عبید کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

اچھا اچھا سوری کیچر دو بالوں کو کیچر لگا دوں عبید نے پری سے کیچر مانگا۔

ارے پہلے تیل تو لگائیں پری نے تیل کی بوتل عبید کی طرف بڑھائی۔

اچھا جی لگا دیتا ہوں عبید نے تیل لگایا اور پری کے بالوں کو کیچر لگا کر ہاتھ دھونے چلا گیا۔

اچھا اب چلیں ناشتہ کرنے بہت بھوک لگی ہے پری عبید نے باہر آکر پری کو کہا۔

ہاں میں بھی تو کب سے یہی بول رہی ہوں پر آپ ہی مصروف ہیں پری نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر بھاگ۔

عبید نے ایک آئبرو آچکا کر خود کو آئینے میں دیکھا یہ کیا تھا پری تمہیں تو میں بتاتا ہوں عبید بھی پری کے پیچھے کمرے سے نکلا۔

اب پری آگے اور عبید پیچھے۔

دھڑاااااام ! کی آواز پر سب بڑے (زینب بیگم ، نور بیگم ، فاخرہ بیگم اور زہرا بیگم)جو کہ ہال میں بیٹھے تھے سب نے مڑ کر دیکھا۔

ہائے میری بچی نور بیگم فوراً اٹھی اور پری جسکے سر سے شدید خون نکل رہا تھا اسکی طرف بڑھی۔

پری پری ! عبید زور زور سے پری کو آواز لگا رہا تھا۔

پری اٹھو آنکھیں کھولو پری عبید کی چینخیں گھر میں گونج رہی تھی۔

گھر کی سارے مرد آفس گئے ہوئے تھے سوائے حماد اور آزر کے دونوں چینخو کی آواز سن کر باہر آئے۔

عبید نے پری کے سر کو اپنے ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا نور بیگم بھی پاس ہی بیٹھی تھیں اور زہرا بیگم اور زینب بیگم بھی دونوں رونا شروع ہوگئ تھیں۔

آزر نے فوراً گاڑی نکالی اور عبید کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔

عبید نے پری کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا آزر نے گاڑی سٹارٹ کی اور حماد نے دوسری گاڑی میں نور بیگم کو بٹھایا اور ہسپتال کیلیے نکل گئے۔

پری پری آنکھیں کھولو پلیز پری آنکھیں کھولو میں کبھی غصہ نہیں کرونگا تم سے بہت پیار بھی کرونگا پلیز ایک بار آنکھیں کھول لو عبید کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی آزر نے پہلی بار عبید کو بچوں کی طرح بلکتے دیکھا تھا۔

وہ آفس میں واپس آکر بیچین تھا اگر زونی نے مجھے کال نا کی اور وہ اس علی کے ساتھ نہیں میں ایسے نہیں ہونے دونگا ولید نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور آفس سے نکل گیا۔

گاڑی تیز ڈرائیو کرکے ولید زونی کے کالج کے پاس پہنچا

آج صبح سے ہی موسم کے تیور کچھ اچھے نہیں تھے۔

ولید اپنی گاڑی میں بیٹھ کر زونی کا انتظار کر رہا تھا۔

جب اسکے موبائل پہ بار بار حماد کی کال آرہی تھی۔

میرا کوئی موڈ نہیں کسی سے بات کرنے کا ولید نے میسج حماد کو سینڈ کرکے زونی کی چیٹ اوپن کی

جلدی باہر آئو میں باہر ہی ہوں زونی کو بھی میسج کرکے فون بند کردیا۔

تھوڑی دیر بعد ہی زونیرہ کالج سے باہر آتی دکھائی دی

ولید نے گاڑی کا دروازہ ان لاک کیا۔

زونی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

پورے راستے زونی خاموش تھی اور سر نیچے کرکے بیٹھی تھی۔

اس نے یہ بھی نا دیکھا کہ ولید اسے گھر کے راستے کے بجائے کسی سنسان راستے سے لے جارہا ہے۔

______________پری آنکھیں کھولو دیکھو ہاسپیٹل آگیا آزر نے گاڑی سے اتر کر پچھلا دروازہ کھولا

اور عبید پری کو اٹھا کر ہاسپیٹل کی جانب بھاگنے لگا۔

ڈاکٹرز فوراً پری کو آئی سی یو وارڈ میں لے گئے اور ریڈ لائٹ آن کردی۔

ایک گھنٹے سے آپریشن چل رہا تھا۔

ایک نرس باہر آئی۔

آپ لوگ O negative بلڈ ارینج کر دیں کیونکہ پیشنٹ کا خون بہت بہہ چکا ہے نرس نے عبید سے کہا۔

نور بیگم اور زہرا بیگم دونوں نے ہاتھ میں تسبیح پکڑی تھی اور اپنے رب کے حضور دعا گو تھی۔

میرا بھی یہی بلڈ گروپ ہے آپ میرا بلڈ لے لیں بلکہ سارا لڈ لے لیں بس پری کو بچا لیں عبید اپنے ہوش حواس میں نا تھا۔

نہیں ایسی بات نہیں بس آپ کو تھوڑا سا بلڈ دینا ہو گا آپ آئیں میرے ساتھ نرس کہہ کر آگے بڑھ گئی اور عبید بھی نرس کے پیچھے چلا گیا۔

امی دیکھیں میرے عبید کی کیا حالت ہوگئی ہے پری کیلیے آپ دعا کریں نا اللہ سے زینب بیگم مسلسل رو رہی تھیں۔

تم رو مت زینب صبر کرو میری بچی یہ وقت ہمارے اوپر بہت مشکل ہے مگر اللہ کا وعدہ ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے نور بیگم نے آگے بڑھ کر زینب کو گلے لگایا۔

___________ ہیلو آزر کیسی ہے پری ماہا نے آزر سے کال پر پوچھا۔

یار ابھی تو آئی سی یو میں ہے دعا کرو اللہ اسے ٹھیک کر دے عبید بھائی بہت پریشان ہیں یار آزر نے پریشان لہجے میں ماہا کو بتایا

اللہ جی سب ٹھیک کر دینگے آزر آپ فکر نا کریں اور میں نا نفل پڑھ کر پری آپی کیلیے دعا کرونگی دیکھنا وہ ٹھیک ہو جائیں گی ماہا نے آزر کو دلاسہ دیا۔

ماہا کی بات سے آزر کے دل میں سکون اترا تھا اور خود کو بیت خوش نصیب سمجھا تھا

اوکے ماہا گھر آکر بات کرتا ہوں ابھی میں ماما کو دیکھ لوں آزر نے کہہ کر کال کاٹی اور زینب بیگم کے پاس آگیا۔

ماما آپ فکر نا کریں اللہ سب خیر کریگا۔

تیز ہوا کے بعد اب بارش شروع ہوگئی تھی اور بجلی بھی کڑک رہی تھی زونی نے اپنے پائوں کلوز کیے اور خود میں سمٹ گئی کیونکہ اسے بارش سے ڈر لگتا تھا۔

ولید کو پتا تھا کہ زونیرہ بارش سے ڈرتی ہی۔

ولید نے اچانک گاڑی روکی زونی کا سر لگتے لگتے بچا۔

اترو نیچے ولید نے زونی سے کہا۔

جج جی ؟ زونی نے سوالیہ نظروں سے ولید کی طرف دیکھا۔

تمہیں سنائی نہیں آتا کیا اترو گاڑی سے اور جب تک میں نا کہوں گاڑی میں مت بیٹھنا ولید نے غصے سے زونیرہ کو کہا۔

ولید کے ڈر سے زونیرہ فوراً سے گاڑی سے اتری۔

ولید نے گاڑی کے شیشے نیچے کیے اور دروازے لوک کردیے۔

بارش بہت تیز تھی زونیرہ بارش سے بہت ڈرتی تھی مگر ولی کے ڈر کی وجہ سے کھڑی رہی۔

بجلی چمکی تو زونیرہ نے خوف سے آنکھیں بند کرلیں۔

ولی ولید پلیز دروازہ کھولیں مجھے ڈر ڈر لگ رہا ہے۔

بارش کی وجہ سے زونیرہ پوری بھیگ چکی تھی اور ہونٹ ہرے ہو رہے تھے۔

میں جتنی تم سے نفرت کرتا ہوں تو اسکے لیے یہ تو کچھ بھی نہیں جھوٹی ہو تم ولید نے سختی سے کہا۔

ولید پلیز دروازہ کھول لیں ورنہ میں مر جائوں گی اس با بارش مم میں زونی نے ولید کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

زونی کی بات پر ولید کے دل پر چوٹ لگی اس نے دروازہ ان لاک کیا۔

زونی جلدی سے گاڑی کے اندر بیٹھی کیا بھروسہ ولید دوبارہ گاڑی لاک کردے

زونی کا پورا جسم بھیگ چکا تھا اور جسم کا ہر حصہ عیاں ہو رہا تھا زونی کے پاس شال بھی نہیں تھی جو وہ خود کو ڈھک لے۔

ولید نے زونی کے سراپے کو دیکھا اور اپنا سر جھٹک کر گاڑی سٹارٹ کی۔

زونی کانپ رہی تھی ولید نے محسوس کیا اور اپنی شال اتار کر زونی کو دے دی۔

مگر وہ پھر بھی مسلسل کانپ رہی تھی۔

ادھر آئو ولید نے زونی سے کہا۔

کیا ؟ زونی نے سوال کیا ہونٹ مسلسل کانپ رہے تھے۔

میرے قریب آئو اس بار ولید کا لہجہ بہت نرم تھا۔

کہاں ؟ زونی نے پھر سے سوال کیا۔

ولید نے گاڑی روکی اور زونیرہ کو اپنی طرف کھینچا اچانک کھینچنے پر زونی ولید کے سینے سے آلگی۔

زونی نے زور سے اپنی آنکھیں مینچ لیں۔

ولید نے زونی کو اپنی گود میں بٹھایا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

سارے سں

راستے ولی ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور دوسرے ہاتھ کو زونی کے گرد حائل کیا ہوا تھا۔

زونی تو ولید کی قربت سے تڑپ گئی تھی زونی کے ساری شکوے دم توڑ گئے تھے آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جو ولی کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

ولید کو اپنے اندر اتنے دنوں بعد سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔

روتے روتے زونی کب نیند میں چلی گئی اسے پتا نہیں چلا

فلیٹ پر پہنچ کر ولید نے گاڑی روکی اور ایک ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

اور زونی کو اٹھا کر اندر کی جانب قدم بڑھا دیے .

عبید خون دینے کے بعد اٹھا اور ہاسپٹل کی مسجد کا رخ کیا بارش اب تک گئی تھی عصر کی آذان ہو رہی تھی۔

عبید نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔

اے میرے مالک میں تیرا گنہگار بندا پھر سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اے میرے رب میری محبت تیرے حوالے پلیز پری کی زندگی بخش دیں عبید نے دعا کی اور مسجد سے نکل کر واپس ہاسپٹل میں آیا۔

عبید بھائی پری بھابھی کو ہوش آگیا ہے اور خوشی کی خبر ہے کہ انکی یاداشت بھی واپس آگئی ہے حماد نے فوراً عبید کو آتے دیکھ بتایا۔

میں آتا ہوں تم جائو اندر عبید یہ کہہ کر الٹے پاؤں مسجد کی طرف بڑھ گیا۔
شکرانے کے نوافل ادا کرکے عبید پری والے روم میں آیا جہاں اسے آپریشن کے بعد شفٹ کیا تھا۔
پری کا رو رو کر برا حال تھا نور بیگم ،زہرا بیگم اور زینب بیگم سے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔
عبید بیٹا تم ہی پری کو سنبھالو زینب بیگم نے عبید کو آتا دیکھ اسے کہا۔
ماما یہ کیوں رو رہی ہیں حماد نے سوال کیا
میرے ماما بابا چلے گئے اور حماد تم رونے کی وجہ پوچھ رہے ہو پری نے حماد سے کہا۔
یار پری انکی ڈیتھ کو چھ ماہ ہوگئے ہیں حماد نے پری کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔
پری آپ نا رو ورنہ آپ کے سر میں درد ہوگا عبید نے پہلی بار پری سے کہی تھی۔
پری بلکل خاموش ہوگئی۔
نور بیگم نے پری کی نظروں میں عبید کا وہی پرانا ڈر دیکھا۔
اچھا میری بیٹی تم بس دعا کر اللہ تمھارے ماں باپ اور دادا کو جنت میں اعلی مقام عطا فرمائے نور بیگم نے پری کو گلے لگایا۔
کک کیا دادا کو کیا ہوا دادو پری کو الفاظ ادا کرنا مشکل ہو رہے تھے آنسوؤں کا گولا حلق میں محسوس ہوا تھا۔
بیٹا تمھارے دادا بھی تمھارے بابا کے پاس چلے گئے بس مجھے ہی ساتھ لے کر نہیں گئے نور بیگم نے آنسوؤں کو چھپایا۔
امی دادو! سب نور بیگم کی بات پر تڑپ ہی گئے تھے۔

خدا کا واسطہ ہے امی ایسی باتیں نہ کریں زینب بیگم اور زہرا بیگم دونوں نور بیگم کے گلے لگی۔

ہمارے ماں باپ کے بعد آپ ہی نے ہمیں سنبھالا ہے زینب بیگم نے نور بیگم کے آنسوؤں کا صاف کیا۔

پری کو تو ایک کے بعد ایک جھٹکا لگا تھا پری نے اپنے بالوں میں ہاتھوں کو پھنسایا۔

اللہ جی کاش میں بھی مر جاتی کیوں ہوں میں زندہ پری منحوس ہے پری نے چینخ کر کہا

پری عبید فوراً آگے بڑھا اور پری کو اپنے حصار میں لے لیا۔

پری کی بات پر عبید تو تڑپ ہی گیا تھا۔

پری آپ منحوس نہیں ہیں آئندہ ایسا نا بولنا عبید نے پری کو بالوں میں آرام سے انگلیاں چلانا شروع کی۔

پری عبید سے خوف کھا رہی تھی مگر دور نہیں ہوئی اسے ایک سکون ملا تھا عبید کی قربت میں کیونکہ ایک وہ ہی تو تھا جس کو پری کے ماں باپ نے پسند کیا تھا۔

حماد اور آزر آپ ماما دادی اور چاچی کو لیکر گھر جائیں صبح سے یہاں ہیں تھک گئ ہونگی۔

نور بیگم نے بہت انکار کیا مگر پھر بھی عبید کے کہنے پر سب گھر چلے گئے عبید سب کو گاڑی میں بٹھا کر اندر آیا۔

پری دوائیوں کے زیر اثر پھر سوگئ اور عبید بھی صوفے پر بیٹھ گیا اور پری کو دیکھنے لگا۔

فلیٹ میں لاکر ولید زونی کو بیڈ روم میں لے گیا اور اسے بیڈ پر لٹا دیا زونی کے کپڑے گیلے تھے

ولید نے الماری سے اپنے کپڑے نکالے پنک کلر کی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر۔

ولید بیڈ پر بیٹھا اور زونی کے کپڑے چینج کروانے لگا۔

زونی کی آنکھ کھل گئی۔

مم میں خود چینج کک کرلونگی زونی نے ڈرتے ہوئے کہا

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے ولید نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

زونی خاموش ہوگئی اور نظریں جھکا کر بیٹھی رہی۔

ولید کپڑے چینج کرواکر زونی کے کپڑے سکھانے کیلیے استری کرنے لگا۔

آپ کک کیا کر رہے ہیں زونی نے نظریں نیچے کیے ہوئے کہا۔

میرے خیال سے آپ کی آنکھوں کا چیک اپ کروانا پڑے گا ولید نے طنزیہ انداز میں کہا۔

مم مطلب زونی نے پھر سے سوال کیا۔

نظر نہیں آرہا کیا تمھارے کپڑے سکھا رہا ہوں اب گھر یہ (اپنے کپڑوں کی طرف اشارہ جو زونی نے پہنے تھے) پہن کر تو نہیں جائیگی آپ Because you know That what is the thinking of our homies

ہمم ولید کہہ کر پھر سے کپڑے استری کرنے لگا کپڑے استری کر کے اس نے زونی کو دیے۔

یہ چینج کرکے آئو ولید نے زونی کی طرف کپڑے بڑھائے۔

زونی نے فوراً کپڑے کیے اور واشروم میں گھس گئی۔

تھوڑی دیر بعد زونی کپڑے چینج کرکے آئی۔

ابھی بھی ٹھنڈ لگ رہی ہے ؟ ولید نے زونی کو دیکھے بغیر پوچھا۔

نن نہیں مم میں ٹٹ ٹھیک ہوں لبوں پہ کپکپاہٹ واضح جاری تھی

ادھر آئو ولید نے زونی کو اپنے پاس بلایا۔

نن نہیں کک کیوں؟۔۔۔زونی نے سوال نظریں نیچے کر کے ہی سوال کیا۔

ولید خود زونی کے قریب آیا اور اپنی شال پھر سے زونی کو اوڑھا دی اور دراز سے پیناڈول کی گولیاں نکالی اور ان میں سے ایک نکال کر زونی کو دی۔

یہ لے لو تو واپس چلیں ولید نے ٹیبلیٹ زونی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

کک کہاں ؟ زونی اب بھی سردی سے کانپ رہی تھی۔

میرے خیال سے ہمارا ایک عدد گھر بھی ہے جہاں ہم سب رہتے ہیں ولید نے ایسے لہجے میں کہا جیسے پری کی طرح زونی کی یادداشت بھی چلی گئی ہو۔

زونی نے فوراً ٹیبلٹ لی اور پانی کا گلاس بھا جگ سے اور ٹیبلٹ کھا لی۔

چلیں ! زونی نے ولید کی طرف دیکھ کر کہا جو موبائل یوز کر رہا تھا مگر سارا دیہان زونی کی طرف تھا۔

ہمم ولید اور زونی فلیٹ شاہ ولا کیلیے نکل گئے۔

عیشاء کی نماز پڑھ کر جب عبید واپس آیا تو پری اٹھ گئی تھی اور اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا کیا دیکھ رہی ہو ؟ عبید نے پری سے سوال کیا۔

کک کچھ نہیں نظر آرہا پری نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

کیا نظر نہیں آرہا عبید کہہ کر پری کے پاس کھڑا ہو گیا۔

دیکھیں نا عبید یہاں آپ کو ماما بابا اور دادا کا خون نظر نہیں آتا آپ کو نہیں لگتا پری منحوس ہے آپ کو کیوں نہیں لگتا کہ پری منحوس ہے ؟ بتائیں پری نے عبید کے آگے اپنے ہاتھ بڑھائے۔

پری ایسی بات نہیں ہے دیکھو جو نصیب میں لکھا ہوتا ہے اسے کوئی نہیں ٹال سکتا آپ سمجھ رہی ہو نا عبید نے مسکرا کر پری کی طرف دیکھا۔

جی بس ایک لفظ کا جواب دیا۔

اب ایسی بات نہیں ہے کہ آپ منحوس ہیں کیا انکی موت ایسے ہی لکھی تھی کیا پتا میں ایسے مر جاتا۔

نن نہیں نہیں آپ مت جانا م مجھ سے دور عبید پری نے فوراً عبید کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

آج پری میں عبید کا خوف تھا مگر کھو جانے کا خوف۔

اچھا اچھا میں مزاک کر رہا ہوں تم آرام کرو عبید نے کہہ کر پری کہ ماتھے کو چوما۔

پری ڈر کر پیچھے ہوئی اور حیران نظروں سے عبید کو دیکھنے لگی۔

اے یار یہ کیا کر دیا پری کی تو یاداشت واپس آگئی ہے عبید کا دل چاہا وہ ابھی غائب ہو جائے اس لیے وہ روم سے نکل گیا۔

پری عبید کی پشت کو دیکھتی رہی۔

یہ آج ان کو کیا ہو گیا ہے اور میں نے ان سے اتنی باتیں کیسے کرلیں۔

کچھ دنوں بعد پری کا ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا۔

حال

شام کے وقت عبید لان میں بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

بھائی ! زونی عبید کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

جی بھائی کی جان بولیں عبید نے زونی کو بنا دیکھے کہا۔

بھائی اسے تو کریں زونی نے شکوہ کیا۔

اچھا جی بند کر دیتا ہوں عبید نے لیپ ٹاپ بند کرکے ٹیبل پر رکھا۔

اب بولیں کیا کام ہے آپ کو ؟ عبید نے زونی سے سوال کیا

بھائی مجھے شاپنگ پر جانا ہے اب میرا کالج ختم ہوگیا ہے نا تو یونی کیلیے کپڑے لینے ہیں زونی نے تفصیل بتائی۔

اچھا جی تو یہ بات ہے ٹھیک ہے آپ تیار ہوجائیں اور ہاں پری سے بھی کہہ دینا اسے بھی شاپنگ کرنی ہوگی عبید نے زونی سے کہا۔

یہ کہا جانے کی بات ہورہی ہے کوئی مجھ غریب کو بھی لے جائے علی جو ابھی آیا تھا عبید اور زونی کی باتیں سن کر ان دونوں کے پاس آیا۔

بیٹا تم تو چپ ہی رہو کنجوس کہیں کے ہر وقت دوسروں کے آسرے پر رہنا زونی نے مسکرا کر علی سے کہا۔

زونی کہاں ہو مرحا زونی کو بلانے لان میں ہی آگئی تھی۔

علی کے تو دل کی خواہش پوری ہوئی تھی مرحا کو دیکھ کر۔

کیا ہوا مرحا ؟ زونی نے مرحا سے سوال کیا۔

یار میرے پاس کوئی اچھا ڈریس نہیں کل کالج میں فنگشن ہے تم مجھے اپنا بلیک ڈریس دے دو مرحا نے زونی سے درخواست کی۔

نہیں بھئی میں تو اپنے کپڑے نہیں دے رہی زونی نے صاف انکار کیا۔

مرحا کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔

ارے زونی دے دو نا کیا مسئلہ ہے تمہیں علی نے غصے سے زونی کو کہا۔

آہاں اگر تمہیں مسئلہ ہے تو تم اسے شاپنگ پر لے جائو نہ علی زونی نے علی کے دل کی بات کہی۔

نہیں میں علی بھائی کے ساتھ نہیں جائوں گی یہ مجھے تنگ کرتے ہیں مرحا نے سہولت سے انکار کیا۔

بھائی سن کر تو علی کو کھانسی ہی لگ گئی۔

کیا ہوا علی بھائی آپ کو مرحا نے پھر سے پوچھا۔

پا پانی لا دو علی نے مرحا سے کہا۔

مرحا بھاگ کر کچن سے پانی لینے چلی گئی۔
عبید جو کب سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا اس نے ایک زور دار قہقہہ لگایا اور زونی بھی ہنسنے لگی۔
مگر علی کا کھانسنا بند ہی نہیں ہو رہا تھا۔
زونی اٹھی اور علی کی کمر سہلانے لگی۔
ولید ابھی آفس سے آیا تھا اور زونی کو علی کے قریب دیکھ کر مشکل سے خود پر قابو کیا اور لان کی طرف بڑھا۔
یار علی کیا ہو گیا زونی نے علی پوچھا۔
مرحا ابھی پانی لے کر آئی تھی اور زونی نے پانی علی کو دے دیا۔
اسلام علیکم بھائی ولید نے عبید کو سلام کیا۔
زونی کے ہاتھ ولید کی آواز کو سن کر فوراً رک گئے اور پانی کا گلاس نیچے گر گیا۔
کیا کرتی ہو زونی بچہ جائیں پانی لے کر آئیں علی کیلیے۔
ولید کے سلام کا جواب دے کر عبید نے زونی سے کہا۔
جج جی بھائی کہہ کر زونی اندر چلی گئی اور پیچھے پیچھے ولید بھی۔
علی بھائی آپ کو کیا ہو گیا مرحا نے پھر علی پر چوٹ کی علی نے کوئی جواب نہیں دیا اور اٹھ کر چلا گیا
۔
مرحا وہیں عبید کے پاس بیٹھ گئی۔
زونی کچن میں آئی اور ولید بھی اس کے پیچھے آگیا۔

بہت شوق ہے نا تمہیں یہ سب کرنے کا ! ولید نے غصے سے زونی کا ہاتھ پکڑا۔

آآآ ولی میرا ہاتھ مجھے درد ہو رہا ہے مگر ولی اسکو کھینچ کر اپنے کمرے میں لے گیا۔

یہ حماد آج مجھ سے نہیں بچ سکتا اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا مجھے شاپنگ پر لے کر جائے گا مریم خود سے کہتے ہوئے حماد کے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ لاک کردیا تاکہ حماد بھاگ نا جائے۔

کیا ہوا ریم ؟ حماد نے مریم کو غصے میں دیکھ کر کہا۔

میں کب سے تیار ہو کر بیٹھی ہوں اور تم یہاں موبائل یوز کر رہے ہو مریم نے غصے سے حماد کو کہا۔

اورنج فراک اور اورنج کیپری پر وائٹ دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا اور بال کھلے چھوڑے ہوئے ہلکی سی اورنج لپ اسٹک لگائی ہوئی مریم کو حماد غور سے دیکھنے لگا۔

حماد کے اس طرح دیکھنے پر مریم کنفیوز ہوگئی تھی۔

مریم میرے پاس آئو حماد نے مریم سے کہا۔

کیوں ؟ مریم نے اپنے آپ کو قابو کرتے ہوئے کہا۔

اچھا میں آجاتا ہوں حماد کہہ کر بیڈ سے اٹھا اور مریم کے قریب آگیا۔

کک کیا ہوا حح حماد مریم نے ہکلاتے ہوئے بولا۔

حماد مریم کے قریب ہوا۔

مریم کو اپنی کمر پر حماد کی انگلیاں محسوس ہوئی مریم کی کمر میں سنسناہٹ ہوئی پیچھے ہونے لگی مگر حماد نے گرفت مضبوط کرلی۔

اور مریم کی گردن پر جھک آیا۔

مریم نے بھاگنے کیلیے حماد جو پیچھے کیا اور دروازے کی طرف بھاگی۔

مگر مریم کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے کیونکہ اس نے خود ہی دروازہ لاک کیا تھا۔

حماد فوراً آگے بڑھا اور مریم کو دروازے کے ساتھ پن کیا۔

اور اسکے نازک لبوں کو اپنی قید میں لیا اور زور سے چوسنے لگا جیسے کتنے عرصے کے پیاسے کو پانی ملا ہو

۔

تھوڑی دیر بعد مریم کی گردن پر جھکا۔

مریم گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

حماد نے مریم کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اپنے بیڈ پر لٹا دیا۔

نن نہیں حماد م مت کرو مریم نے حماد سے گزارش کی۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم اتنا سج سنور کر میرا صبر آزمائو گی اور میں کچھ نہیں بولوں گا۔

حماد کر مریم پر جھکا اور آرام سے مریم کے گلے سے دوپٹہ اتارا۔

اور مریم کے لبوں کو پھر سے اپنی قید میں لیامریم مسلسل خود کو چھڑانے کی جدو جہد کر رہی تھی مگر حماد اسے کسی خاطر میں نہیں لا رہا تھا۔

اوئے حماد کے بچے دروازہ کھول ورنہ توڑ دونگا آزر نے غصہ سی دروازہ پیٹا حماد فوراً مریم کے اوپر سے اٹھا۔

مریم اپنے رکی ہوئی سانس بحال کرنے لگی حماد مسکرایا۔

تم ٹیرس پر جائو ہم یہیں سے کنٹینیو کرینگے۔

مریم نے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور فوراً ٹیرس کی جانب بھاگی ورنہ آزر پورے گھر میں پھیلا دیتا یہ بات۔

حماد نے اپنا حلیہ درست کیا اور دروازہ کھولا۔

ڈھشکائوں آزر نے ہاتھ کی گن سے نکل فائر کی

کیا موت آگئی تھی آزر تجھے حماد نے اسکی سستی ایکٹنگ سے چڑ کر کہا۔

مجھے لگا کہیں چور نا آگئے ہوں اس لیے اپنی گن ساتھ لے کر آیا ہوں آزر نے اپنی انگلیوں سے بنی ہوئی گن کی طرف اشارہ کیا۔

اپنی یہ سستی ایکٹنگ چھوڑ بتا کیا کام ہے ؟ حماد نے اکتاہٹ سے سوال کیا۔

یار وہ علیزے نہیں ہے آزر نے حماد کو یاد کروایا۔

مون علیزے ؟ حماد نے سوال کیا۔

ابے جا بے اپنے گرل فرینڈ نہیں یاد وہی جس سے تو نے شادی کا وعدہ کیا تھا اور چھوڑ دیا بھول گیا کیا آزر لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پے ہاتھ رکھ کر بولا۔

کک کون یار ؟ حماد کو یاد تو آگیا تھا مگر مریم کے ڈر کی وجہ سے مکر گیا۔

یاد وہی علیزے جس کے ساتھ تو ڈیٹ پر بھی گیا تھا آزر نے یاد کروانے کی کوشش کی۔

نکل یہاں سے دفع ہوجا کمینے انسان حماد کا دل چاہا آزر کا قتل کردے۔

جا رہا ہوں غصہ کیوں ہورہا ہے ؟ آزر کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔

مریم ٹیرس سے آئی اور حماد کے پیٹ میں مکا مار کر کمرے سے نکل گئی۔

آہ یار حماد قراہ کر رہ گیا آزر تو تو گیا حماد نے اپنے دانت پیسے جیسے آزر دانتوں کے نیچے ہو۔

ولید نے کمرے میں زونی کو لا کر دروازہ بند کیا۔

تمہیں بہت اچھا لگتا ہے نا علی کے قریب رہنا بیت پسند ہے نا وہ تمہیں اور اس دن اپنی محبت کا اظہار بھی کر رہی تھی نا تم وہ تو شکر ہے میں وہاں آگیا اور میں اپنے کانوں سے سن لیا کتنی بدکردار ہو تم

ولید کا بس چلتا تو وہ آج علی کی جان لے لیتا۔

زونی نے ایک زوردار تھپڑ ولید کے منہ پر مارا۔

آپ کون ہوتے ہیں مجھے بدکردار کہنے والے ؟ اور علی میرا بھائی ہے بھائی آئی سمجھ ! زونی نے چیخ کر ولید کو کہا۔

اور اسکا گریبان پکڑ لیا۔

اور اگر مجھے اظہار کرتا دیکھ لیا تھا تو پورا دیکھتے۔

وہ مرحا سے محبت کرتا ہے مگر ڈرتا ہے اس سے میں اسے پریکٹس کروا رہی تھی مگر نہیں آپ تو مرد ہیں نا آپ کو کون یقین دلوائے آج زونی نے اپنی چپ توڑی تھی اپنے کردار کے بارے میں ایسے الفاظ برداشت کرنا ناممکن تھا۔

اور ولید کے پیروں کے نیچے سے تو زمین ہی نکل گئی تھی زونی کی باتیں سن کر ولید کو خود سے نفرت ہو رہی تھی۔

نہیں ہوں میں بدکردار نہیں ہوں میں جھوٹی میں صرف اور صرف ولید شاہ سے محبت کی تھی زونی نے کہا اور اب اسکا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔

تھی ک کیا مطلب زونی ولید نے آگے بڑھ کر زونی کا اپنے حصار میں لینا چاہا۔

دور دور رہیں مجھ سے آپ نے مجھے ایک سال پورا ایک سال سزا دی ہے ولید شاہ میرے نا کردہ گناہ کی میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی نہیں اور میرے قریب مت آنا زونی نے ولید کو دھکا دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

یار ماہا کیا کر رہی ہو آزر کچن میں آیا تو ماہا چائے بنا رہی تھی۔

میں چائے بنا رہی ہوں آپ پیے گے ؟ ماہا نے آزر سے سوال کیا۔

ہاں نا پیونگا مگر چائے نہیں کچھ اور آزر کہہ کر آگے بڑھا۔

کیا ؟ ماہا نے آزر سے سوال کیا۔

پاس آئو تو بتائونگا۔ آزر نے ماہا کو پاس بلایا۔

جی بولیں ماہا نے پاس ہوکر آزر سے پوچھا۔

آزر نے ماہا کے لبوں کو اپنی قید میں لیا ماہا کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد آزر پیچھے ہوا

بہت مزا آیا کمرے میں آنا تھوڑی دیر میں مجھے اور چاہیے آزر کہہ کر کچن سے نکل گیا۔

ماہا کو تو سمجھ ہی نہیں آیا کیا ہوا۔

پری عبید پری کے کمرے میں آیا۔

جی ؟ پری عبید کو دیکھ کر فوراً سیدھی ہوئی۔

آج شام ہمارا نکاح ہے تیار رہنا۔

کک کیا ؟ پری نے عبید سے سوال کیا۔

جی تیار رہنا عبید نے کہا۔

میں نہیں کرونگی نکاح پری نے نفی میں سر ہلایا۔

کیوں ؟ عبید نے پری سے پوچھا۔

بس بول دیا نا میں نے مجھے نکاح نہیں کرنا آپ لوگوں کو ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کیا دماغ خراب ہے آپ لوگوں کا پری کو پتا نہیں کیوں اتنا غصہ آیا تھا۔

کیا ہوا ہے پری کوئی بات ہے تو مجھے بتائو عبید پری کے قریب ہونے لگا۔

آپ کا اور دادی دونوں کا ہی دماغ خراب ہو چکا ہے پری نے عبید کو دکھا دے کر کہا۔

پری ! عبید نے ایک تھپڑ پری کے منہ پر مارا پری بے ہوش ہو گئی۔

پپ پری ک کیا ہوا ؟ عبید نے فوراً پری کو اٹھانے کی کوشش کی اور اسے بیڈ پر لٹا کے ڈاکٹر کو کال کی۔

عبید نے فوراً ڈاکٹر کو بلایا۔

دیکھیں مسٹر عبید آپ کی بیوی کے سر پر کافی گہرا اثر ہوا ہے اس لیے اکثر اوقات انہیں خود بھی نہیں پتا چلتا ہو گا یہ کیا کہہ سکتی ہیں کیا کر سکتی ہیں تو آپ کو ان کا دیہان رکھنا ہو گا یہ میڈیسن میں نے لکھ دی ہیں آپ ان کو دے دیجیے گا اب مجھے اجازت دیں۔

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ مسکرا کر اجازت مانگی اور چلا گیا۔

ڈاکٹر کو چھوڑ کر عبید کمرے میں آیا۔

پری کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

یار ریم وہ آزر جھوٹ بول رہا تھا حماد مریم کو منانے کی پچھلے آدھے گھنٹے سے کوشش کر رہا تھا۔

ہاں بس رہنے دو تم جتنے شریف ہو نا مجھے سب پتا ہے مریم فل غصے میں تھی۔

یار ایسی کوئی بات نہیں ہے چاہو تو میں تمہاری قسم کھا لیتا ہوں حماد نے مریم کے سر پر ہاتھ رکھا۔

اے جھوٹے میری جھوٹی قسم مت کھاؤ مریم نے حماد کا ہاتھ فوراً پیچھے کیا۔

یار وہ جھوٹ بول رہا ہے حماد نے تھک کر معصوم شکل بنائی۔

اب اتنی معصوم شکل نا بناؤ مجھے تم پر پیار آرہا ہے مریم نے حماد کی طرف دیکھ کر کہا۔

سچی میں آؤ پھر کمرے میں یہاں لان میں لوگ دیکھیں گے حماد نے شرمانے کی ایکٹنگ کی۔

تم بہت بے شرم ہو حماد مریم نے خفگی سے کہا۔

ہاں تو اب منگیتر تم جیسی ہو تو کنٹرول کہاں رہتا ہے آؤ نا کمرے میں چلیں حماد نے اٹھ کر مریم کا ہاتھ پکڑا۔

فضول باتیں مت کرو حماد مجھے شاپنگ پر جانا ہے مگر ایک شرط پہ مریم نے اکتا کر کہا۔

کونسی شرط ؟ حماد نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔

تم یہ بے شرم باتیں نہیں کروگے مریم نے شرط بتائی۔

مجھے نہیں منظور یہ شرط حماد نے صاف انکار کیا۔

تو ٹھیک ہے مجھ سے بات بھی مت کرنا میں جارہی ہوں مریم کہہ کر کھڑی ہوئی ور اندر جانے لگی۔

اچھا نا نہیں کرتا اب چلو حماد نے مریم کو روکا۔

ہمم اب ٹھیک ہے حماد مرحا کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں اسکا بھی فنکشن ہے مریم نے ایک اور ضد کی۔

اچھا اوکے تم بلا لائو اسے حماد نے کہا اور پورچ کی طرف بڑھ گیا۔

شکر اب بچ جائوں گی بس مرحا انکار نا کردے مریم نے سوچا اور مرحا کو بلانے چلی گئ۔

تھوڑی دیر بعد مرحا اور مریم دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ گئ حماد نے گاڑی سٹارٹ کی اور شاہ ولا سے نکل گئے۔

آزر زونی کے جانے کے بعد زمین پر بیٹھ گیا۔

یہ یہ میں نے کیا کردیا میں نے کتنی تکلیف دی اپنی محبت کو ہائےےےےےے! ولید نے اپنے بالوں کو دبوچا.

یا اللہ مجھے معاف کردے میں نے کتنی تکلیف دی اسے پورا ایک سال اگر میں اسے تکلیف دی تو اذیت میں تو میں بھی تھا

ماہا گہری نیند میں تھی جب اسکے روم کے دروازے پر دستک ہوئی۔

وہ اچانک ڈر کر اٹھی۔

کک کون ہے ؟ ماہا نے ڈری ہوئی آواز میں کہا۔

کھولو یار ماہا آزر نے آواز لگائی۔

نہیں میں نہیں کھول رہی ماہا نے صاف منع کیا۔

کیوں ؟ کیوں نہیں کھول رہی دروازہ ؟ آزر نے پوچھا۔

آپ گندی حرکتیں کرتے ہیں ماہا نے اندر سے ہی جواب دیا۔

ہیں ؟ میں نے کونسی حرکت کی آزر نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔

آپ میرے لپس کو زور سے کھینچتے ہیں اپنے لپس سے ماہا نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے ۔۔۔۔!

اچھا یار نہیں کرتا کچھ دروازہ تو کھولو آزر نے باہر سے ہی ہانک لگائی۔

نہیں میں نہیں کھول رہی ماہا نے پھر سے منع کیا۔

یار ماہا میری ہاتھ پہ لگ گئی ہے بیت زور سے آزر نے نکلی رونا ڈالا۔

او کیا ہوا آپ کو بتائی درد زیادہ تو نہیں ہورہا ماہا نے فوراً دروازہ کھولا اور آزر اندر آگیا۔

اب درد نہیں ہورہا آزر نے اپنی بتیسی کی نمائش کی اور دروازہ بند کر دیا۔

کک کیا مطلب ؟ ماہا نے ہکلا کر سوال کیا۔

مطلب اب تمہیں درد ہو گا مجھے نہیں آزر نے مسکرا کر کہا اور ماہا کو اپنی طرف کھینچا۔

ماہا آزر کے سینے سے جا لگی ماہا کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے بیوقوف بن جانے پر۔

مجھے چائے چاہیے آزر نے ماہا کے کان میں سرگوشی کی۔

ماہا کی بیٹ مس ہوئی۔

ہاں تت تو مم میں بنا کے لے آتی ہوں ماہا نے کہا اور آزر کو پیچھے دھکیلنے لگی۔

نہیں وہ والی جو آج شام میں پی ہے سر میں بہت درد ہے وہی پینی ہے اور میں نے تمہیں کمرے میں آنے کا کہا تھا نا آزر نے ماہا پر اپنی گرفت مضبوط کی۔

نہیں آپ گندی حرکتیں کرتے ہیں ماہا مسلسل خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اچھا تو میں کیا کرتا ہوں ؟ آزر نے ماہا کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔

آپ کک کی وجہ سے مجھے سانس نہیں آتی ماہا نے خود کو قابو کرتے ہوئے کہا۔

او ہو میری جان کو سانس نہیں آتی ایم سوری آزر نے ایک ہاتھ سے کان پکڑے۔

آپ کو شرم نہیں آتی ؟ ماہا نے اپنی ٹھوڑی اوپر کرکے سوال کیا

آتی ہے نا رات میں آتی ہے اور ابھی وہ میری کمرے میں سو رہی تھی میں اسے لاک کرکے آگیا تاکہ میرے پیچھے نا آئے آزر نے ماہا کی ٹھوڑی پر بائٹ کی۔

ہائے اللہ آزر کے بچے اتنے زور سے کاٹی کی آپ نے ماہا نہ اپنی ٹھوڑی کا مسلتے ہوئے کہا۔

ہمم ابھی بچے تو نہیں ہوئے کیونکہ ان کی ماما نہیں مان رہی نا ....! آزر نے منہ بسور کر کہا۔

آپ کو اتنی سی شرم بھی نہیں آتی ماہا نے چٹکی جتنی انگلی دکھائی۔

کتنی ؟ آزر نے ماہا کو زور سے جکڑا۔

کتنی؟ اپنے دائیں ہاتھ کو ماہا کو گردن کے گرد حائل کیا۔

یا اتنی ماہا کہ منہ کو قریب کر کے اسکے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔!

ماہا گہرے گہرے سانس لینے لگی جو کہ مشکل لگ رہا تھا۔

آزر نے دو منٹ بعد ماہا کے لبوں کو آزاد کیا۔

ابھی اور بتاؤں کتنی شرم آتی ہے ؟ آزر نے دانت دکھا کر کہا۔

ماہا گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔

آپ بہت ٹھرکی ہیں آزر ماہا نے شکوہ کیا۔

ارے اب اپنی منگیتر سے رومینس بھی نا کروں ؟ آزر نے سوال کیا۔

نہیں ابھی شادی تو نہیں ہوئی نا ماہا نے فوراً جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے پر میں تمہیں دیکھوں گا بھی نہیں میرا کیا ہے سر میں درد ہو گا نا اور دل میں درد ہو گا برداشت کر لو نگا آزر نے ناراضگی جتائی اور باہر جانے لگا۔

روکیں آزر ماہا نے آواز دی۔

آزر مسکرایا اور اپنی مسکراہٹ کو قابو کر کے چہرے پر سخت تاثرات قائم کیے۔

جی بولیں مس ماہا شاہ ؟ آزر نے ہاتھ باندھ کر سوال کیا۔

ماہا آگے بڑھی اور آزر کے دونوں ہاتھوں کو کھولا اور اپنی کمر کے گرد حائل کیا اپنے پاؤں اوپر کیے کیونکہ آزر کا قد ماہا سے لمبا تھا اور پھر آزر کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے۔

آزر مسکرایا اور پھر سے ماہا کے لبوں پر اپنی شدت نچھاور کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد ماہا کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔!

اب تم سوجاؤ جانِ من آزر نے پیار سے ماہا کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

عبید کی صبح فجر کی اذان کے وقت آنکھ کھلی تو خود پر پری کی شال پائی۔

اچھا جی جب میں سوجاتا ہوں تو میڈم کو مجھ پر پیار بھی آتا ہے عبید نے مسکرا کر سوچا اور کاؤچ سے اٹھ کر پری کی شال اسکے پاس رکھی اور مسجد چلا گیا۔

واپس آکر عبید اپنے کمرے میں سوگیا۔۔۔

آج پری اور عبید کا نکاح ہے تو تیاری بھی کرنی ہے نور بیگم نے زہرا بیگم سے کہا۔

جی امی ساری تیاری ہوگئی ہے۔مگر امی ایسے تو شادی نہیں ہوتی نا ....! زہرا نے نور بیگم سے شکوہ کیا۔

ارے صرف نکاح ہو رہا ہے جب پری ٹھیک ہو جائے گی تو دھوم دھوم سے شادی کرونگی میں اپنے بچوں کی۔

اسلام علیکم دادی زونی نور بیگم کے کمرے میں آئی اور آکر ان کی گود میں سر رکھ لیا زونی کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج گئی تھی

ہائے میرا بچہ آپ کو کیا ہوا ؟ نور بیگم نے پیار سے زونی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں دادی بس رات سے سر میں درد ہے زونی نے بہانا بنایا۔

اچھا پھر میں چائے بنا کر لاتی ہوں تمہارے لیے زہرا بیگم نے زونی کو کہا۔

جی چاچی زونی نے ہاں میں سر ہلایا۔

زہرا بیگم کمرے سے نکل گئی۔

اب بتائو زونی

۔۔!زہرا بیگم کے جانے بعد نور بیگم نے سوال کیا۔

دادی وہ ولی زونی رونے لگ گئی۔

کیا کیا ہے ولید نے ؟ نور بیگم نے زونی سے پوچھا۔

اسلام علیکم دادو ولید نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوا۔

وعلیکم السلام ولی کیا کیا ہے تم نے ؟ نور بیگم نے سلام کا جواب دے کر ولید سے سوال کیا۔

ایم سوری دادی اسے بولیں مجھے معاف کردے ولید کا حال بھی زونی سے کچھ کم نہیں تھا بکھرے ہوئے بال سوجی ہوئی آنکھیں۔۔

ہوا کیا ہے مجھے بتائو تو نور بیگم نے دونوں سے سوال کیا

زونی نے نور بیگم کی گود سے سر اٹھایا اور کہا دادو ان کو بولیں جائیں یہاں سے ورنہ میں چلی جاتی ہوں۔۔

میں چلا جاتا ہوں زونی تم مت جائو ولید کہہ کر اٹھنے لگا۔

زونی نہیں ہوں میں آپ کی آئی سمجھ زونیرہ ہوں میں زونی نے ولید کے انداز میں ہی کہا۔

ہمم کہہ کر ولید کمرے سے نکل گیا۔

نور بیگم دونوں کو حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

زونی یہ سب کیا ہے ؟ نور بیگم نے زونی سے سوال کیا۔

زونی کے آنسو پھر سے بہنا شروع ہوئے اور پھر زونی نے ساری بات نور بیگم کو بتا دی۔۔۔

اچھا یہ بات ہے نور بیگم نے سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

دیکھو زونی بیٹا مرد ذات ایسی ہی ہوتی ہے یہ اپنی من پسند عورت کو کبھی کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتے چاہے وہ کوئی بھی ہو اور عورت کے اندر اللہ پاک نے بہت برداشت رکھی ہے جبھی تو وہ سارے دکھ سہہ لیتی ہے مرد بظاہر بہت مضبوط ہے مگر اپنی من پسند عورت کے لیے بلکل نازک ہے نور بیگم آرام سے زونی کو سمجھایا۔

دادو پورا ایک سال انہوں نے مجھے سزا دی ہے زونی نے پھر سے نور بیگم کی گود میں سر رکھا۔

میرے بچے وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے اگر اس نے تمہیں سزا دی ہے تو تکلیف میں خود بھی رہا ہوگا میں ولی کو بہت اچھے سے جانتی ہوں ولی تم سے بہت محبت کرتا ہے معاف کردو اسے نور بیگم نے زونی کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

میں نہیں کرونگی معاف اتنی جلدی دادو زونی نے دادی کی طرف دیکھ کر کہا۔

اچھا ٹھیک ہے اگر تم معاف نہیں کروگی تو تم دونوں ہی تکلیف میں رہو گے میری بچی دل بڑا کرو اور اسے معاف کردو ابھی زندگی بہت لمبی ہے نور بیگم نے پیار سے زونی کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔

یہ لو بھئی زونی تمہاری چائے زہرا بیگم چائے لے کر آئی۔۔۔

شکریہ چاچی زونی نے چائے اٹھائی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

پری کی جب آنکھ کھلی تو اپنی شال کو خود سے تھوڑا فاصلے پر پایا

پری نے اپنی شال اٹھائی اور اپنے گرد لپیٹ کر بیٹھی۔۔

عبید کی خوشبو پری کو اپنی شال سے عبید کی خوشبو محسوس ہوئی۔۔۔

رضیہ ناشتہ لے کر پری کے کمرے میں آئی۔

عبید فریش ہوکر ناشتہ کرنے ڈائننگ ہال میں آیا جہاں سوائے پری زونی اور ولید کے سب موجود تھے

۔

حماد زونی کہاں ہے ؟ عبید نے حماد سے سوال کیا۔

پتا نہیں بھائی زونی شاید اپنے کمرے میں ہو حماد نے جواب دیا اور ناشتے میں مصروف ہوگیا۔

وہ دراصل زونی کے سر میں رات سے درد ہے تو میں نے اسے چائے دی ہے ابھی وہ اپنے کمرے میں ہے زہرا بیگم نے عبید سے کہا۔

کیا ہوا ہے میں دیکھتا ہوں عبید ٹیبل سے اٹھنے لگا۔

پہلے ناشتہ کرلو پھر اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانا اور ہاں مولوی صاحب کو بھی کال کردینا نور بیگم نے عبید کو اٹھنے سے ٹوکا۔

جی دادو عبید بیٹھ کر ناشتے میں مصروف ہوگیا۔۔۔

سب نے ناشتہ کیا اور سارے ایک ایک کرکے اٹھ گئے۔۔

عبید زونی کے روم میں آیا تو وہ لیٹی ہوئی تھی۔

کیا ہوا زونی بچے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ؟ عبید نے زونی سے سوال کیا۔

زونی اٹھ کر بیٹھ گئی۔

جی بھائی بس سر میں درد ہے حالت ابھی بھی ویسی ہی تھی۔

اچھا چلو پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں عبید نے زونی کے سر کا ٹیمپریچر چیک کرتے ہوئے کہا۔

زونی آپ کو تو بہت تیز بخار ہے عبید نے پریشانی سے کہا۔

نہیں بھائی میں ٹھیک ہوں زونی نے کہا اور لیٹ گئی۔

ایسے کیسے ٹھیک ہو میں باہر جارہا ہوں شاباش آئو عبید کہہ کر باہر نکل گیا اور پری کے کمرے کی طرف رخ کیا۔

دروازہ کھول کر دیکھا تو پری منہ تک کمبل تانے سو رہی تھی عبید نے مسکرا کر دروازہ بند کیا

میری معصوم سی جان عبید نے سوچ کر اپنے سر پر ہاتھ پھیرا اور پورچ کی طرف بڑھ گیا۔۔

آزر اپنی گاڑی صاف کر رہا تھا۔

آزر بچے آپ کو بہن کا خیال رکھنا چاہیے نا عبید نے آزر کو مصنوعی غصے سے کہا۔

کیوں کیا ہوا زونی کو لان سے آتے ہوئے ولید نے سوال کیا۔۔

ولی یار اسے بہت تیر بخار ہے اور ان بھائیوں کو دیکھو یہ نہیں کہ بہن کی خیریت پوچھ لیں عبید نے پھر غصے سے آزر کی طرف دیکھا جو ایسے ری ایکٹ کر رہا تھا جیسے کسی اور کو کہا جارہا ہو۔

بخار کیسے ہوا زونی کو بھائی آزر نے عبید سے سوال کیا جب کہ ولید خاموش رہا۔۔

بخار نے مجھ سے پوچھا کہ میں ہوجائوں ؟ تو میں نے بولا ہو جائو زونی نے بغیر ولید کو دیکھے آزر پر طنز کیا۔

ہاں ہاں لڑنے کیلیے تو تم چڑیل بلکل ٹھیک ہو آزر نے اپنی بتیسی کی نمائش کی۔۔

بھائی دیکھیں نا زونی نے رونے والا منہ بنا کر عبید کو دیکھا۔

آزر کے بچے مجھ سے پٹ جائو گے تم عبید نے آزر کو مکا دکھایا۔۔

ارے بھائی سبھی بچے نہیں ہیں ابھی انکی ماما ہی نہیں مان رہی مجھ سے ایسے دور بھاگتی ہے جیسے میں کھا جائونگا آزر معصوم بننے کی ناکام کوشش کی۔۔

ہاہاہا سب کا ایک دلکش قہقہہ گونجا۔۔۔

زونی نے جب ولید کو دیکھا تو فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی۔

عبید نے بھی بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی اور ہاسپیٹل کا رخ کیا وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اسکا ہاسپیٹل جانا کیا رنگ لائے گا۔۔

عبید اور زونی کے جانے کے بعد ولید اپنے کمرے میں ایا ولید کا کمرہ بالکل ولید کی طرح بکھرا ہوا تھا۔

ولید نے اپنے سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کا باکس اٹھایا اور ٹیرس پہ چلا گیا ایک کے بعد دوسرا سگرٹ دوسرے کے بعد تیسرا سگرٹ ولید اپنے اندر کی اگ سگرٹ سے مٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

زونی کو چیک کروا کر عبید گھر لایا۔

عبید بیٹا نکاح کا وقت ہونے والا ہے تم نے مولوی صاحب کو کال کردی تھی نا نور بیگم نے عبید کو آتے دیکھ سوال کیا۔

جی دادو کردی تھی عبید نے کہا اور رخ پری کے کمرے کی طرف کر لیا۔

پری یار اٹھ جاؤ اب کتنا سو گی ؟ عبید نے پری کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوال کیا مگر کمرہ بالکل خالی تھا۔

پری پری! تم کہاں ہو عبید نے واش روم کے دروازے بھی کھول کر چیک کیا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا اتنے میں ان کی نوکرانی رضیہ ائی صاحب جی وہ پری بی بی نا وہ وہ پری بی بی۔

وہ وہ کیا لگا رکھا ہے نظریہ بتاؤ مجھے پری کہاں گئی ہے؟ عبید ہواس باختہ ہو رہا تھا..

وہ جی پری بی بی شادی سے خوش نہیں تھی اس لیے وہ وہ چلی گئی ہیں یہاں سے!

کہاں کہاں چلی گئی ہے پری اور تم لوگوں نے اسے جانے کیسے دیا اور وہ کہاں ہے بتائو مجھے۔۔۔!عبید کے غصے میں اضافہ ہو رہا تھا میرا سر درد سے پھٹ جائے گا بتاؤ رضیہ مجھے پری کہاں گئی ہے ؟

وہ جی پری بی بی نا یہ خط دے کر گئی اپ کے لیے رضی اللہ نے کہا اور خط اگے بڑھایا!

عبید میں اپنی مرضی سے جا رہی ہوں میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی اس لیے اپ سب لوگوں سے تنگ اکر میں اس گھر کو چھوڑ کے جا رہی ہوں پری کا خط پڑھ کر عمید کو لگا کہ اس کے قدموں سے زمین نکل رہی ہے اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی عبید کو۔

پری یہ تم نے کیا کیا اگر تمہیں نکاح نہیں کرنا تو مجھے پہلے بولتی عبید چیخا تھا!

وہ جی صاحب جی پری بی بی نے کہا تھا کہ مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کیجیے گا۔

تم اپنی بکواس بند کرو عبید نے غصے سے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

دادی پری گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے میں نے آپ کو کہا تھا نا آپ سے میں نہیں پسند پری کو عبید نے خط نور بیگم کو دیتے ہوئے کہا۔۔

نور بیگم نے خط پکڑا تو محسوس ہوا جیسے موت کا پروانہ ہو۔

رضیہ اندر آئی اور پری کو دیکھا تو پری کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

عبید سے ایک رات کا انتظار نہیں ہوا انہوں نے میری بیماری کا فائدہ اٹھایا پری کے آنسو پھر سے امڈ آئے تھے۔

کیا ہوا بی بی جی ؟ رضیہ نے پری سے سوال کیا۔

کچھ نہیں تم اپنا کام کرو اور جائو یہاں سے پری نے رضیہ سے کہا اور الٹی ہوکر تکیے پر لیٹ گئی اور پھر سے رونے لگی۔

وہ جی پری بی بی آپ روکیوں رہی ہیں مجھے وجہ بتائیں کیا پتا میں آپ کے مدد کر سکو ! رضیہ نے پری کے قریب ہو کر کہا۔

کیا مدد کرسکتی ہو کچھ نہیں جو ہونا تھا ہوگیا پری نے الٹے لیٹے ہوئے ہی جواب دیا۔

وہ بی بی جی مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے رضیہ نے پری سے سرگوشی میں کہا۔

کیا بتانا ہے ؟ رضیہ پری نے منہ سیدھا کیا اور اپنے آنسوؤں کو صاف کیا۔

وہ جی پری بی بی جب آپ کی یاداشت چلی گئی تھی نا تو عبید صاحب آپ کے کمرے میں ہی ہوتے تھے اور ایک بار میں نے دیکھا کہ انہوں نے آپ پر ہاتھ بھی اٹھایا تھا بلکہ یہ کہیں جی روز اٹھاتے تھے رضیہ نے جھوٹی کہانی پری کو سنائی۔

کیا ؟ پری تو صدمے سے چور ہوگئی تھی کیا عبید نے میرے ساتھ پری نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا آنسو پھر سے آنکھوں سے موتیوں کی طرح بہنے لگے۔۔

اور بی بی آج وہ آپ سے نکاح کرکے آپ کو ساری زندگی کیلیے غلام بنانا چاہتے ہیں!.

بی بی جی اگر آپ چاہیں تو میری بہن کے گھر آج رات کیلیے چلی جائیں اور پھر کل صبح آکر نور بی بی سے معافی مانگ لینا ایسے آپ نکاح سے بھی بچ جائیگی اور قید سے بھی رضیہ نے بہت ہوشیاری سے گیم کھیلی تھی۔۔

عبید اور نور بیگم کے سامنے یہ سارا منظر لیپ ٹاپ پر چل رہا تھا عبید نے پری کی سیکیورٹی کے لیے سی سی ٹی وی لگائی تھی اور آج سی سی ٹی وی صحیح کام آئی تھی۔

پری نہیں جانا چاہ رہی تھی مگر رضیہ نے بہت کوشش کرکے پری کو شاہ ولا سے نکالا اور اسکے کمرے میں آکر خود خط لکھا۔

نور بیگم نے جب خط پڑھا تو تب بھی ان کے چہرے پر اطمینان تھا۔

دادی آپ کو کیا ہو گیا ہے اتنے آرام سے پڑھ رہی ہیں آپ عبید نے نور بیگم کے اطمینان کو دیکھ کر کہا۔

ہاں کیونکہ یہ پری کی لکھائی نہیں نور بیگم نے آرام سے جواب دیا۔

مطلب ؟ عبید ابھی بھی غصے اور غم کی کیفیت میں مبتلا تھا

عبید چلو میرے ساتھ نور بیگم عبید کو اسکے کمرے میں لے کر آئی اور پری کے کمرے کی فوٹیج لگانے کو کہا پہلے تو عبید حیران تھا مگر یہ سب دیکھ کر اسکے ماتھے کی رگیں بھول گئیں۔

پری جیسے ہی شاہ ولا سے باہر نکلی ایک بلیک کلر کی کار آئی اور دو آدمیوں نے نکل کر پری کو کار میں ڈالا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

جب پری کو ہوش آیا تو وہ ایک کمرے میں تھی۔

جسکا فرنیچر سفید رنگ کا تھا اور ہم رنگ پردے تھے اور نہایت خوبصورت طریقے سے سجا ہوا تھا۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر آیا۔

لمبا چوڑا گندمی رنگت الجھے ہوئے بال اور کہنیوں تک بازو فولڈ کیے ہوئے ...!

کک کون ہو تم ؟ پری نے ڈرتے ہوئے سوال کیا اور پیچھے ہوئی

عبید نے رات کا سی سی ٹی وی نکالا تو اسے ایک سایا نظر آیا جو کہ عورت کا تھا۔

عبید اور پری کے سونے کی بعد اس نے پری چادر عبید پر ڈال دی۔

دادی یہ تو رضیہ مگر دادی وہ عبید بلکل حیران تھا جس ملازمہ نے اسکے بچپن سے لے کر اب تک اسے سنبھالا تھا وہ یہ سب بھی کرسکتی ہے۔

رضیہ عبید چلا کر رضیہ کو آواز دی رضیہ فوراً کمرے میں داخل ہوئی۔

جج جی صاحب جی رضیہ نے سر پر دوپٹہ صحیح کیا۔

عبید اٹھا اور فوراً رضیہ کے قریب آیا اور اسکی شہ رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔

کہاں ہے پری بتائو ورنہ آج جان سے جائو گی عبید کا بس چلتا تو رضیہ کو مار ہی دیتا۔

نور بیگم خاموش بیٹھی تھی انکا بھی رضیہ پر بھروسہ ٹوٹا تھا۔

وہ جی صاحب مجھے معاف کردیں میں نمک حرام ہرگز نہیں لیکن میرا میاں اور بچے اسکے قبضے میں ہیں رضیہ عبید کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

کس کے قبضے میں ہیں بتائو اور اگر جھوٹ بولا تو آج تمہارا قصہ ہی ختم کردونگا عبید نے اپنے قدموں سے رضیہ کو پیچھے کیا

ہاہاہا وہ آدمی پری کے پاس بیٹھا۔

پری ڈر کے پیچھے ہوئے۔

بتائو مم مجھے کک کون ہو تت تم ؟ پری کو پسینہ آرہا تھا۔

او ڈارلنگ تم مجھے نہیں جانتی مگر میں تمہیں ضرور جانتا ہوں وہ آدمی پری کے قریب ہوا۔

د دور دور رہو پری نے اپنے دوپٹے کو کس کر پکڑا۔

آج کی رات تو تمہارے اتنے قریب آجائونگا کہ تم چاہو گی تب بھی دور نہیں ہوگا احمر شیرانی وہ آدمی مزید پری کے قریب ہوا پری پیچھے بیڈ سے لگ کر نیچے بیٹھ گئی۔

او یہ چیٹنگ ہے اب اگر تم بیڈ پر لیٹ جاتی تو میں تمہارے اوپر گر جاتا اور پھر اس آدمی نے بات اُدھوری چھوڑی

بکواس بند کرو بتائو مجھے کون ہو تم پری نے اس آدمی کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔

آنکھیں نیچے رکھو آج تک احمر شیرانی سے کسی نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کی۔

پری نے فوراً نظریں نیچے کی۔

ہاہا شاباش اب میں بتاتا ہوں میں کون ہوں اس آدمی نے بولنا شروع کیا میں ہوں احمر شیرانی تمہارے باپ کے ساتھ بزنس میں کام کرتا تھا میں نے تمہیں ایک بار آفس پارٹی میں دیکھا تو میں تم پر دل ہار گیا ہائے تمہارا چلنا اور تمہارا یہ خوبصورت جسم اس آدمی نے پری کے جسم کو غور سے دیکھا پری نے خود کو دوپٹے سے چھپا لیا۔

میں نے تمہارے باپ سے تمہارا رشتہ مانگا لیکن اس نے نہیں دیا پھر میں نے کہا صرف ایک رات کیلیے دے دو تو اس نے مجھے ذلیل کرکے آفس سے نکال دیا۔

احمر شیرانی کو اس آدمی طنزیہ کہا۔

وہ کراچی سے واپس آکر تمہاری شادی کرنا چاہتا تھا تو میں نے راستے میں مروا دیا تم سب کو مگر افسوس تم بچ گئی پری کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

اور پھر میں ہاسپٹل پہنچا تمہیں لینے کیلیے مگر وہاں پہلے سے ہی عبید شاہ موجود تھا مجھے لگا سب میت کے ساتھ ہونگے مگر نہیں اس عبید شاہ کو تو بہت شوق ہے نا تمہیں بچانے کا۔

میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے تم سے ہاسپٹل میں نکاح کرلیا۔

پری کو ایک اور دھچکا لگا۔

وہ تمہیں گھر لے آیا اور اپنے ساتھ ساتھ رکھنے لگا ہر وقت تمہارے ساتھ رہتا اور تم بھی اس ساتھ چپکی رہتی پری پھر سے حیران ہوئی تھی۔

پل پل کی خبر رکھتا تھا میں تمہاری پھر ایک دن تمہیں بچوں کی طرح بھاگنے کا شوق ہوا اور میں نے رضیہ سے کہہ کر سیڑیوں پر تیل ڈلوا دیا جو میرا نہیں وہ کسی کا نہیں اس آدمی نے شیشے پر مکا مارا اور وہ ٹوٹ کر کرچیوں میں زمیں پر بکھر گیا۔

مگر افسوس تم پھر سے بچ گئی وہ بھی میرے لیے اس آدمی کا قہقہہ پھر سے فزا میں گونجا۔

تمہارے اور عبید شاہ کے درمیان غلط فہمی پیدا کرکے میں تمہیں اس شاہ ولا سے نکالا۔۔

اور اب میں تمہارے جسم کے ساتھ جو چاہے کروں آدم نہ یہ کہا اور اپنے جیب سے سگریٹ نکال کر پینے لگا اور پری کے قریب بڑھنے لگا۔

پری سے اسکا دوپٹہ کھینچنے کی کوشش کی تو پری نے ایک زوردار تماچہ اس کے منہ پر مارا۔

اوہو ڈارلنگ اب بدلا تو لینا ہوگا اس آدمی نے پری کا وہی الٹا ہاتھ پکڑا اور جلتا ہوا سگریٹ اس پہ رکھ کر مٹھی کو بند کردیا۔

پری کی چینخیں کمرے میں گونجنے لگی

رضیہ نے عبید کو سب سچ بتا دیا۔

عبید بھاگا اور ولید کو بلایا اسے لے کر گاڑی سٹارٹ کی اور رضیہ سے احمر شیرانی کا پتہ پوچھا۔۔

عبید سے ڈرائیونگ نہیں ہو پا رہی تھی کبھی بریک لگاتا تو کبھی اسپیڈ میں بھگاتا۔

بھائی آپ پیچھے بیٹھیں میں چلاتا ہوں ولید نے عبید سے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ولی جلدی کرو اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے عبید کی رگیں پھول رہی تھی سانس رکتی محسوس ہو رہی تھی
--
شیرانی ہاؤس کے قریب پہنچ کر ولید نے گاڑی روکی عبید اور ولید دونوں گاڑی سے اترے اندر داخل ہوئے۔۔۔
راستے میں ھو بھی آرہا تھا ولید اور عبید اس کو موت کی نیند سلا دیتے ایک کمرے سے چیخنے کی آواز آرہی تھی عبید کو محسوس ہوا کہ وہ اپنے قدم نہیں اٹھا پائے گا عبید نے لات مار کر دروازہ کھولا۔
احمر شیرانی پری کا ہاتھ جلانے کے بعد اسکا دوپٹہ کھینچ رہا تھا۔
عبید نے آگے بڑھ کر احمر شیرانی پر گھونسوں اور مکوں کی برسات کردی ولید تم پریشے کو لے کر جاؤ میں آتا ہوں۔
عبید نے اپنے شال پری کو دی اور ولید سے کہا۔
انکے جانے کے بعد عبید بیڈ پر بیٹھ گیا۔
ہاں بھئی احمر شیرانی تمہاری تو ساری کرتوت پتا چل گئی ہیں مجھے اب سوچو میں کیا کرونگا عبید نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
عبید شاہ مم مجھے معاف کردو احمر شیرانی کے منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا اور وہ عبید شاہ سے معافی مانگ رہا تھا۔
ہاہاہا کس چیز کی میری بیوی کو اغواء کرنے کی میرے تایا اور تائی کو مارنے کی کس چیز کی ؟ عبید نے قہقہ لگا کر پوچھا۔

اور اس آدمی کو گھسیٹ کر باہر لایا۔

☆☆

عبید نے اپنے جیب سے موبائل نکالا اور کسی کو کال ملائی۔
ہاں ہیلو کام ہوگیا ؟ ہمم اوکے میں تمہیں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں یہاں پہنچو جلدی" عبید نے کال کاٹ کر موبائل جیب میں رکھا اور احمر شیرانی کی طرف متوجہ ہوا۔
ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے میں تمہیں معاف کردو ؟ عبید نے اپنی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر سوچنے والے انداز میں پوچھا۔
مم مجھے معاف کردو عبید شاہ مم میں پریشے کی۔۔
اگر دوبارہ اپنی گندی زبان سے شاہوں کی بیٹی کا نام لیا تو تمہاری زبان کاٹ دونگا عبید نے ایک بار پھر زور سے احمر شیرانی کے منہ پر مکا مارا ناک سے تو پہلے ہی خون بہہ رہا تھا اب اسکے منہ سے خون بہنا شروع ہوگیا۔
مجھے معاف کردو عبید شاہ میں ہاتھ جوڑتا ہوں احمر شیرانی نے عبید شاہ کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔
ہاہاہا اتنی آسانی سے تو بلکل بھی نہیں ابھی تو بدلا بھی چکانا ہے تم نے اور تم جیسے گھٹیا اور ہیچ انسان کو تو میں اپنے ہی ہاتھوں سے ماروں گا عبید نے ایک اور مکا احمر کے پیٹ میں مارا اور وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

اتنے میں عبید کی مطلوبہ گاڑی اور شخص دونوں احمر شیرانی ہاؤس کے باہر آگئے اور گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص نے ہارن دیا تو عبید احمر شیرانی کو گریبان سے پکڑ کر دروازے سے گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا جسکی وجہ سے اسکے گھٹنے چھیل گئے اور وہ درد کے مارے چیخنے لگا۔۔۔

عبید نے اسے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر گاڑی کے اندر دھکا دیا جسکی وجہ سے اسکا سر گاڑی کے دروازے سے ٹکرا گیا اور عبید خود ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور حمزہ کو گاڑی کو لاک کرنے کا حکم دیا۔۔۔

سر یہ ہے وہ گھٹیا انسان حمزہ نے مڑ کر احمر شیرانی کو دیکھا جو درد سے کراہ رہا تھا۔

ہمم عبید نے مختصر جواب دیا اور ٹشو اٹھا کر اپنے ہاتھ صاف کرنے لگا جن پر احمر کو خون لگا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ تینوں فارم ہاؤس پر پہنچ گئے عبید فوراً گاڑی سے اترا اور پچھلا دروازہ کھولا اور احمر شیرانی کو گریبان سے پکڑ کر باہر نکالا اور گھسیٹ کر اندر لے جانے لگا احمر شیرانی چاہ کر بھی اپنا بچائو نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ تکلیف ہی اتنی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اپنے ہاتھ پائوں نہیں ہلا سکتا تھا عبید نے اندر لے جا کر ایک کمرے کا دروازہ کھولا جہاں صرف اور صرف اندھیرا تھا۔۔

عبید نے احمر کو کھینچ کر اس کمرے کے اندر پھینک دیا اور دروازے کو باہر سے لاک کر دیا۔۔۔

حمزہ اس گھٹیا انسان پر نظر رکھنا بس مرنے نا دینا میں اسے اتنی آسان موت نہیں مرنے دونگا اگر یہ بھاگنے کی کوشش کرے تو ٹانگیں جسم سے جدا کر دینا عبید نے گرج دار آرواز میں حمزہ کو حکم دیا جو اندر کمرے میں احمر شیرانی نے بھی سنا اور وہ خود پر ماتم کرنے لگا۔۔

اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی عبید شاہ احمر شیرانی نے اندر سے ہی ہانک لگائی۔۔

ہاہاہاہا عبید کا قہقہ فذا میں بلند ہوا۔

رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا احمر شیرانی"

کہا نا بے فکر رہو اتنی آسانی سے نہیں ماروں گا تجھ جیسے کمینے کو عبید نے کہا اور لمبے لمبے ڈنگ بھرتا فارم ہائوس سے نکل گیا۔۔۔

عبید شاہ ولا میں آیا تو سب سے پہلے دادی کے کمرے میں گیا۔۔۔

جہاں پریشے بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور نور بیگم اس کے پاس بیٹھ کر قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔۔

اسلام علیکم دادی عبید نے بلند آواز میں سلام کیا جو کہ پری نے بھی نیم بے ہوشی کی حالت میں سن لیا۔۔۔

وعلیکم اسلام! میرا بچہ آگیا نور بیگم نے قرآن پاک کو چوم کر بند کیا اور عبید کا ماتھا چوما۔۔

اسے کیا ہوا ہے دادی ؟ عبید نے پری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اجڑی ہوئی حالت کھلے ہوئے بال مٹے ہوئے آنسو اس کے کیفیت بیان کر رہے تھے عبید نے پری کو دیکھ کر اپنی آنکھیں زور سے مینچ لیں۔

اللہ برباد کرے اس شیرانی کے بچے کو دیکھو کیا حالت بنا دی میری معصوم بچی کی یہ دیکھو اس کا ہاتھ کتنی بری طرح جلایا ہے نور بیگم نے پری کا جلا ہوا ہاتھ سامنے کیا۔

عبید نے غصے سے اپنی مٹھی بند کی اپنے محبوب کی تکلیف ناقابلِ برداشت ہوتی ہے اور جب وہ محبوب آپ کو محرم کے روپ میں ملا ہو تب تو اس کے آنسو بھی اپنے دل پر گرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں

ہاں تو دادی اسے خود بہت شوق تھا مجھ سے بھاگنے کا یہ اس کے اپنے کیے کا انجام ہے عبید نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ الفاظ ادا کیے تھے۔

پری کو عبید کے یہ الفاظ کانٹوں کی طرح چبھے تھے پری کی بند آنکھوں سے آنسو نکلا اور بالوں میں جذب ہو گیا۔

عبید یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم جانتے ہو ہماری بچی کتنی معصوم ہے اسے اس رضیہ نے بہکایا تھا ورنہ میری پری بیت معصوم ہے نور بیگم نے بے ہوش ہوئی پری کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

بس دادی اتنا کوئی معصوم نہیں ہوتا یہ بچی نہیں ہے اور اسے مجھ سے نکاح نہیں کرنا تو مت کرے ویسے بھی مجھے کچھ عرصے کیلیے لندن جانا ہے عبید نے واضح لہجے میں کہا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ پری کو یہ الفاظ تکلیف دے رہے ہیں مگر پھر بھی بول رہا تھا اپنا دل بھی دکھ رہا تھا مگر اپنے سنگدل محبوب کو اپنی طرح کی تکلیف سے دوچار کرنے کا عبید نے سوچ لیا تھا۔۔

تمہاری شادی پری سے ہی ہوگی بس یہ میرا حکم ہے نور بیگم نے صاف لہجے میں کہا اور اپنی تسبیح اٹھا کر پڑھنے لگی جب تسبیح مکمل ہوئی تو پری پر پھونک ماری۔۔

ہاں تاکہ یہ پھر سے بھاگ جائے اور میں اسے پھر سے بچانے کیلیے پہنچ جاؤں ہیں نا عبید نے دو ٹوک لہجے میں کہا آج تو وہ پری کو اپنی تکلیف کا کھل کر احساس کروانا چاہتا تھا۔۔

اب ایسا نہیں ہو گا پری کی شادی تم سے ہی ہو گی یہ میرا حکم ہے اور اب پری کو اٹھائو اور اپنے کمرے میں لے جائو نور بیگم نے عبید سے کہا اور جاہ نماز اٹھانے لگی۔

ہاں تاکہ یہ تماشہ لگالے کے عبید نے مجھے اٹھایا ہے عبید نے پھر سے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

پری کو اپنے وجود سے ہی نفرت ہو رہی تھی۔

تم شاہد بھول رہے ہو یہ تمہاری بیوی ہے عبید نور بیگم نے مڑ کر عبید کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ بات تو مس پریشے شاہ کو پسند ہی نہیں کہ وہ میری بیوی کہلوائے عبید نے کہا اور پری کو اپنی بانہوں میں آرام سے اٹھایا کہ کہیں اسے تکلیف نا ہو نور بیگم نے عبید کو اس نازکی سے پری کو اٹھاتے دیکھا تو زیر لب مسکرائی اور نماز پڑھنے میں مصروف ہو گئ

عبید نے پائوں سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا کیونکہ اب وہ پری کو اسکے کمرے میں نہیں رہنے دے سکتا تھا۔۔۔

عبید نے آرام سے پری کو بیڈ پہ کو لٹایا الماری سے اپنے کپڑے نکالے اور واشروم میں فریش ہونے چلا گیا۔۔

عبید کے واشروم میں جانے کے بعد پری نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنے اردگرد کا جائزہ لیا تو وہ عبید کے کمرے میں تھی پری اٹھ کر بیٹھی اور دوپٹہ تو تھا نہیں عبید کی شال کو ہی اپنے اردگرد لپیٹا پری کو پھر سے اپنی حماقت پر رونا آیا اور پل میں پری کی آنکھیں نم ہو گئیں پری کی آہ نکلی اپنی سسکی کو روکنے کیلیے پری نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور خاموشی سے رونے لگی۔۔۔

عبید جب نہا کر باہر آیا تو پری اٹھ گئی تھی عبید شرٹ لس تھا پری نے فوراً نظریں نیچے جھکا لیں۔۔

عبید نے شرٹ پہنی اور ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا ہو کر بال برش کرنے لگا۔۔۔

پری نے لرزتی پلکوں سے عبید کا آئینہ میں عکس دیکھا عبید بھی شیشے سے پری کو ہی دیکھ رہا تھا پری نے اپنی نظروں کا رخ بدل لیا اور اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے لگی درد بہت شدید تھا پری اپنی سسکی نا روک پائی اور آہ کی آواز پری کے منہ سے نکلی عبید نے پلٹ کر پری کو دیکھا اور المار ی سے فرسٹ ایڈ بوکس نکالا اور بیڈ پر پری سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھ گیا۔

بوکس سے عبید نے ٹیوب نکالی اور پری کو ہاتھ آگے بڑھانے کا اشارہ کیا پری نے ہاتھ آگے بڑھایا تو عبید نے آرام سے تھاما اور ٹیوب لگانے لگا۔۔۔

آہہ پری کی سسکی پھر سے ابھری۔۔

کیا ہوا ؟ عبید نے پری سے پوچھا۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے عبید پری نے دوسری ہاتھ سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔

ہممم صحیح ہو جائو گی دو تین دن میں عبید نے ٹیوب بوکس میں رکھی اور بوکس المار ی میں رکھ دیا۔۔

عبید ؟ پری نے عبید کو مخاطب کیا۔

جی فرمائیں مس پریشے شاہ ؟ عبید نے پری کی جانب دیکھے بغیر پوچھا۔

مم مجھے معاف کر دیں پلیز پری نے عبید کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیوں ؟ تم نے کچھ کیا ہے ؟ کیا ہوا ہے ؟ عبید نے کندھے آچکا کر پری سے سوال کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

عبید پلیز ایسے نا کریں مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا پری اب رونے لگی تھی

میں نے کیا کیا ہے ؟پریشے شاہ ؟ عبید نے اپنے ہاتھ باندھ کر پوچھا۔۔

میں بھاگنا نہیں

چپ بلکل خاموش! عبید نے پری کو ٹوکا اور پری کے قریب آیا۔۔

آپ مجھ سے شادی نہیں کرینگے ؟ کیا میں بدکردار بن۔۔

کہا نا چپ بلکل عبید نے پری کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیا تو پری کے آنسو بہنے لگے جن کو عبید نے اپنے ہونٹوں سے چن لیا پری کو ایک سکون محسوس ہوا تھا۔۔۔

عبید یکدم پیچھے ہوا پری جھنجھلا گئی۔۔۔

میں صرف دادی کی وجہ سے شادی کر رہا ہوں اسکے علاوہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا عبید نے کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا اب اسے اسکا وہاں رکنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

پری تو ایسے بن گئی تھی کہ کاٹو تو خون نہ نکلے !!!

کیا عبید مجھ سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں ؟ پری نے خود سے سوال کیا۔۔۔

میں ہوں بھی تو بہت بری میں نے ان کو کتنا برا سمجھا پری نے اپنے منہ پر تماچہ مارا اور زور سے رونے لگی۔۔

عبید پری کو سی سی ٹی وی سے دیکھ رہا تھا سختی سے اپنی مٹھی کو بند کیا اور جیب سے سگریٹ نکال کر پینے لگا

رات کے بارہ بجے عبید اپنے کمرے میں داخل ہوا تو پری گہری نیند میں سو رہی تھی عبید نے اپنا نائٹ سوٹ نکالا اور چینج کرکے بیڈ کی دوسری سائڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

میں تمھیں تکلیف نہیں دیناچاہتا مگر مجبور ہوں تم سے دور بھی نہیں جانا چاہتا مگر تمھیں کھونے کا ڈر میرے اندر اس قدر بیٹھ چکا ہے کہ مجھے اپنی سانسیں مشکل لگتی ہیں تم ایک عورت ہو تم میں درد اور تکلیف برداشت کرنی کی قوت اللّٰہ پاک نے بہت زیادہ رکھی ہے مرد بھی برداشت کرلیتا ہے مگر محبت ایک ایسا جزبہ ہے جو انسان کو خود غرض بنا دیتا ہے اور مرد اپنی پسندیدہ عورت کو کھونے سے ڈرتا ہے تم میری روح ہو پری میں تمھیں چاہ کر بھی اذیت نہیں دے سکتا کیونکہ اگر تمھیں تکلیف ہوگی تو درد میرے سینے میں ہوگا عبید کی آنکھیں نم ہو گئیں عبید نے آگے بڑھ کر پری کو اپنے حصار میں لیا اور اسکے بالوں میں اپنے سر کو چھپا لیا۔۔۔

صبح پری کی جب آنکھ کھلی تو کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا (عبید پری کے اٹھنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا) پری کو ایک بار پھر اپنی حالت پر رونا آیا عبید ساری رات کمرے میں نہیں آئے مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگے ہیں پری نے اپنے آنسو صاف کیے اور الماری سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئ جب پری واپس آئی تو عبید کمرے میں تھا پری شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔

اور ایک ہاتھ سے ڈرائیر اٹھایا مگر پکڑنے میں مشکل ہورہی تھی پری نے ڈرائیر کو واپس رکھ دیا برش اٹھا کر کرنا چاہا مگر بال سنبھال نہیں پا رہی تھی عبید بظاہر تو موبائل یوز کر رہا تھا مگر نگاہیں پری کی پشت پر ہی تھیں۔۔

عبید نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور اٹھ کر پری کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔

ڈرائیر اٹھایا اور پری کے بال خشک کرنے لگا

آپ چھوڑ دیں میں خود کرلوں گی پری نے سائیڈ ہوکر عبید سے کہا۔۔

میں نے آپ سے نہیں پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں چپ کر کے کھڑی رہیں یہاں عبید نے پری کی طرف گھور کر دیکھا تو پری نے نظریں نیچے کر لیں

عبید نے پری کے بالوں کو خشک کر کے برش کیا اور بالوں کا جوڑا بنا کر کیچر لگایا اسکے علاوہ عبید کو کچھ نہیں بنانے آتا تھا۔۔۔

بیڈ پر بیٹھ جاہیں عبید نے پری کو دیکھ کر بیڈ کی طرف اشارہ کیا تو پری بیڈ پر بیٹھ گئی عبید نے الماری سے فرسٹ ایڈ بوکس نکالا اور پری کے پاس بیٹھ کر ٹیوب لگانے لگا۔۔۔

عبید نے ٹیوب لگا کر بوکس اپنی جگہ پر رکھا اور واشروم سے ہاتھ دھو کر کمرے میں آیا۔۔

آپ کو جو سامان بھی شادی کیلیے چاہیے ہو تو آپ لسٹ بنا لینا میں لے آئونگا عبید نے موبائل اٹھا کر پری کو کہا۔۔

جی مختصر جواب دے کر پری لیٹ گئی اور آنکھیں موند لیں۔۔

عبید نے ایک نظر پری پر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

ولید جب اٹھا تو فریش ہو کر کھڑکی کی طرف آیا نیچے زونی لان میں بیٹھ کر کچھ سوچ رہی تھی۔

ولید فوراً اپنے کمرے سے نکلا اور لان میں آگیا۔

زونی نے جب ید کو آتے دیکھا تو اٹھ کر جانے لگی مگر ولید نے زونی کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا ولید شاہ زونی نے ولی کو دیکھ کر کہا اور اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی۔۔

زونی پلیز مجھے معاف کردو ولید نے التجائیاء نظروں سے زونی کو دیکھا۔

اتنی جلدی معاف کردوں ولید شاہ آپ کو آپ نے مجھے پورا ایک سال سزا دی ہے میرے ناکردہ گناہ کی میں نے بھی تو کتنی کوشش کی تھی آپ سے بات کرنے کی مگر آپ نے ہمیشہ مجھے جھڑک دیا زونی نے غصے میں بھرے ہوئے لہجے میں کہا مگر آنکھیں پھر بھی نم ہوگئی۔۔

اچھا تو بولتے وقت رو کیوں رہی ہو ولید نے زونی کو کھینچا اور خود میں بھینچ لیا۔۔

آپ چھوڑیں مجھے اور میں رو نہیں رہی میری آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے زونی نے کہا اور اپنی نظریں نیچے کرلیں

اچھا زرا میری طرف دیکھو میں بھی تو دیکھوں کیا چلا گیا ہے میری زونی کی آنکھ میں ولید نے مسکرا کر زونی کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔۔

زونی مسلسل اپنی آنکھوں کو رگڑ رہی تھی تاکہ ولید کو اسکے رونے کا پتا نہ چلے۔۔

کہا نا چھوڑیں مجھے اور اور دوسری بات میں آپ کی زونی نہیں ہوں مسٹر ولید شاہ زونی نے ولید کی آنکھوں میں دیکھا جہاں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا اور فوراً پلکیں جھکا لیں۔۔۔

اچھا میری زونی نہیں ہو مگر فیوچر مسز ولید شاہ تو ہو نا ہمم ولید نے پھر سے اپنی گرفت زونی پہ سخت کی۔۔

میں سخت ناراض ہوں آپ سے سمجھے آپ مسٹر ولید شاہ زونی نے منہ چڑا کر ولید سے کہا۔۔

اچھا تو ناراضگی ختم کرنے کے لیے مسٹر ولید شاہ کو کیا کرنا ہوگا بتائیں ولید نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔

مجھے چھوڑیں بس مجھے جانا ہے زونی نے ولید کو بغیر دیکھے کہا۔۔

کیوں جانا ہے ولید نے زونی کے ہی انداز میں کہا۔

ولی کوئی دیکھ لے گا زونی نے منہ بسور کر کہا۔۔

ہائے ولی تو مر گیا آپ کے اس طرح بلانے پر ولی نے ڈھیر ہونے والے انداز میں کہا۔۔

آپ بہت برے ہیں ایک تو مجھے سزا دیتے ہیں اور آپ گندی باتیں بھی کر رہیں ہیں زونی نے ولید کے سینے پر مکوں کی برسات کر دی۔۔

اچھا نا آئی ایم سوری یار ولید نے ایک ہاتھ سے کان پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ابھی بھی زونی کو تھاما ہوا تھا۔۔۔

میں سوچونگی آپ کو معاف کرنا ہے کہ نہیں زونی نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔

اچھا جی پھر سوچ لیجئے گا مگر جواب میری حق میں ہونا چاہیے ورنہ یہ ولی سچ میں مر

بس چپ آگے مت بولیے گا زونی نے ولی کہ منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

ولی نے زونی کے ہاتھ کو چوما اور پیار سے ہٹایا۔۔

اچھا اب مجھے چھوڑیں کوئی آجائے گا زونی نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی

ولید نے آرام سے زونی کو خود سے جدا کیا زونی بھاگ کر اندر چلی گئی اور ولید بھی اسکے پیچھے اندر آگیا

سب بڑے اور ینگ پارٹی ناشتہ کے میز پر بیٹھے تھے۔

میں نے سوچا ہے عبید اور پریشے کا نکاح اس مہینے کی گیارہ تاریخ کو ہوگا اور آزر اور حماد کا نکاح بھی انکے ساتھ ہی ہوگا مگر ان دونوں کے ابھی صرف نکاح ہونگے جب یہ اپنی زمیداری سمجھ لینگے تو انکی شادی بھی کردیں گے نور بیگم نے ساری بات اپنے بڑے بیٹے اذلان شاہ سے کی۔۔

جیسے آپ کی مرضی امی اذلان شاہ نے سر جھکا کر کہا۔۔

مریم اور ماہا دونوں ٹیبل سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور حماد اور آزر اپنی بتیسی کی نمائش کرنے لگے جبکہ عبید بلکل خاموش تھا۔

اپنے دانت اندر کرلو ورنہ شادی سے پہلے ہی گر جائینگے ولید نے دونوں کو ٹوکا تو دونوں نے اپنے دانت اندر کرلیے اور سیریس ہوگئے سب نے ایک دلکش قہقہہ لگایا۔

چلو پھر ٹھیک ہے فاخرہ ، زینب اور زہرا ساری تیاریاں تم تینوں کی زمیداری ہیں نور بیگم نے تینوں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

جی امی جیسا آپ کہیں تینوں نے ایک ساتھ کہا اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔

عبید پری اٹھی نہیں کیا ؟ نور بیگم نے عبید سے سوال کیا۔

دادی اسکے ہاتھ میں درد تھا تو وہ آرام کرنے لیٹ گئی ہے عبید نے جواب دیا اور کھانے کی طرف متوجہ ہوگیا۔۔

چلو کوئی بات نہیں آرام کرنے دو اچھا ولید تم مریم ، ماہا اور پریشے کو اپنے ساتھ لی جانا شاپنگ کروانے نور بیگم نے ولید کی طرف دیکھ کر کہا تو آزر اور حماد کا منہ اتر گیا۔۔

دادی پری میرے ساتھ جائے گی عبید نے نور بیگم کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

چلو ٹھیک ہے نور بیگم نے عبید سے کہا

تو دادی میں بھی ماہا کو لے جائوں گا آزر نے فوراً سے کہا۔

کوئی ضرورت نہیں ولید ہے نا تم دونوں کو تکلف کرنے کی ضرورت نہیں نور بیگم نے کہا اور ناشتے کے ٹیبل سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی پیچھے آزر اور حماد منہ بسور کر رہ گئے۔۔۔

ہاہاہا اب زیادہ معصوموں والے چہرے نا بنائو دادی مزاک کر رہی تھی تم لے کر جائو گے ناشتے کے ٹیبل سے جب سارے بڑے اٹھ کر چلے گئے تو ولید نے حماد اور آزر سے کہا اور ان دونوں کے چہرے کھل گئے۔۔۔

شاہ ولا میں شادی کی تیاریاں زوروشور سے جاری تھیں روز رات کو ینگ پارٹی ڈھول لے کر بیٹھ جاتی تھی۔۔

سنیں! پری کمرے میں تھی جب عبید اندر داخل ہوا

جی بولیں پریشے ؟ عبید نے موبائل یوز کرتے ہوئے ہی جواب دیا۔

آپ میرا پورا نام کیوں لینے لگ گئے ہیں پری نے عب

عجیب ہی سوال کیا تو عبید نے گردن اٹھا کر پری کو دیکھا۔

تو آپ کا نام یہی ہے نا ؟ عبید نے آئبرو اچکا کر پوچھا

جی مگر آپ تو مجھے پری بولتے تھے سب بھی پری ہی بولتے ہیں پری نے نظریں جھکا کر کہا۔

سب میں اور مجھ میں فرق ہے اور مجھ سے ایسے چونچلوں کی امید مت رکھیں عبید نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔

پری بیڈ سے اٹھی اور عبید کے پیچھے آکر کھڑی ہوگئ

آپ شادی کے بعد لندن چلے جائینگے ؟ پری نے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا آنکھیں آنسوؤں سے تر تھی بس ابھی آنسوؤں پر پری نے بندھ باندھا تھا جو عبید کے جواب پر ٹوٹ گیا۔

جی میں چلا جائوں گا آپ کو کوئی مسئلہ ہے ؟ عبید نے سوال کیا اور پیچھے مڑا تو پری فوراً عبید کے گلے لگ کر رونے لگی۔

عبید پلیز مم مجھے معاف کردیں مم میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر پری نے اب زارو قطار رونا شروع کر دیا۔۔

پہلی تو بات آپ مجھ سے دور رہ کر بات کریں اور دوسری بات میں آپ سے پہلے بھی کہا تھا میرا اور آپکا کوئی تعلق نہیں ہوگا یہ شادی میں صرف دادی کی وجہ سے کر رہا ہوں عبید نے پری کو خود سے دور کیا۔۔

مجھے پتا ہے آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ آپ کو بھی لگتا ہے میں بدکردار ہوں جبھی اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتے

عبید خاموشی سے پری کی بات سن رہا تھا۔۔

عبید نے پری کو کمر سے پکڑا اور زور سے خود میں بھینچا کہ پری کی سسکی نکلی۔۔

آنا چاہتی ہو میرے قریب؟ عبید نے پری کو خود میں بھینچتے ہوئے سوال کیا

آپ ایسے بیہیو کیوں کر رہے ہیں مجھ سے پری نے روتے ہوئے عبید سے سوال کیا۔۔
میں تمہیں یہ سوال پوچھنے کا حق نہیں دیتا عبید نے دو ٹوک انداز میں کہا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔
آج مہندی کا فنکشن تھا تو عبید کو تیاریاں بھی دیکھنی تھی وہ آفس سے آتے ہوئے ہی پری کیلیے ڈریس لے آیا آیا تھا
عبید جب فریش ہو کر باہر آیا تو پری ویسے ہی کھڑی تھی جیسے وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔
ایسے کیوں کھڑی ہیں ؟ عبید نے پری سے سوال کیا۔۔
میں بھی آپ کو حق نہیں دیتی یہ سوال پوچھنے کا پری نے دو ٹوک لہجے میں کہا اور فریش ہونے چلی گئی۔۔
پری جب واپس آئی تو عبید ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں کو برش کر رہا تھا سفید کاٹن کے جوڑے میں ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی اور مونچھوں کے نیچے عنابی ہونٹ سخت تاثرات والا چہرہ بے شک عبید شاہ ایک وجیہ مرد تھا۔۔
پری نے دل میں ہی ماشاء اللہ کہا اور اپنا دوپٹہ اٹھا کر کندھوں پر ڈالا
اورنج اور ریڈ کے کنٹراس کی ہوئی چولی اور اورنج ،یلو اور ریڈ کلر کے لہنگے میں ملبوس وہ عبید شاہ کو اپنی طرف مائل کرنے کی پوری طاقت رکھتی تھی چہرہ میک اپ سے صاف تھا پری بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے مگر عبید سے پیچھے کھڑی ہوگئی پری نے اپنے بال ڈرائے کیے اور انہیں کھلا چھوڑ دیا
آنکھوں میں کاجل لگایا اور اورنج کلر کی لپ اسٹک اور ہلکی سی لالی لگائی وہ اس سادگی میں بھی بہت پر کشش لگ رہی تھی یاقوت کی طرح بھرے ہوئے ہونٹ عبید کو اپنی طرف کھینچ رہے تھے عبید بھی

آئینے میں سے پری کا پورا جائزہ لے رہا تھا پری نے جب خود پر عبید کی نظروں کی تپش محسوس کی تو بے ساختہ عبید کی طرف دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا پری نے فوراً نظریں جھکا لیں۔۔

تم میرا دور جانا مشکل کر رہی ہو عبید نے دل میں ہی سوچا۔۔

کاش آپ مجھ سے یوں دور نا جاتے میں پوری کوشش کرکے آپ کو منا لیتی پری نے انگلیاں مروڑتے ہوئے سوچا اور آنکھیں پھر سے نم ہوگئی۔۔

عبید نے جب آئینے میں پری کا عکس دیکھا تو پیچھے مڑا پری اپنے ہی خیال میں تھی اپنے چہرے پہ عبید کی جھلسا دینے والی سانسوں کی تپش محسوس کرکے پری نے اوپر دیکھا تو عبید اسکے بلکل قریب تھا۔۔۔

عبید نے آگے بڑھ کر پری کے نازک پنکھڑی جیسے لبوں کو اپنی قید میں لے لیا اور پھر پری کی صراحی جیسی گردن پر جھک آیا۔۔

پری عبید کی اس قربت پر کانپ ہی گئی تھی۔۔

کیسے سنگدل انسان ہیں آپ پہلے تکلیف دیتے ہیں اور پھر مرہم لگاتے ہیں پھر تکلیف دیتے ہیں پری پھر سے رونے لگی۔۔

ششششش ! عبید نے اپنی انگلی پری کے لبوں پر رکھی۔۔۔

پری بلکل خاموش ہوگئی اور انکھیں مینچ لیں عبید پری سے دور ہوا اور وہاں سے واک آؤٹ کرگیا

حماد دیکھو میں کیسی لگ رہی ہوں مریم تیار ہو کر حماد کے روم میں آئی مگر وہ روم میں موجود نہیں تھا مریم واپس جانے لگی مگر اسے حماد کی آواز آئی وہ کال پر کسی سے بات کر رہا تھا مریم ٹیرس کی طرف بڑھی۔۔

یار علیزے تم نے بہت تنگ کیا ہوا ہے مجھے اچھا یار اب رونا تو بند کرو میں کل آتا ہوں یونی پھر بات کرینگے اوکے بائے حماد نے کہہ کر فون کاٹ دیا اور جیسے ہی پیچھے مڑا مریم کھڑی تھی۔۔

ہممممم بھاڑ میں جاؤ تم !! مریم نے غصے سے کہا اور وہاں سے جانے لگی حماد نے اسے کھینچا تو اسکا سر حماد کی ناک سے ٹکرا گیا۔۔

آئوچ حماد نے تکلیف سے کہا۔۔

او سوری سوری تم تم پاگل ہو گیا ؟ مریم نے غصے سے سوال کیا۔۔

ہاں نا تمہارے عشق میں حماد نے اپنی ناک مسلتے ہوئے کہا۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی حماد مریم نے غصے سے کہا۔۔

تو پھر کس سے کرنی ہے ؟ حماد نے مریم سے سوال کیا۔۔

کسی سی نہیں مریم نے غصے سے کہا۔۔

ارے کم آن یار آج ہمارا نکاح ہے اور تم اتنا غصہ کر رہی ہو مجھ معصوم پہ حماد نے بچوں والی شکل بنا کر کہا۔۔

جیییی وہی تو آج ہمارا نکاح ہے اور تمہاری بغیرتیاں نہیں ختم ہوتی آج کے دن بھی تم دوسری لڑکیوں سے فلرٹ کر رہے ہو مریم نے کھا جانے والی نظروں سے حماد کو دیکھا

اچھا نا یار سوری اچھا دیکھو میں تمہارے کان پکڑ کر سوری بولتا ہوں حماد نے مریم کے کان پکڑے۔۔
آئوچ اندھے ہو کیا ایرنگ پہنے ہوئے ہیں میں نے مریم نے کراہ کر کہا۔۔
ییلو چولی اور گرین لہنگے میں وہ ملبوس تھی بالوں کو خوبصورت طریقے سے باندھا تھا اور اس پر گیندے کے پھولوں سے بنا ہوا گجرا لگایا تھا بیوٹیشن نے بہت مہارت سے میک اپ کیا تھا حالانکہ شاہ ولا کی لڑکیوں کو میک اپ کی ضرورت نہیں تھی مگر پھر بھی نور بیگم کا حکم تھا حماد بغور مریم کا جائزہ لینے لگا
۔۔
اب ہو گیا میرا ایکسرے اب میں جائوں ؟ مریم نے دونوں ہاتھ باندھ کر حماد سے سوال کیا۔۔
اتنی جلدی کیوں ہے آپ میرا صبر آزمانے آئی تھی نا سبھی رکیں تو زرا حماد مریم کو سمجھنے کا موقعہ دیے بغیر اس پر جھک گیا۔۔
پیچھے ہٹو سارا میک اپ خراب کر دیا تم حماد کافی دیر مریم کے لبوں پر جھکا رہا اور پھر اسکی گردن پر مریم نے حماد کو پیچھے کیا اور اپنے بگڑے ہوئے تنفس کو بحال کیا اور بھاگ کر حماد کے کمرے سے نکل گئی حماد پیچھے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔
کیا نشہ بنتی جارہی ہے یہ مریم میرے لیے حماد نے سوچا اور مسکرا کر واشروم میں گھس گیا۔۔

یار ماہا کہاں ہو؟ آزر ماہا کے کمرے میں آیا بیوٹیشن ماہا کا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔۔
جی کہیں آزر ؟ لایٹ پنک لہنگا چولی پر نفاست سے کیا ہوا گولڈن کام اور بیوٹیشن کا صفائی سے کیا ہوا میک اپ ماہا شاہ کو نظر لگ جانے والی حد تک خوبصورت بنا چکا تھا۔۔

آزر تو پلک جھپکنا ہی بھول گیا تھا۔۔

مسٹر آزر آپ کی ہونے والی مسز ہی ہیں ایسے کیا دیکھ رہے ہیں بیوٹیشن نے مسکرا کر آزر سے سوال کیا تو وہ ٹرانس سے باہر آیا۔۔

آپ میرا صبر آزما رہی ہیں ماہا شاہ آزر نے بیوٹیشن کی بات پر مسکرا کر ماہا کو دیکھا تو اس نے شرم سے نظریں نیچے جھکا لیں۔۔

ماہا آئی تھنک اب مجھے جانا چاہیے بیوٹیشن نے کہا اور اپنا سامان اٹھا کر کمرے سے نکل گئی

آزر ماہا کے پاس آیا جو پور پور اسکے لیے ہی سجی تھی آزر نے مسکرا کر ماہا کو دیکھا۔۔

کیا ؟ماہا نے آزر سے اشارے میں پوچھا..

آزر نے اپنے دانتوں کی نمائش کی۔

ماہا نے بچوں والا منہ بنایا۔۔

آزر نے اشارے سے فلائنگ کس کی ۔

ماہا نے شرما کر پلکیں جھکا لیں۔۔۔

آزر ماہا کے شرمانے پر دل و جان سے فدا ہوا تھا آگے بڑھ کر آزر نے ماہا کے ماتھے کو چوما۔۔

اوئے آزر کیا کر رہا ہے تو یار حماد بنا دستک دیے ماہا کے روم میں آگیا۔۔

او میں نے کک کچھ نہیں دیکھا قسمے حماد نے فوراً اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

آزر فورا ماہا سے دور ہوا اور ماہا شرما کر ٹیرس پر چلی گئی۔۔

تجھے تو میں بتاتا ہوں نا سالے ہمیشہ غلط وقت پہ ہی انٹری مارنا تو آزر حماد کی طرف مڑا اور ایک مکا اسکے پیٹ میں مارا۔۔

آہ ہ مجھے کیا پتا تھا تو رومینس کر رہا ہے یہاں حماد نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

بکواس نا کر زیادہ آزر نے غصے سے حماد کو دیکھا۔۔

اچھا یار باہر آجا مولوی صاحب آگئے ہیں اور دادی بلا رہی ہیں حماد نے آزر سے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔۔

ماہا ہم رات میں کنٹینیو کرینگے اوکے آزر نے زور سے کہا تاکہ ماہا سن کے اور وہ بھی کمرے سے باہر نکل گیا

آزر اور ماہا کے نکاح سے پہلے عبید اور پریشے کا نکاح دوبارہ ہوا بڑوں کی موجودگی میں اسکے بعد آزر اور حماد کا نکاح ہوا۔۔

شام میں عبید اور پریشے کی مہندی کا فنکشن تھا شاہ ولا کا لان ہی اتنا بڑا تھا کہ کسی ہال کی ضرورت نہیں تھی۔۔

لان کو ولید اور آزر نے مل کر سجوایا تھا حماد نے خوب صورت سا اسٹیج بنوایا تھا جو کہ پریشے اور عبید کیلیے تھا۔۔

یار ہماری شادی بھی عبید بھائی کے ساتھ کر دیتے حماد نے آزر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

ہاں یار بس اب کیا کریں ہم بچارے غریب آزر نے بھی حماد کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

یہ تم دونوں کیا باتیں کر رہے ہو ولید سارا انتظام مکمل کر کے حماد اور آزر کے پاس آیا۔۔

کچھ نہیں یار میں یہ سوچ رہا ہوں کے عبید بھائی شادی کے بعد اکیلے لندن کیوں جارہے ہیں ؟ پری کو بھی لے جائیں آزر نے بات گھمائی۔۔

ہاں یار یہ بات تو میں نے بھی سوچی ہی پر اب عبید بھائی کی جو مرضی ولید نے بھی آزر کی بات سے اتفاق کیا۔۔

ہاں اگر میری بیوی کو مجھے یوں چھوڑ کر جانا پڑے تو میں تو بلکل بھی نا جائوں حماد نے فوراً کہا۔۔

ہاں تمھیں تو فیوچر بیسٹ جوڑو کا غلام ہونے کا اوارڈ ملے گا ولید نے کہا اور آزر نے اسکی بات پر قہقہ لگایا اور حماد جل کر رہ گیا۔۔

حماد بھائی اور آزر بھائی آپ کو ماما بلا رہی ہیں زونی حماد اور آزر کو بلانے آئی تھی۔۔

ڈارک گرین لہنگے چولی پر کھلے بال اور میک اپ کے نام پر ہلکی سی لالی اور لائٹ پنک لپ اسٹک میں زونی ولید کے دل کو دھڑکا رہی تھی۔۔

اچھا چلو چلیں حماد نے کہا اور آزر اور زونی بھی ساتھ جانے لگے۔۔

زونی یار میری ایک شرٹ پریس کردو میری بہن مریم میڈم مایوں میں بیٹھ گئی ہیں مجھے تو یہی لگ رہا ہے ولید نے پیچھے سے کا لگائی اور حماد مریم کے نام سے مسکرایا۔۔

اچھا میں کر دیتی ہوں آپ نکال دیں زونی حماد اور آزر کو چھوڑ کر ولید کے کمرے کی طرف جانے لگی ولید بھی انکے پیچھے پیچھے اندر آگیا تھا۔۔

زونی جب ولید کے کمرے میں آئی تو ولید شرٹ لیس تھا

زونی نے فوراً اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

ولید اسکے اس طرح شرمانے پر مسکرایا۔

آپ نے مجھے بلایا تھا زونی نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا۔۔

جی بلایا تھا یہ شرٹ پریس کرنی ہے ولید نے شرٹ آگے نہیں بڑھائی۔۔

کہاں ہے ؟ زونی نے چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہی سوال کیا۔۔۔

آنکھوں سے ہاتھ ہٹاؤ گی تو نظر آئے گی نا ولید نے اپنی مسکراہٹ قابو کی۔۔

نہیں آپ کے پاس کپڑے نہیں نا زونی نے بچوں کی طرح کہا۔۔

ارے میرے پاس کپڑے ہیں بہت سارے ہیں چاہو تو الماری دیکھ لو ولید نے زونی کو تنگ کیا۔۔۔

ولی مت کریں نا زونی اب زچ ہوئی تھی۔۔

ولید آگے بڑھا اور زونی کو اپنے حصار میں لیا اور زونی کی سانسیں اپنے سینے پر محسوس کرنے لگا۔۔

ولید نے ایک ہاتھ سے زونی کے دونوں ہاتھوں کو چہرے سے ہٹایا مگر زونی کی آنکھیں بند تھیں۔۔

آنکھیں کھولو جانِ ولی ولید کے کہنے پر زونی نے آنکھیں کھولی مگر ولید نے سینے کو دیکھ کر آنکھیں پھر سے بند کرلیں۔۔۔

ہاہاہا ولید نے ایک قہقہ لگایا اور زونی کے لبوں پر جھکا زونی نے بھی چھڑوانے کی کوشش نہیں کی کیوں کے ڈیڑھ سال کی دوری کے بات زونی نے ولید کا اور ولید نے زونی کا لمس محسوس کیا تھا۔۔

ولید نے زونی کو اپنی بانہوں میں بھرا اور ایک ہاتھ سے دروازہ لاک کیا اور زونی کو بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔

اور خود زونی پر جھک گیا۔۔

ولید نے پہلے زونی کے لبوں سے اپنی پیاس بجھائی اور پھر اسکی گردن پر اپنے ہلکے سے دانت گاڑے اور زونی تو اس پر بھی کراہ گئی۔۔۔

سس زونی کی آواز نکلی۔۔

بہت نازک ہو تم زونی پتا نہیں شادی کی رات کو میری شدتیں کیسے برداشت کروگی ولید نے زونی کی اگلے گلے کی ڈوری کھولی اور اسکے دل کے مقام پر اپنے لب رکھ دیے زونی تو تڑپ ہی اٹھی تھی اسکے سلگتے لبوں کی قربت پر۔۔

زونی پتا ہے میں ہر رات تکلیف میں رہا ہوں دل چاہتا تھا بس تم ہو میں تمہیں محسوس کرو ولید نے زونی کے کان میں سرگوشی کی زونی نے ولید کے سینے میں اپنا سر چھپا لیا ۔۔

تھوڑی دیر بعد ولید زونی سے اٹھا اور زونی کی کھلی ہوئی ڈوری کو باندھا زونی آنکھیں بند کیے ہی لیٹی تھی۔۔

ولید کو زونی پر بیت پیار آیا مگر اس وقت اسے خود پر قابو رکھنا تھا۔۔

ولید نے آرام سی زونی کو بٹھایا اور پھر اسکے گالوں کو چوما۔۔

آئی لو یو سو مچ زونی ولید نے پھر سے سرگوشی کی زونی نے آنکھیں کھولی تو ولید اپنی شرٹ پہن رہا تھا

۔۔

آپ کی شرٹ پریس تھی تو آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں کہا ؟ زونی نے سوال کیا۔۔

تو ویسے آپ آجاتی ؟ ولید نے بھی سوال کیا۔۔

اچھا میں جارہی ہوں آپ بھی آجائیں زونی سے شرم کے مارے بولا بھی نہیں جارہا تھا جلدی سے کہا اور ولید کے کمرے سے نکل گئی۔۔

ولید مسکرایا اور اپنے بال برش کرنے لگا۔۔

زونی پری کے کمرے میں آئی تو وہ شیشے کے سامنے تیار کھڑی تھی۔۔

پیلے لہنگا چولی پر گرین کا کنٹراس اور بیوٹیشن کا سادگی سے کیا ہوا میک اپ جس میں اسکی بڑی بڑی آنکھیں واضح تھیں زونی تو ایک پل کیلیے اسے دیکھتی ہی رہ گئی ماشاء اللہ زونی نے کہا اور پری کا دوپٹہ پن کرنے میں مدد کرنے لگی۔۔

عبید کمرے میں آیا تو پری کو دیکھ کر رک گیا وہ اس وقت اسے ایک اپسرا ہی لگ رہی تھی

زونی بچے آپ کو ماما بلا رہی ہیں عبید نے زونی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

اچھا بھائی پھر آپ بھابی کا دوپٹہ سیٹ کرلینا زونی کہہ کر باہر نکل گئی۔

عبید آہستہ آہستہ پری کے قریب ہورہا تھا اور پری کی دھڑکنیں بڑھ رہی تھیں۔۔

عبید نے پری کا آدھا پن کیا ہوا دوپٹہ پوری طرح اتارا۔۔

پری سوالیہ نظروں سے عبید کو دیکھنے لگی۔۔

عبید نے پری کی بیک زپ کھولی اور پری کا رخ دیوار کی طرف کردیا پری تو عبید کی اس حرکت پہ ششدر ہی رہ گئی۔۔

عبید نے پری کی کمر پر اپنے لب رکھ دیے تو پری نے آنکھیں بند کر لی۔۔

عبید نے پری کا رخ اپنی طرف کیا پری کے چہرے پر حیا کی لالی تھی عبید زیرِلب مسکرایا اور اسکے ہونٹوں سے اپنے ہونٹوں کو مس کیا پری نے عبید کی قمیض کا مٹھیوں سے جکڑ لیا۔۔

عبید کی کاروائی میں شدت آگئی وہ پری کی لگی ہوئی لپ اسٹک بھی مٹا گیا۔۔

عبید پیچھے ہوا تو پری کی لپ اسٹک مٹ چکی تھی پہلے پری نے شیشے میں دیکھا اور پھر عبید کی طرف دیکھا۔۔

آپ بہت گندے ہیں میری ساری لپ اسٹک کھا گئے پری نا معصوم بچوں والا منہ بنایا۔۔

عبید نے پری کو خود میں بھینچ لیا اور اسکی گردن میں اپنا منہ چھپا لیا۔۔

پھر آہستہ سے پری کو خود سے علیحدہ کیا اور پھر سے اسے گھما کر دیوار سے پن کیا پری کی کمر پر اپنی شدتوں کے نشان دیکھ وہ مدہم سا مسکرایا اور آرام سے اسی مقام پر اپنے لب رکھ دیے پھر پری کی زپ کو بند کیا اور پری کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

پری نے نظریں جھکائی ہوئی تھی گال شرم کی وجہ سے لال ہورہے تھے۔۔

عبید نے پری کے گالوں کو چوما نو کہ کھلے ہوئے گلاب کی مانند تھے۔۔پھر عبید نے پری کو دوپٹہ سیٹ کیا اور سامنے پڑی ہوئی لپ اسٹک پری کے ہونٹوں پر لگائی اور پھر سے اسکے لبوں پر جھک گیا تھوڑی دیر بعد اٹھا تو لپ اسٹک پھر سے مٹ چکی تھی پری نے اب عبید کو دیکھ کر منہ بسورا

ہاہاہاہا عبید نے قہقہ لگایا اور پری سے کہا یار یہ ظلم نا کرے آپ کی لپ اسٹک بہت ٹیسٹی ہے میرا دل کرتا ہے آپ کے ہونٹوں کو ہی کھا جائوں عبید نے پری کے لپس پر چکی کی اور سر میں ہاتھ پھیرتا واشروم میں چلا گیا۔۔

پری نے اپنی رکیں سانسیں بحال کی اور لپ اسٹک کی جگہ ہلکی سی گلوز لگا لی اتنے میں زونی ،ماہا اور مرحا اسے مہندی کیلیے لینے آگئی۔۔

ان سب کی باتوں کا شور سن کر عبید باہر آیا۔۔

یہ اتنا شور کس چیز کا ہے ،؟ عبید نے زونی کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔۔

وہ بھائی بھابھی کو لے کر نیچے جانا ہے نا زونی نے جواب دیا اور پری کو لیجانے لگی۔۔

آپ سب جائیں میں ان کو لے کر آتا ہوں عبید نے آرام سے لہجے میں کہا تینوں چپ چاپ کمرے سے نکل گئی کسی کی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ عبید سے کچھ کہتی البتہ پری نے پوری کوشش کی مگر عبید کی نظروں سے ڈر کر چپ ہوگئی۔۔

سب کے جانے کے بعد عبید دوبارہ پری کے قریب آیا۔۔

آپ کس مجھ سے بھاگنے کا بہت شوق ہے عبید نے ہاتھ باندھ کر سوال کیا۔۔

ننن نہیں ای ایسی بب بات نہیں پری نہ ہکلا کر جواب دیا۔۔۔

بس رہنے دیں مس پریشے شاہ اور ویسے بھی ولیمے کے بعد میں لندن چلا جائوں گا اور آپ کا دور رہنے کا شوق بھی پورا ہوجائے گا عبید نے غصے سے کہا۔۔

نہیں میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا پری کی آنکھیں پھر سے نم ہوگئ۔۔

اچھا چپ ہو جائیں عبید نے پری کو اپنے گلے لگا کر پیار سے تھپکایا۔۔

اور ڈریسنگ ٹیبل سے لپ اسٹک اٹھا کر پری کے ہونٹوں پر لگائی اور پری کا ہاتھ پکڑ کر اسے اسٹیج تک لے آیا۔۔

انکی انٹری پر سب نے ہوٹنگ کی پری کے ہاتھ کانپ رہے تھے عبید نے یہ محسوس کیا اور پری کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔۔

چلو بھئی ڈھول لے کر آئو زونی نے حماد کو دیکھ کر کہا۔۔

جو حکم آپ کا حماد ڈھول لے کر آیا۔

سب سے پہلے حماد نے شروعات کی :

چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی روڈ صفا کیتا

تیریاں مرضاں نے میرا جینا تباہ کیتا۔۔۔

واہ واہ کی گونج ہر طرف سے اٹھی حماد نے کالر جھاڑ مریم کی طرف دیکھا۔

مریم نے منہ بسور کر ٹپہ گایا

چھلا میرا جی ڈھولا

سڑکاں تے کولے نیں

جیہڑے تساں ٹپے گائے

اساں پیراں وچ رولے نیں۔۔

واہ بھئی مریم زونی نے مریم کی تعریف کی

مریم نے حماد کی طرف اس انداز سے دیکھا جیسے جتا رہی ہو ہننہہ تم کیا چیز ہو

اب آزر نے ٹپہ گایا

" کوئی دروازہ رنگ کیتا

"واہ واہ واہ" حماد نے داد دی

"کوئی دروازہ رنگ کیتا۔

اک دکھ سجناں دا دوجا

مچھراں نے تنگ کیتا"

سب کا زور دار قہقہہ گونجا

اب پھر سے حماد نے ڈھولک لے کر ٹپہ شروع کر دیا

چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی اڈدے باز ہوندے

ہر چیز بری لگدی جدوں سجن ناراض ہوندے"

سب نے مل کر پھر سے حماد کو داد دی

اب علی نے ٹپہ شروع کیا ورنہ حالات دیکھ کر لگتا تھا آج حماد ہی گانے گائے گا

چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی روڈ صفا کیتے

اک تیرے درشن لئی لکھاں سجدے ادا کیتے

علی نے مسکراتی نظروں سے مرحا کو دیکھا۔

اوہ بھئی علی کمال کردیا آزر نے علی کے کندھے پر ہاتھ رکھا

مریم نے علی سے ڈھول کھینچا اور ٹپہ شروع کیا

چھلا میرا جی ڈھولا

سڑکاں تے روڑی آ

توڑ کے دل ساڈا کیڑی دولت جوڑی آ"

مریم نے بھوئیں چڑہا کر حماد کی طرف دیکھا

چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی انڈہ فرائی کیتا

تیرے نخریاں نے ساڈا بی پی ہائی کیتا "

حماد نے بغیر ڈھول کے ٹپہ گایا۔

حماد بس کردے یہ عاشقی اب کسی اور کو بھی موقعہ دے

آزر نے حماد کے کان میں سرگوشی کی۔

اوئے دور ہٹ ویسے بھی مریم مجھ پہ بہت شک کرتی ہے حماد نے آزر کو دور کرتے ہوئے کہا تو سب بڑوں اور ینگ پارٹی نے قہقہ لگایا اور مریم نے نظریں جھکا لیں

ولید جو کب سے خاموش بیٹھا تھا اس نے ٹپہ شروع کیا

ہٹیاں اتے روں ماہیا

شوق نال وک جاواں جے بولی لاوے توں ماہیا"۔۔

زونی نے ولی کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا تو زونی فوراً نظریں جھکا لیں

اب کی باری میری زونی نے مریم سے ڈھول لیا اور بجانا شروع کیا

چھلا میرا جی ڈھولا

چڑی اڈ گئی ملوکاں تو

اوناں نال یاری کی لانی

جہیڑے ڈردے نے لوکاں تو"

زونی نے نظریں گھما کر ولی کو دیکھا اور ڈھول مرحا کو دے دیا

مرحا کب سے علی کی نظروں کے حصار میں تھی

مرحا نے ٹپہ شروع کیا

چھلا میرا جی ڈھولا

تھالی وچ پا پستہ

میرے کولو کی منگدا

میری ماں کولو منگ رشتہ"

مرحا نے علی کی طرف دیکھا اور پھر سب کی طرف جو خاموشی سے مرحا کا ٹپہ سن رہے تھے سب نے ایک جاندار قہقہ لگایا تو مرحا سٹپٹا گئی اور ڈھول ماہا کی طرف بڑھایا

ماہا نے مرحا سے ڈھول لیا اور آزر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

چھلا میرا جی ڈھولا ،

کوئی تندوری تائی ہوئی اے۔۔۔

اک ماہی اونچ کو جا ،

تھی وی بنائی ہوئی ا۔"

ماہا نے ٹپہ مکمل کیا اور آزر کو کن اکھیوں سے دیکھا جو اسے آئبرو اچکا کر دیکھ رہا تھا سب نے پھر سے قہقہ لگایا۔۔

اب علی نے ڈھول پکڑا اور مرحا کی طرف دیکھ کر گانا شروع کیا چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی کوٹھے اتھے بوٹی اے

لوکاں دے ویاہ ہو گئے!

ساڈی منگنی وی او کھی اے" اور دہائی دینے والے انداز میں آسمان کی طرف دیکھا۔

تو ولید نے علی کے سر پر چپت لگائی علی مسکرا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

پری نے جب سب کو مگن پایا تو ٹپہ شروع کیا عبید اور سارے پری کی طرف متوجہ ہوئے۔

چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی سڑک تے موڑ آیا

تحفے درداں دے ڈھولا دیون توڑ آیا"

پری نے عبید کی طرف دیکھتے ہوئے ٹپہ مکمل کیا

اوئے ہوئے سب طرف سے ہوٹنگ ہوئی

پری نے شرما کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیے تو عبید بھی زیر لب مسکرایا۔

عبید نے بھی ٹپہ گایا

چھلا میرا جی ڈھولا کوئی ساوے انگور کھاساں

سجنا نے اکھ بدلی ٹر وطناں تو دور جاساں "

عبید نے جب ٹپہ مکمل کیا تو پری نے نم آنکھوں سے عبید کو دیکھا اور اپنی نظریں جھکا لیں

اچھا اب بس کردو اب رسم شروع کرتے ہیں نور بیگم نے ساری ینگ پارٹی سے کہا اور ڈھول بجانا بند ہو گیا۔۔

پھر سب بڑوں نے رسمیں کی اور پھر ینگ پارٹی نے مرحا کے ساتھ رسم کرنے والا کوئی نہیں تھا اس لیے وہ کھڑی رہی۔۔

ارے مرحا تم بھی تو کرو رسم زونی نے مرحا کو اکیلے کھڑا دیکھ سوال کیا۔۔

مگر میں اکیلی ؟ مرحا نے سوالیہ نظروں سے زونی کو دیکھا۔۔

ہم بھی تو اکیلے ہیں دونوں مل کر کرلیتے ہیں علی تو جیسے اسے موقعے کی تلاش میں تھا فوراً بول پڑا۔۔

ہاں یہ صیحح ہے چلو مرحا تم بھی رسم کرلو مرحا نے علی کے ساتھ مل کر ہی رسم کی۔۔۔
مہندی کا فنکشن ختم ہوا تو سب تھک ہار کر اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

ماہا ابھی فریش ہوکر آئی تو اسکے کمرے میں اندھیرا تھا۔۔
یہ لائٹ کیسے چلی گئی ماہا ڈر گئی اتنے میں اسے عجیب سی آواز آئی۔
ہاہا میں ماہا کو لینے آیا ہوں ماہا مزید ڈر گئی اور رونے لگی دیکھو تم جو بھی ہو نا پلیز مجھے چھوڑ دو میں تمہیں اپنی ساری چاکلیٹ بھی دے دونگی اور مرحا کی بھی دے دونگی بس مجھے چھوڑ دو ماہا اب زور سے رو رہی تھی۔۔
اللہ جی پلیز آزر آجائیں ماہا نے آزر کا پکارا اور وہ تو اسی انتظار میں تھا فوراً سے اس نے لائٹ آن کی ماہا نے جب آزر کو دیکھا تو بھاگ کر اسکے گلے لگ گئی۔۔
آپ کس پتا ہے آزر ابھی مجھے کوئی لینے آیا تھا ماہا کی رو رو کر ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔۔
اچھا کسکی اتنی ہمت ہوئی کے مسز آزر شاہ کو لینے آئے آزر نے ماہا کو بہلایا۔۔
پتا نہیں کون تھا اور آپ کیسے آئے ماہا نے سوچا اور جب اسے لگا کے وہ خود بے وقوف بن گئی ہے تو اس نے آزر کے سینے پر مکوں کی برسات شروع کر دی۔۔
آزر آپ بہت گندے ہیں گندی گندی حرکتیں کرتے ہیں مجھے ڈراتے بھی ہیں اگر ابھی آپکی ماہا مر جاتی تو ماہا ابھی بات مکمل کرتی کہ آزر آرام سے اسے اٹھا کر بیڈ پر لے آیا اور لائٹ آف کر دی۔۔۔
ساری رات وہ ماہا کو اپنی محبت میں بھگوتا رہا

☆☆

نور بیگم کے حکم پر پریشے کو مرحا کے کمرے میں بارات تک شفٹ کر دیا عبید اپنے کمرے میں آیا تو اسے خاموشی چبھنے لگی ویسے تو عبید اور پریشے میں زیادہ بات نہیں ہوتی تھی مگر پریشے کے موجودگی میں عبید کو ایک سکون ملتا تھا مگر اب وہ بے چین تھا۔۔

عبید فریش ہوکر آیا تو نظریں بیڈ پر گئی مگر وہاں کوئی نہیں تھا عبید نے نگاہیں پھیر لی اور تازی ہوا لینے کیلیے ٹیرس پہ چلا گیا

محبت کو امر کرنا ہے تو اس شخص سے بچھڑ جاؤ

جسے چاہت کی آخری حد تک چاہتے ہو...

اس جدائی کا ایک اپنا ہی حسن ہے.

اس جدائی کی میٹھی میٹھی کسک

زندگی کے آخری لمحوں تک ساتھ رہتی ہے..

چاندنی راتوں میں وہ شخص یاد آتا۔

. موسم کی پہلی رم جھم میں اس شخص

کی حسین یاد ساتھ رہتی ہے...

جب بھی محبت کے گیت بجتے ہیں نا تو

آنکھیں بند کرنے پر اسکا چہرہ سامنے آجاتا ہے...

بہاروں کے موسم میں اسکی خوشبو

ہمارا تعاقب کرتی ہے...
یہاں تک کہ وہ ایک لمحہ بھی ہمارے دل و دماغ
سے جدا نہیں ہوتا.... ہر وقت سائے کی
طرح ساتھ رہتا ہے... اس سے محبت کرنے
کے لئے ہمیں اسکی ضرورت ہی نہیں رہتی
محبت کو امر کرنا ہے نا تو ہجر اوڑھ لو۔۔۔
سگریٹ پیتے ہوئے عبید خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔۔
ہمیں کچھ عرصے کا ہجر منظور ہے مگر عمر بھر کی جدائی نہیں عبید کی آنکھوں سے ایک ننھا انسو کا قطرہ اسکے ہاتھ کی پشت پہ گرا کون جانتا تھا اسکی کیا مجبوری ہے جو وہ اپنے منپسند شخص سے دوری قبول کر رہا تھا
اگلے دن صبح صبح سب اٹھ گئے بارات کا فنگشن تھا۔۔
سب تیاریوں میں مصروف تھے اتنے میں زامن شاہ نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔
امی ! زامن شاہ نے ماں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔
جی امی کی جان کہو نور بیگم نے پیار سے آزم شاہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔
امی بزنس آج کل تھوڑا لاس میں جارہا ہے اور آج کا بارات کے فنگشن میں کافی خرچا ہوجائے گا آزم شاہ نے بات اُدھوری چھوڑی۔۔

آگے کہو آزم کیا کہنا چاہتے ہو اتنے میں اذلان شاہ اور اہاد شاہ بھی نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوئے۔

سب سلام کر کے نور بیگم کے پاس بیٹھ گئے۔۔

آزم بات مکمل کرو نور بیگم نے آزم شاہ کی طرف دیکھا۔۔

تو امی میں چاہتا ہوں ایک فنکشن میں تینو کی بارات کر دیتے ہیں آزم شاہ کا اشارہ نور بیگم سمجھ چکی تھی تو آذلان شاہ کی طرف دیکھا۔۔

اذلان کیا کہتے ہو تمہارے دونوں نکمے بیٹے یہ زمیداری اٹھا سکتے ہیں؟ نور بیگم نے اذلان شاہ سے سوال کیا۔۔

امی جب دونوں پہ زمیداری پڑے گی تو ٹھیک ہو جائیں گے اور ابھی تو ویسے بھی وہ پڑھ رہے ہیں اور مجھے انکی بارات میں کوئی مسئلہ نظر نہیں آتا اذلان شاہ نے نور بیگم کو مطمئن کیا۔۔

کیا کہتے ہو اہاد ؟ نور بیگم نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے سے کہا۔۔

امی مجھے کوئی اعتراض نہیں گھر کے بچے ہیں اہاد شاہ نے پیار سے نور بیگم کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔۔

بارات کا فنگشن اذلان شاہ کے دوست کے ہال میں رکھا گیا تھا۔۔

ہال بہت بڑا اور شاندار تھا تینوں کپلس کیلیے الگ الگ اسٹیج تھا۔۔۔

ایک اسٹیج پر عبید شاہ دوسرے پر حماد شاہ اور تیسرے پر آزر شاہ برجمان تھے حماد اور آزر کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا اور خوشی دونوں کے چہروں سے جھلک رہی تھی۔۔

نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا بس رخصتی کرنا باقی تھی۔۔۔

پری کی انٹری سب سے پہلے ہوئے سب کی نظریں پری پر تھی جو زینب شاہ کے ساتھ ننھے ننھے قدم لیتی آگے بڑھ رہی تھی

لال شرارے میں ملبوس وہ دل دھڑکانے کی حد تک عبید کو خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

لال شرارے پر گولڈن کام کیا ہوا اور نفاست سے کیا ہوا میک اپ میں پریشے شاہ واقعی پری معلوم ہو رہی تھی عبید نے ہاتھ آگے بڑھایا اور پری کو سٹیج پر چڑھنے میں مدد دی پری نے ڈر سے کانپتے ہوئے ہاتھ عبید کی ہاتھ میں دے دیے

پری کی انٹری کے بعد

مریم کی انٹری ہوئی۔۔

مہرون لہنگا چولی مہندی سے بھرے ہوئے ہاتھ اور خوبصورتی سے کیا ہوا میک اپ پل میں حماد کو اپنے حصار میں لے گیا۔۔

حماد یک ٹک مریم کو ہی دیکھ رہا تھا اتنے میں آزر کی آواز آئی اوئے گھر جاکر دیکھ لینا تیری ہی ہے آزر کی آواز کے بعد سب نے ہوٹنگ کی تو حماد ٹرانس سے واپس آیا مریم آنکھیں سکیڑ کر اسٹیج سے نیچے ہی کھڑی تھی حماد نے ہاتھ آگے بڑھا کر مریم کو اوپر چڑھنے میں مدد دی

سب سے لاسٹ میں ماہا کی انٹری ہوئی عروسی لباس میں وہ معصوم سی بہت خوبصورت لگی تھی آزر کو آزر نے ہاتھ آگے بڑھایا اور اسے اوپر چڑھنے میں مدد دی۔۔

ہال میں سب نے مل کر کپل ڈانس کیا جب عبید اور پریشے کی باری آئی تو عبید نے پریشے کو دیکھا جو اپنی انگلیاں چٹخانے میں مصروف تھی عبید کو اس لمحے اپنے دل کے بہت قریب لگی بے ساختہ وہ جھکا اور پری کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی سب کی ہوٹنگ ہوئی پری یک ٹک عبید کو ہی دیکھتی رہی عبید نے آنکھ ماری تو اس نے فوراً نظریں جھکا لیں ہال سے رخصتی ہوئی ماہا آزم شاہ کے گلے لگ کر روئی اور مریم اھاد شاہ کے حالانکہ رخصت ہو کر انہوں نے اسی گھر میں رہنا تھا پھر بھی بے ساختہ وہ روئی تھیں جب کے پری کی آنکھوں میں ٹھاٹھے مارتا سمندر تھا وہ کسی سے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی ازلان شاہ نے پری کی آنکھوں کو دیکھا تو انہوں نے آگے بڑھ کر پری کو گلے لگا لیا۔۔

تایا ابو بابا !! پری کی زبان سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے بس رونا آرہا تھا

پری آپ میری بیٹی ہیں اور آپ آئندہ سے مجھے بابا کہیں گی اوکے ؟ازلان شاہ نے پری کے سر پر بوسہ دیا..

پری نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ہاں تو بھئی داماد جی ہماری بیٹی کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نا آئے ازلان شاہ عبید شاہ سے مخاطب ہوئے۔

عبید نے ایک آئبرو آچکا کر ازلان شاہ سے لپٹی ہوئی پری کو دیکھا۔۔

جی بابا نہیں بلکے سسر جی آپ کا حکم سر آنکھوں پر عبید نے مسکرا کا ازلان شاہ کو جواب دیا

شاہ ولا میں آکر تینوں دلہنوں کو انکے رومز میں پہنچا دیا گیا۔۔

پری عبید کو کمرے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی حالانکہ وہ پہلے بھی اسی کے کمرے میں رہ رہی تھی مگر آج وہ پورے حق سے وہاں موجود تھی۔۔

عبید جب کمرے کی طرف بڑھا تو زونی اور مرحا کو دیکھ کر رکا۔۔

زونی بچے آپ کیا کر رہی ہیں تھک گئی ہوونگی آرام کریں اپنے کمرے میں جاکر عبید زونی کی طرف متوجہ ہوا۔۔

نہیں بھائی ہم نہیں تھکی نیگ لیتے ہوئے بھی کوئی تھکتا ہے بھلا ؟ مرحا نے فوراً جواب دیا۔۔

مرحا بچے کیسا نیگ ابھی تو ہال میں آپ کو پیسے دیے ہیں پھر سے مانگنے آگئے ؟ عبید نے آئبرو اچکا کر مرحا سے پوچھا۔۔

مرحا ہونکوں کی طرح منہ کھولے عبید کو دیکھ رہی تھی۔۔

بھائی وہ دودھ پلائی تھی جلدی سے پیسے دیں ابھی حماد بھائی اور آزر بھائی کا راستہ بھی روکنا ہے زونی نے جھٹ سے کہا۔۔

اچھا اچھا کتنے پیسے چاہیے ؟ عبید نے زونی اور مرحا سے پوچھا۔۔

بیس ہزار مجھے اور بیس ہزار مرحا کو زونی نے فوراً کہا۔۔

اتنے پیسوں کا کیا کرینگے آپ لوگ ؟ عبید نے سوال کیا۔

زونی مجھے لگتا ہے پری بھابھی سو گئی ہونگی ہم بھی ان کے پاس چلے جاتے ہیں مرحا نے زونی کے کان میں کہا مگر اتنے زور سے کہ عبید نے بھی سن لیا۔۔

ہاہاہا آپ بہت تیز ہیں عبید نے پیسے نکالے اور مرحا اور زونی کو تھما کر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔

پری نے واقعی آنکھیں بند کر لی تھیں عبید کو خود پر غصہ آیا کہ کاش میں بحث نا کرتا عبید نے سوچا اور الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگا پری کی آنکھ کھلی تو اٹھ کر عبید کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔۔

آپ کیا ڈھونڈ رہے ہیں ؟ پری نے عبید کے پیچھے کھڑے ہوکر سوال کیا۔۔

پریشے شاہ کو رکھا تھا چھپا کر منع بھی کیا تھا کہیں مت جانا میں جلدی آئونگا اور ابھی مل نہیں رہی عبید نے اپنی ہنسی دبا کر سوال کیا۔۔

عبید پری نے ناراضگی سے کہا۔

جی عبید کی جان عبید جیسے ہی پیچھے مڑا پری اسکے بلکل قریب تھی سوئی سوئی آنکھیں بھرے بھرے گال مٹا مٹا میک اپ عبید کو اپنا دل قابو کرنا مشکل لگا اور اس نے اپنے دل کے کہے پر ہامی بھر لی اور پری کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا آرام سے پری کی ساری جیولری اتاری اور پھر پائوں سے پائل اسے اتارنے کے بعد عبید نے پری کے پائوں پر اپنے لب رکھ دیے پری تو گھبرا ہی گئ تھی پل میں تولا پل میں ماشہ انسان کو دیکھ کر عبید پری کے قریب آیا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی اور فریش ہونے چلا گیا پری وہیں بیٹھی اسکا انتظار کرنے لگی۔۔

آذر زونی اور مرحا کو مکمل اگنور کرنے اپنے کمرے کا دروازہ کھولنے لگا۔۔

او ہیلو بھائی ہم بھی ہیں !!! زونی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔

میں پکا کوئی چیز نہیں کھا رہا ورنہ تم لوگوں کو حصہ ضرور دیتا آزر نے مرحا اور زونی کی طرف دیکھا ۔۔۔

بھائی آپ بھی کیا عجیب باتیں کر رہے ہیں ہمیں پیسے چاہیے!!! مرحا نے آزر کو گھور کر دیکھا۔۔

ہیں کس لیے ؟ کس خوشی میں ابھی ہال میں لوٹا کے آپ لوگوں نے ہم تین معصوموں کو آزر نے زونی اور مرحا کو دیکھا۔۔

بھائی ٹھیک ہے اگر آپ نہیں دیتے تو میں ماہا آپی کو پاس جارہی ہوں مرحا نے یہاں بھی عبید پہ آزمائی ہوئی ٹرک آزمائی۔۔

ہاں تم چلی جائو میں بعد میں آجاتا ہوں کہہ کر آزر مڑنے لگا۔۔

نہیں بھائی آپ جائیں مگر ہمیں پیسے دی دے زونی نے گیم ہاتھ سے نکلتے دیکھ معصوم چہرہ بنایا اور دور کھڑے ولید کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

اچھا اچھا اب ایسے منہ نا بنائو آزر نے کہہ کو پیسے زونی اور مرحا کو دے دیے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

ماہا کب سے بیٹھی آزر کا انتظار کر رہی تھی آزر کا اندر داخل ہوتا دیکھ اسے کل کی رات یاد آئی تو اس نے نظریں جھکا لیں اور گال بلش کرنے لگے آزر ماہا کے پاس بیڈ پر بیٹھا اسے دیکھنے میں مصروف ہوگیا۔۔

حماد نے دور سے ہی دونوں وارداتیوں کو دیکھا اور پیچھے پلٹنے لگا مگر پیچھے ولید کھڑا تھا۔۔۔

کہاں ہاں کہاں کی تیاری ہے ؟ ولید نے ہاتھ باندھ کر سوال کیا۔۔

میں کھڑکی سے جانے کاارادہ رکھتا ہوں حماد نے جلدی سے جواب دے کر وہاں سے نکلنا چاہا۔۔

چچچ کیسے بھائی ہیں پیسے ہی نہیں دیتے بیچاری معصوم بہنوں کو ولید نے حماد کو غیرت دلانی چاہی
--
بات سنو میرے پاس فضول کے پیسے نہیں ایک تو ماما بابا سے مشکل سے پوکٹ منی ملتی ہے اور وہ پیسے میں ان وارداتیوں کا دے کر ضائع تو نہیں کرونگا حماد نے مڑ کر کہا یہ جانے بغیر کہ ولید کے اشارہ کرنے پر زونی اور مرحا بھی وہاں پہنچ کر اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

زونی اور مرحا نے حماد کی بات پر منہ بنایا۔۔

حماد نے ولید کو غصے سے دیکھا جو بڑی مہارت سے اسے پھنسا چکا تھا۔۔

بھائی آپ دے رہے ہیں یا نہیں ؟ زونی نے کمر پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا اور ولید اسے دیکھتا ہی رہ گیا

اچھا یہ کو جتنے مرضی نکال لو صبح واپس کردیا حماد نے یہ کہہ کو اپنا والٹ زونی کی طرف بڑھایا زونی نے فوراً جھپٹا اور حماد اپنے کمرے میں داخل ہوگیا۔۔۔

اس میں میرا بھی حصہ ہوگا ولید نے زونی سے کہا۔۔

ایو ییی ؟ زونی نے ولید کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

میں نے مدد نہیں کی کیا آپ کی اس نے مرحا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اچھا نا زونی تھوڑے سے پیسے دے دینگے مرحا نے زونی سے کہا۔۔

ہاں چلو کوئی نہیں زونی نے کہا اور حماد کا والٹ کھولا جو کہ خالی تھا مرحا اور زونی خود کہ بیوقوف بن جانے پر بہت پچھتائی۔۔

اب دیکھا تم لوگوں کی نیت ہی خراب تھی ولید نے زونی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔
آپ کی نیت ہی ٹھیک نہیں تھی مسٹر ولید شاہ زونی سے غصے سے ولید کو دیکھا۔۔
نیت تو آپ کو دیکھ کر ہی خراب ہو جاتی ہے ولید نے زونی کے قریب ہو کر کہا تو زونی کا دل دھڑکا
۔۔۔
مرحا تو فوراً وہاں سے بھاگ گئی اور زونی جانے کیلیے پلٹی تو ولید نے اسے آواز دی زرا سنو !!!..
زونی جیسے ہی پلٹی ولید اسے سمجھنے کا موقعہ دیے بغیر اس کے لبوں پر جھکا۔۔
اور اپنی پیاس بجھا کر پیچھے ہوا۔۔
زونی کے شرم کے مارے گال لال سرخ گلاب ہورہے تھے ولید نے ایک بار پھر جھک کر زونی کے گال پر چکی کاٹی۔۔۔
آہ ہ زونی نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا۔۔
یہ لپ اسٹک بہت ٹیسٹی ہے کل بھی لگانا مجھے اس کا ٹیسٹ بہت پسند آیا ولید نے کہا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہاں سے چلا گیا اور زونی بھی شرماتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔
حماد جب اپنے کمرے میں داخل ہوا تو ایک کشن اسکے منہ پر لگا۔۔
واہ کیا نشانہ ہے میری شیرنی !! حماد کو پتا تھا اس کا ویلکم کچھ اسی انداز میں ہو گا۔۔
قریب مت آنا میرے حماد ورنہ!! وہ جو بے حد خوبصورت لگ کر حماد کا صبر آزما رہی تھی حماد کا دل چاہا اسے ابھی اپنی قید میں لے لے مگر اس وقت خاموش ہو کر واشروم میں چلا گیا۔۔
مریم اسکا یوں چلے جانا نظر انداز نہ کر پائی۔۔

کہیں میں نے کچھ زیادہ تو نہیں کر دیا؟ مریم سوچنے لگی تھوڑی دیر بعد حماد باہر آیا اور کاؤچ پر لیٹ گیا۔۔

مریم بھی اسی لباس میں بیڈ پر سو گئی

عبید جب فریش ہو کر آیا تو پری ویسے ہی بیٹھی تھی عبید کو خود پر بہت غصہ آیا سارا دن کام کرنے میں گزرا تھا اور سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

عبید بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لیٹ گیا پری اسے دیکھنے لگی عبید نے آنکھیں بند کی اور اپنے ہاتھوں سے اپنا سر دبانے لگا تھوڑی دیر بعد اسے اپنے ماتھے پر کسی کے نرم ہاتھوں کو لمس محسوس ہوا۔۔۔

عبید نے فوراً آنکھیں کھولی تو پری اسکا سر دبا رہی تھی۔۔۔

پری یہ کیا کر رہی ہو؟ عبید نے پری کا ہاتھ ہٹا کر پوچھا۔۔۔

وہ آپ کے سر میں میری وجہ سے درد ہے نا تو میں۔۔۔پری کی آنکھیں پھر سے برسنے لگی۔۔۔

عبید نے پری کو کھینچا اور اپنے اوپر لٹا دیا نرمی سے اسکے سر میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔

جب تم میرے پاس ہوتی ہو مجھے کوئی درد کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی عبید پری کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔

پری کے آنسوؤں سے عبید کی شرٹ بھیگ رہی تھی۔۔۔

آپ کل جائیں گے؟ پری نے عبید سے روتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ششششش !!! چپ بلکل سو جائو پری عبید نے پری کو پیار سے تھپکی دی۔۔۔

عبید کے سینے پر سر رکھے پری نیند کی وادیوں میں کھو گئی ___________

آزر کو اپنی طرف مسلسل دیکھتا پا کر ماہا گھبرا گئی تھی۔۔۔

سنیں !!! ماہا نے آزر کو آواز دی تو وہ ٹرانس سے باہر آیا۔۔۔

جی ! آزر نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

آپ مجھے ایسے نا دیکھیں ماہا نے اپنے منہ کو ہاتھوں سے چھپایا۔۔۔

کیوں ؟ آزر نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

وہ وہ !!! ماہا سے کہا نہیں جارہا تھا۔۔

وہ کیا ؟ آزر نے ماہا کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

وہ مجھے کک کچھ کچھ ہوتا ہے ماہا نے جلدی سے کہا اور آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔

ہاہاہاہا کیا کیا ہوتا ہے ؟ آزر ماہا کے قریب ہوا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ شدتِ جان سے کانپ گئی اور چہرا بلش کرنے لگا۔۔۔

آزر کو ماہا کا بلش کرنا بہت اچھا لگا۔۔۔

آزر نے آگے ہوکر ماہا کے گرد اپنا حصار قائم کیا ماہا تو شرم کی وجہ سے آنکھیں ہی کھول پا رہی تھی

۔۔۔

آزر ماہا کی حالت سے لطف اندوز ہوکر رہا تھا۔۔۔

آزر نے ماہا کو خود میں بھینچا۔۔۔

اور اسکے نازک پنکھڑی جیسے لبوں کو اپنی قید میں کے لیا ماہا کی آنکھیں پھر بھی بند تھی وہ خود پر آزر کا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

آزر نے ماہا کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر جھک گیا۔۔۔
چاند بھی آزر کی حرکتوں پر شرما گیا اور بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔۔

حماد کی رات کسی پہر آنکھ کھلی تو مریم بیڈ پر سو رہی تھی۔۔
حماد اٹھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا اتنی مشکل سے ان میڈم کے پاس آیا اور یہ حماد نے اپنے دانت کچکچائے اور بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔
مریم دلہن والے کپڑوں میں ہی سو رہی تھی اس کی سانسوں کی مہک حماد کے صبر کو آزما رہی تھی۔۔
حماد آگے ہوا اور مریم کو اپنے گلے سے لگا لیا مریم کی فوراً آنکھ کھلی خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر حماد کا حصار بہت سخت تھا۔۔۔
مریم کافی دیر مزاحمت کرتی رہی بالآخر تھک کر اپنی مزاحمت روک دی حماد مسکرایا اور ور سے اسے خود میں بھینچا اور دونوں ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئے۔۔۔۔

فجر کی آذانیں ہو رہی تھی تو عبید کے آنکھ کھلی آنکھ کھلتے ہی اپنے سینے پر سوئی ہوئی دشمنِ جاں پر گئی۔۔۔۔
عبید نے مسکرا کر پری کا ماتھا چوم لیا اور شدت سے اسے خود میں محسوس کرنے لگا
کیوں کہ اب آنے والا وقت ان دونوں کیلیے ہجر تھا !!!!!

!!!Relax relax Itna door NAHI krti in dono ko

پری کا سر آرام سے اٹھا کر تکیے پر رکھا اور واشروم میں چلا گیا۔۔

فریش ہو کر عبید نے نماز ادا کی۔۔۔

یا اللہ آپ بہت رحیم ہیں میری مشکلات آسان فرمائیں میں کسی کو نہیں بتا سکتا سوائے آپ کے میں اس سے بھی دور نہیں جانا چاہتا جس کو میں آپ سے مانگا ہے مگر میں مجبور ہوں میں نہیں جانتا وہ لوگ کون ہیں !!! جو مجھ پر اور میرے گھر والوں پہ نظر رکھ رہے ہیں یا اللہ میری مشکلات میں تو ہی میری مدد فرما بیشک مدد صرف تیری طرف سے ہے۔۔عبید نے دعا کی اور پھر سے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوگیا۔۔۔

Beshak Har Mushkil Waqat main Humain Allah Ji Sy He Dua Karni chiye

۔۔۔Wo Hamara Rab Hai Or Barha Gahfoor.ur.Raheem hai

عبید نے جاۓ نماز کو طہ کیا اور کبرڈ میں رکھ دیا اور اپنے کمرے سے نکل کر نور بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

نور بیگم معمول کے مطابق قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہی تھیں عبید انکے پاس ہی بیٹھ گیا
نور بیگم نے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اسے چوما اور شیلف پر رکھ دیا۔۔۔
عبید آج صبح صبح کیسے یاد آگئی ؟ نور بیگم عبید کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔
دادی آپ سے اجازت لینے آیا تھا عبید نے نور بیگم کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔۔۔
کس چیز کی اجازت عبید ؟ نور بیگم نے عبید سے سوال کیا۔۔
دادی ایک بہت ضروری کام ہے جس کے لیے مجھے لندن جانا ہو گا۔۔۔
عبید نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔
ٹھیک ہے بیٹا خیر سے جائو نور بیگم نے عبید سے کوئی سوال نہیں کیا وہ جاننا چاہتی تھیں اصل وجہ مگر وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ عبید بہت سمجھدار ہے کچھ غلط نہیں ہو گا۔۔
اللہ حافظ دادی دعا کیجیے گا عبید نے نور بیگم سے اجازت لی اور انکے کمرے سے نکل گیا۔۔۔
نور بیگم نے بھی اسے الوداع کیا اور اپنے رب کے حضور اپنے پوتے کی خیریت کیلیے دعا کی۔۔۔
عبید نے پورچ سے گاڑی نکالی اور شاہ ولا سے نکلا اب اسکا رخ سیدھا فارم ہائوس کی جانب تھا۔۔۔
فارم ہائوس پہنچ کر عبید بڑے بڑے قدم لیتا اس کمرے میں داخل ہوا جہاں احمر شیرانی کو قید کیا تھا
۔۔۔
احمر شیرانی کو اس دن سے اب تک نا کھانے کو کچھ ملا تھا نا ہی اسکے زخموں پر دوا لگائی گئی تھی بس سانسیں بحال تھی۔۔۔
عبید کو احمر شیرانی کو دیکھتے ہی پری کا چہرہ یاد آیا جب وہ ہاتھ کے زخم کی وجہ سے کراہ رہی تھی۔۔۔

حمزہ تم سگریٹ پیتے ہو نا؟ عبید نے حمزہ سے سوال کیا تو وہ چونکا کہ یہ کونسا موقع ہے اس بات کو کرنے کا۔۔۔

جج جی سر حمزہ نے عبید کو جواب دیا۔۔

ایسا کرو دو ہزار سگریٹ جلائو اور دونوں کو اسکے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر رکھ کر ہاتھ بند کر دو اور اتنی تکلیف دو کہ اسکی چینخیں گونجے۔۔۔

عبید کے حکم پر حمزہ نے یہی کیا احمر شیرانی کا ضبط جواب دے چکا تھا اس سے تکلیف برداشت نہیں ہو پا رہی تھی چینخ بھی منہ میں ہی کہیں دب گئیں تھیں۔۔۔

عبید نے ایک زور دار مکا احمر کی کمر پر رسید کیا تو وہ درد سے بلبلا اٹھا عبید نے پسٹل نکالی اور دو گولیاں اس کے سینے سے پار کردی۔۔۔

اور فارم ہائوس میں ہی احمر کو دفنا دیا۔۔۔

احمر شیرانی کو مارنے کے بعد عبید کا اگلا مشن شاہ ولا کی حفاظت تھا۔۔۔

عبید شاہ نے دس گارڈز ہائر کیے اور شاہ ولا کے قریب انکی ڈیوٹی لگا دی مگر یہ خبر کسی کو کانوں کان نہ ہونے کی تاکید بھی کردی

پری کی جب آنکھ کھلی تو کمرے میں کوئی نہیں تھا پری کو عبید کی بات یاد آگئی یہ شادی میں صرف دادی کی وجہ سے کر رہا ہوں اور شادی کے اگلے دن میں لندن چلا جائوں گا

پری اٹھی اور بغیر دوپٹہ لیے نیچے کی طرف بھاگی۔۔

کچن میں زینب بیگم اور زہرا بیگم موجود تھیں۔۔

چا چا چی عب عبید ؟ پری کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

ہمم ہمم پری چاچی نہیں ماما بولو اور عبید کی تو صبح کی فلائٹ سے لندن چلا گیا ہے زینب بیگم نے پری کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

کلک کیا ؟ پری منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔۔

کیا ہوا پری ؟ زینب بیگم نے آگے ہوکر پری کو گلے لگایا اور وہ زور زور سے رونے لگی۔۔۔

ماں عبید مجھے چھوڑ گئے ہیں وہ مجھے بد بد کردار !!

چٹاخ پری ابھی کچھ کہتی مگر زینب بیگم کا ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر پڑا۔۔۔

تم نے سوچا بھی کیسے کہ میرا بیٹا تم سے اتنی کمزور محبت کرسکتا ہے اور تم شاہوں کی اولاد ہو کوئی تو کیا اگر تم بھی اپنے بارے میں ایسے نازیبہ الفاظ استعمال کروگی تو میں تمہیں ایک اور ایسا تھپڑ لگائوں گی زینب بیگم نے یہ کہہ کر پری کو خود میں بھینچ لیا تم میری بیٹی ہو آئندہ ایسا مت سوچنا پری تم ہماری جان ہو زینب بیگم نے پری کے سر پر بوسہ دیا تو وہ پھر سے رونے لگی مگر اب کچھ کہنے کی ہمت دوبارہ نہیں کی تھی زہرا بیگم نے آگے بڑھ زینب سے گلے لگی ہوئی پری کو اپنے گلے لگایا اور زینب بیگم کی طرف غصے سے دیکھا۔۔۔

مجھے معاف کردو پری میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتی تھی مگر زینب بیگم شرمندہ ہوگئ تھیں۔۔۔

ماما ماں اپنے بچوں سے معافی نہیں مانگتی پری نے کہا اور نور بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔۔۔

مریم کی آنکھ کھلی تو وہ حماد کے حصار میں تھی مریم مسکرائی اور اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

حماد نے آنکھ کھول کر مریم کو دیکھا اور اسے خود سے دور کیا اور واشروم میں گھس گیا۔۔۔

آئی ایم سوری ماد مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا مریم پچھلے ایک گھنٹے سے حماد کی منت کر رہی تھی

مریم میں چاہتا تو زبردستی اپنا حق لے سکتا تھا مگر تمہارا لہجہ مجھے میری اوقات بتا گیا حماد نے کہا اور اپنے کمرے سے نکل گیا مریم اپنی گود میں سر دیے رونے لگی۔۔۔

ماہا کی آنکھ کھلی تو آزر پر نگاہ گئی شرم و حیا سے اسکے گال بلش کرنے لگے اور آگے بڑھ کر آزر کے ماتھے کو چوم لیا۔۔۔

ہائے مجھے نہیں پتہ تھا میری بیوی مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے آزر نے خود پر جھکی ماہا کو دیکھ کر کہا تو ماہا فوراً پیچھے ہوئی۔۔۔

آپ کو نا بلکل بھی شرم نہیں آتی ماہا سے اور کچھ نہیں کہا گیا تو یہی کہہ دیا ---

ارے میں نے تو کچھ نہیں کیا آپ ہی میرے اوپر۔۔

اچھا بس نا ماہا نے فوراً آزر کے منہ پر ہاتھ رکھا تو آزر کا دلکش قہقہہ گونجا۔۔۔

ماہا اٹھ کر بیٹھی آزر سنیں آزر یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی ؟ آزر نے مسکرا کر ماہا سے پوچھا۔۔۔

آئیں نیچے چلتے ہیں ماہا کہہ کر اٹھی اور واشروم میں فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

اسلام علیکم دادو!! نور بیگم کے کمرے میں داخل ہو کر پری نے سلام کیا۔۔۔

نور بیگم نے سلام کا جواب دیا اور پری کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔
پری نور بیگم کی گود میں سر رکھ کر پھر سے سوگئی۔۔۔
عبید کی پرائیورٹی اب شاہ ولا کی حفاظت تھی کیونکہ اسے محسوس ہوتا تھا کہ کوئی ہے جو شاہ ولا پر نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔۔
آج لندن آئے ہوئے اسکی تیسری رات تھی
وہ اس وقت ریسٹورنٹ دا ایوی سے نکلا تھا اور لندن میں رات کے وقت بہت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی عبید ایک روڈ پر چل رہا تھا جب اسکی نظر ایک مکمل فیملی پہ گئی دو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کر بہت لاڈ سے چل سے چل رہے عبید نے ان کو دیکھا تو اسکی آنکھوں سے بے اختیار ایک آنسو جھک کر اسکی گال پر گر گیا عبید کو اس وقت شدت سے اپنی پوری فیملی یاد آرہی تھی اور خاص طور پر اپنی پری۔۔۔
عبید جلدی سے ہوٹل روم میں آیا اور آکر اسنے الماری سے اپنا لیپ ٹاپ نکالا اور اپنے کمرے کا سی سی ٹی وی دیکھنے لگا۔۔
عبید کے جانے کے بعد پری کو ڈر لگتا تھا وہ اب کمرے کی لائٹ آن کرکے سوتی تھی۔۔۔
پنک کلر کے ڈریس میں سوئی ہوئی بھرے بھرے گال وہ بہت معصوم لگ رہی تھی پری نے عبید کے تکیے کو خود سے لگایا ہوا تھا تاکہ ڈر کچھ کم ہو جائے پری کو اس طرح اپنا تکیہ خود سے لگائے دیکھ عبید مسکرایا اور لیپ ٹاپ کو دوسری سائڈ پر رکھا ساتھ چارج میں بھی لگا دیا تاکہ بند نا ہوجائے عبید جب

سے لندن آیا تھا اس رات سے وہ یہی کرتا لیپ ٹاپ کو بیڈ پر ہی رکھ لیتا اور پری کو خود کر قریب محسوس کرتا۔۔۔

رات کے کسی پہر عبید کی آنکھ لگ گئی۔۔۔

مریم ایک ہفتے سے حماد کو منانے کی ہر کوشش کر چکی تھی مگر حماد مان ہی نہیں رہا تھا مریم نے بہت تنگ آکر رمشہ کو فون کیا جو اسکی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔

ہیلو مریم کیسی ہو ؟ رمشہ نے پہلی بیل پر ہی کال اٹھا لی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسی ہو ؟ مریم نے حال احوال بتا کر رمشہ کو اپنی پوری بات بتائی اور اس سے حماد کو منانے کا طریقہ پوچھا۔۔۔

یار یہ تو مشکل کام نہیں وہ تو تمہارا شوہر ہے نا تو مشکل کیسی ؟ رمشہ نے مریم سے سوال کیا۔۔۔

یار مگر میں بہت پریشان ہوں !! مریم نے اپنا رونا رویا۔۔

رمشہ نے اسے ایک حل بتایا مریم نا نا کرکے بالآخر مان گئی اور اب اسے تیار ہونا تھا۔۔۔

ماہا کدھر ہو ؟ آزر کمرے میں داخل ہوا۔

جی آزر بولیں ! ماہا نے آزر سے سوال کیا۔۔

بول کوں پکا ! آزر نے شرارت سے کہا اور اسکے نازک لبوں پر جھکا۔۔

کافی دیر جھکا رہا اور پھر پیچھے ہوا۔۔

ماہا کے گال شرم کی وجہ سے لال ہوگئے تھے اور آزر کو اس کا شرمانہ بہت پسند تھا۔۔

پتا نہیں میں نے کونسی ایسی نیکی کی ہے کہ تم مجھے ملی ہو ماہا آزر نے کہا اور ماہا کی گود میں سر رکھ لیا

۔۔۔

آزر کافی دیر نا اٹھا تو ماہا کو لگا وہ سو گیا۔۔۔

ماہا نے اسکا سر اٹھا کر تکیہ پر رکھ اور خود اسکے سینے پر لیٹ کر آنکھیں بند کرلیں !!

اچھا جی تو میری وائفی کو یہ جگہ سونے کیلیے بہت پسند ہے آزر نے شرارت سے ماہا کا ماتھا چوما تو ماہا شرما کر فوراً پیچھے ہونے لگی جسے آزر نے بہت مہارت سے کیھنچ کر اپنے اوپر گرا لیا اور پلٹ کر خود اسکے اوپر آگیا۔۔

اب منظر ایسا تھا کہ آزر اوپر اور ماہا نیچے شرم کی وجہ سے ماہا بار بار آنکھیں بند کرلیتی تھوڑی دیر بعد آزر پیچھے ہوا تو ماہا نے سکھ کا سانس لیا اور کروٹ بدلنا چاہی۔۔۔

مگر آزر کو شرٹ کے بٹن کھولتا دیکھ بلکل سیدھی ہوگئی۔۔۔

آزر اسکی اس حرکت پر مسکرایا اور پھر سے اسکے اوپر آگیا۔۔

اور ایک ہاتھ سے ماہا کی بیک زب کھولنے لگا ماہا نے شرما کر آزر کے سینے میں پناہ لی۔۔۔

ہاہاہاہا آزر کا جاندار قہقہ گونجا !!.

حماد جب اپنے کمرے میں داخل ہوا تو کمرے کیائٹ آف تھی حماد نے آگے بڑھ کر لائٹ آن کی تو حیراں رہ گیا۔۔

پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا تھا مگر مریم کہیں نہیں تھیں۔۔

ریم !! حماد نے آواز لگائی آج کتنے دنوں بعد اس نے اسکے نیک نیم سے پکارا تھا۔۔

مگر کوئی آواز نا آئی۔۔

کہاں کو ریم ؟؟ حماد نے پھر سے آواز لگائی۔۔

تھوڑی دیر میں ایک خوبصورت سی آواز میں گانا لگا۔۔

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے !!

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے!!

بے حد اور بے شمار آیا ہے !!

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے!!!

بے حد اور بے شمار آیا ہے۔۔

مریم کی آواز گانے میں بہت خوبصورت تھی۔۔

حماد نے جب آواز کی طرف مڑ کر دیکھا تو مریم روم کا دروازہ بند کیے کھڑی تھی لال ساڑھی بیک سے ڈوریوں سے بندھی تھی اور ڈیپ ریڈ لپ اسٹک میں مریم قیامت ڈھا رہی تھی حماد تو سکت ہی رہ گیا تھا مریم کا یہ روپ دیکھ کر۔۔۔

سب سے چھپا کے تجھے سینے سے لگانا ہے !!!

پیار میں تیرے حد سے گزر جانا ہے !!!

اتنا پیار کسی پہ پہلی بار آیا ہے !!!

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے!!!

بے حد اور بے شمار آیا ہے!!!

مریم حماد کی طرف بڑھی مگر کوئی چیز اسکے پیروں کے آگے آئی تو وہ لڑکھڑا گئی حماد نے آگے بڑھ کر اسے گرنے سے بچایا۔۔

مریم نے گرنے کے ڈر سے آنکھیں بند کرلی تھیں مگر خود کو کسی کے حصار میں پا کر اسکے کب مسکرائے وہ جانتی تھی حماد ہی ہے۔۔

حماد اسکے اس طرح مسکرانے پر جھینپ گیا اور اسے سیدھا کھڑا کر کے وہاں سے جانے لگا۔۔

مگر مریم نے اسے دکھا دے کر بیڈ پر گرایا اور خود اسکے اوپر آگئی۔۔

یہ یہ کیا کر رہی ہو تت تم اٹھو مم میرے اوپر سے کسی کی بات پر نا ہکلانے والا حماد آج اپنی بیوی کی قربت پر ہکلا رہا تھا جو اسے اپنے پاس آنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔

مریم نے حماد کی شرٹ کے بٹن کھولے تو حماد نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا مریم نے اسکے ہاتھوں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔

پی پیچھے ہٹو مریم یہ کیا کر رہی شرم نہیں آتی حماد نے مریم کو خود سے دور کرنا چاہا۔۔

تمہیں شرم آتی ہے اپنی بیوی کو اس طرح اکیلے چھوڑ کر جاتے ہوئے ؟ مریم نے الٹا سوال کیا اس وقت تک وہ حماد کی شرٹ کے سارے بٹن کھول چکی تھی۔۔

اور مریم نے اسکی ناف پر اپنے لب رکھ دیے حماد کا دل زور سے دھڑک رہا تھا مریم کو اپنے حصار میں لینے کیلیے مگر کمبخت آنا مریم نے تھوڑا اوپر ہوکر حماد کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور حماد پوری طرح بہک چکا تھا۔۔۔

حماد کروٹ لے کر خود مریم کے اوپر آگیا اور اسکی گردن پر جھکا اب اصل حالت میں مریم کے پسینے چھوٹ رہے تھے اور اوپر سے حماد کی بے باک سرگوشیاں۔۔

حمم حماد مریم سے ایک لفظ نہیں کہا جارہا تھا حماد نے ایک جھٹکے سے مریم کی ساڑھی کی ڈوری توڑ دی اور اسے موڑ کر اسکی کمر پر اپنی محبت کے رنگ جابجا چھوڑ رہا تھا جب اسنے مریم کا رخ اپنی طرف کیا تو مریم کا چہرہ شرم کی وجہ سے سرخ ہورہا تھا وہ حماد نے سینے میں ہی اپنا چہرہ چھپاگئی حماد جو مریم کی قربت بہکا چکی تھی مریم کو خود سے دور کیا اور اسکے دل کے مقام پر اپنی شدتیں نچھاور کرنے لگا

۔۔

حماد مریم سے آواز بھی نہیں دی جارہی تھی۔۔۔

نہیں میری جان آج کوئی موقع نہیں خود آئی ہو میرے پاس اور اتنی سے شدت پر تمہارا یہ حال ہے

۔۔۔

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے!!! حماد نے مریم کی نقل کی اور اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا اور اسکے جسم کے ہر ایک نقش پر اپنی محبت کے نشان چھوڑنے لگا ..

پری نور بیگم سے اجازت لے کر اپنے کمرے میں آئی اور واشروم میں گھس گئی۔۔۔

نہا کر کپڑے تبدیل کیئے اور واپس کمرے میں آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی ہو کر اپنے بال بنانے لگی تو اسے عبید کا پیار سے بال باندھنا یاد آیا اور نا چاہتے ہوئے بھی آنکھیں نم ہو گئی عبید واپس آجائیں پری مر جائے گی آپکے بغیر پری باقاعدہ رو رہی تھی عبید نے کمرے میں سائونڈ سسٹم بھی لگایا تھا جس سے وہ پری کی آواز بھی سن سکتا تھا۔۔

عبید پری کو روتا دیکھ خود تکلیف محسوس کر رہا تھا۔۔

موسم نے ستایا نہیں اتنا

ہم نے تیرا سوگ منایا نہیں اتنا

کچھ تیری جدائی کی اذیت بھی کڑی تھی

کچھ دل نے بھی غم تیرا منایا اتنا

کیوں سب کی طرح بھیگ گئی ہیں تیری پلکیں

ہم نے تو تجھے حال سنایا نہیں اتنا

کچھ روز سے دل نے تیری راہیں نہیں دیکھیں

کیا بات ہے تھی جو تو یاد آیا اتنا

کیا چاہیے اس بے سرو سامان دل کو ہم سے

پہلے تو تو نے کبھی ہم کو رلایا نہیں اتنا۔۔

عبید نے اپنی نم ہوئی آنکھوں کو بے دردی سے صاف کیا وہ اپنی محبت سے نا چاہ کر بھی دور تھا ہجر گزار رہا تھا اسکے لیے دوری ممکن نہیں تھی مگر اسکے لیے پری کا ہمیشہ کیلیے ساتھ ضروری تھا وہ دور رہ کر پری کی حفاظت کر رہا تھا

پری روتے روتے صوفے پر ہی سوگئی اکتوبر کے مہینے میں پاکستان کے کئی علاقوں میں ٹھنڈ ہوجاتی ہے

--

عبید نے اپنا فون اٹھایا اور زونی کو کال کی جو اس وقت سو رہی تھی--

اتنی رات کو کون کال کر رہا ہے ؟ زونی نے فون اٹھاتے ہوئے کہا--

زونی بچے آئی ایم سوری اتنی رات کو ڈسٹرب کرنے کیلیے لیکن آپکی پری بھابھی روتے روتے ہی سو گئیں ہیں صوفے پر تو آپ جاکر انکے اوپر بلینکٹ ڈال دیں عبید یہ کہہ کر فون رکھ چکا تھا--

اور زونی حیران تھی کہ عبید کو یہ کیسے پتا--

زونی اٹھی اور اپنے کمرے سے نکل کر عبید کے کمرے میں آئی اور واقعی عبید کی بات سچ تھی پری سچ میں صوفے پر سو رہی تھی زونی نے بیڈ سے بلینک اٹھایا اور پری پر اوڑھا دیا--

یہ بھائی کو کیسے پتا زونی وہیں کھڑی ہوکر سوچنے لگی اتنے میں زونی کا فون پھر سے رنگ ہوا عبید کی کال زونی نے فوراً ریسیو کی--

زونی بچے اپنے معصوم سے ذہن پر اتنا بوجھ مت ڈالیں سو جائیں عبید یہ کہہ کر کال بند کرنے لگا--

آپ کو کیسے پتا چلا پلیز بھائی مجھے بتائیں نا میں کسی کو نہیں بتا ہوں گی اللہ جی کا پکا والا وعدہ زونی کو جاننے کی جستجو تھی---

سامنے دیکھیں زونی زونی نے سامنے دیکھا تو دیوار پر چھوٹی سی کوئی چیز نظر آئی۔۔

یہ کیا ہے ؟ بھیا ؟ زونی نے عبید سے سوال کیا۔۔

یہ آپکی بھابھی کیلیے ہے اب آپ جائیں شاباش عبید نے کہا اور کال بند کردی۔۔

زونی جانے لگی مگر ایک نظر دیوار کی طرف دیکھ کر منہ چھڑانا نا بھولی اور کمرے سے نکل گئی۔۔

عبید نے زونی کی حرکت پر مسکرا کر آنکھیں بند لیں۔۔

زونی ابھی پری کے کمرے سے باہر نکلی مگر کسی نے اسے پیچھے سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ پن کردیا وہ ولید تھا اسے پری کے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ چکا تھا اور باہر کھڑا ہوکر اسکا انتظار کرنے لگا۔۔ اتنی رات میں کیا کر رہی تھی اندر ؟ ولید نے سوال کیا زونی ابھی جواب دیتی مگر ولید اسے سمجھنے کا موقعہ دیے بغیر اسکے ہونٹوں پر جھک گیا زونی کی تو ولید کی قربت میں جان ہی نکل جاتی تھی ولید اپنی پیاس بجھا کر پیچھے ہوا۔۔

ازونی شرم سے لال انار ہورہی تھی۔۔

آپ نا بہت گندے ہیں ولی !!! زونی نے شرما کر کہا۔۔۔

ارے جانم اتنی سی قربت پر یہ حال ہے تو ویڈنگ نائٹ کیا کروگی ؟ ولید نے شرارت سے پوچھا۔۔

آپ جائیں کوئی دیکھ لیگا زونی ولید کو کہہ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی اور ولید مسکرا کر اپنے کمرے میں چلا گیا

حماد کی آنکھ کھلی تو مریم بلکل اس کے قریب سو رہی تھی حماد کی قربت کا رنگ اسکے چہرے پر مسکان کی صورت میں دکھ رہا تھا جو نیند میں بھی مسکرا رہی۔۔۔

ہائے میری معصوم شیرنی !! عبید نے مسکرا کر مریم کے لبوں سے شرارت کی مریم فوراً سے اٹھی اور دور ہونے لگی۔۔

ارے اب دوری کیسی رات میں خود آئی تھی حماد نے کھینچ کر مریم کو اپنے حصار میں لیا۔۔

آج پھر تم پہ پیار آیا ہے!! بے حد اور بے شمار آیا ہے!!

حماد نے مریم کے کان میں پھر سے سرگوشی کی اور اس پر جھک گیا۔۔۔

آزر کی آنکھ کھلی تو ماہا کمرے میں نہیں تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ صبح صبح بھاگ گئی ہے اسکی قربت سے شرما کر ہی۔۔

آزر مسکرایا اور واشروم میں گھس گیا۔۔۔

فریش ہوکر وہ کچن میں آیا تو توقع کے مطابق ماہا کچن میں کام کر رہی تھی آزر مسکراتا ہو نور بیگم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اسلام علیکم دادو!! آزر نے سلام کیا۔۔

نور بیگم نے سلام کا جواب دیا وہ دیکھ چکی تھی کہ انکا پوتا کتنا خوش ہے نور بیگم نے مسکرا کر اسکی بلا لی اور آزر کے سر پر بوسہ دیا اتنے میں حماد نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوا اور سلام کرکے نور بیگم کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔۔

میں بہت خوش ہوں کیونکہ میرے پوتے بہت خوش ہیں نور بیگم نے مسکرا کر کہا۔
اور حماد اور آزر کو اپنے گلے لگا لیا۔۔

پری کی آنکھ کھلی تو وہ صوفے پر تھی اسے یاد آیا کہ وہ روتے روتے ہی سو گئی تھی مگر یہ کمبل کہاں سے آیا اسے عبید کی خوشبو محسوس ہوئی تو اسکے کب مسکرائے مگر اچانک مسکان غائب ہوئی عبید تو یہاں نہیں آسکتے وہ تو لندن میں ہیں پھر اسے یاد آیا کہ زونی اور عبید ایک ہی پرفیوم یوز کرتے ہیں دونوں بہن بھائی کی چوائز ایک ہی تھی۔۔۔

پری ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اور زونی اندر آئی

ارے میری کیوٹ بھابھی کیا ہوا ؟ کیا سوچ رہی ہو ؟ رات کو میں آئی تھی آپ سے باتیں کرنے مگر آپ سو گئیں تھیں سردی کی وجہ سے میں آپ پر کمبل ڈال گئی زونی نے صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔

زونی !! پری نے زونی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

جی بھابی ؟ زونی نے بھی پری کی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے کوئی کے جو مجھے دیکھتا ہے پری نے اپنے دل کی بات کی۔۔

زونی کا رنگ پل میں پیلا ہوا اے ایسے کک کیوں لگتا ہے ؟ زونی نے پری سے سوال کیا۔۔

بس لگتا ہے کہ کوئی مجھے دیکھتا ہے پری نے معصوم سے انداز میں کہا

-

ارے ایسی بات نہیں ہے ہو سکتا ہے تمہارا وہم ہو اچھا سنو مجھے تم ایک بہت ضروری بات بتانی ہے آئو لان میں چل کر بتاتی ہوں سیکرٹ ہے زونی نے پری کے کان میں کہا تو پری فوراً تیار ہوگئی اسکے ساتھ چلنے کیلیے زونی اسکا دیہان ہٹانا چاہتی تھی اور اس چیز میں وہ کامیاب بھی ہوگئی تھی اور اپنی بات وہ روم میں اس لیے نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ زونی کو ڈر تھا کہ کہیں عبید نا سن لے۔۔۔

زونی نے کہا تو پری نے اٹھ کر بال برش کیے جو کافی الجھے ہوئے تھے اور بال سلجھاتے وقت اسے بہت مشکل ہو رہی تھی اور زونی کمرے کو ہی دیکھ رہی تھی اتنے میں اسکے فون پر میسج کی بپ ہوئی تو زونی اٹھ کر پری کے پیچھے کھڑی ہوئی اور برش لیکر اسکے بال سلجھانے لگی وہ میسج عبید کا تھا جس میں اس نے زونی کو پری کے بال سلجھانے کو کہا تھا۔۔

ارے زونی میں خود کرلیتی ہوں پری نے برش لینا چاہا۔۔۔

نہیں بھائی نے منع مم میرا مطلب بھائی بھی تو کرتے ہی ہونگے انکی بہن کر کے تو کیا ہوگا زونی کو خود بھی اپنی بات عجیب لگی مگر وہ پھر سے پری کے بال سلجھانے لگی بال سلجھا کر زونی نے ہی پری کے بالوں میں کیچر لگایا اور وہ دونوں روم سے نکل گئی۔۔۔

تو عبید نے بھی لیپ ٹاپ بند کیا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔

پری تمہیں پتا ہے نا میں اپنی ہر بات تم سے کرتی ہوں زونی نے پری کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔

جی میری جان مجھے پتا ہے آپ اپنی ہر بات مجھ سے کرتی ہیں اب یہ بتائیں ولید کی طرف سے بھی ایسا کچھ ہے ؟ پری نے مسکرا کر سوال کیا تو زونی سٹپٹا گئی کہ پری کو کیسے معلوم ہوا اور وہ حیرت سے پری کو دیکھنے لگی۔۔

اری ایسے مجھے مت دیکھو ولی بھائی کو دیکھنا تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے بچپن کی دوست کو یہ نہیں پتا ہو گا پری نے مسکرا کر زونی کو اپنے گلے سے لگا لیا۔۔

آہم آہم ولید پیچھے سے کھنگارا تو زونی شرما گئی۔۔۔

ارے ولید بھائی آئو بیٹھو پری نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

آپ دونوں ہی جب پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو تو بڑوں سے بات کیوں نہیں کرتے پری نے ولید اور زونی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ پری فاخرہ چاچی کو میں نہیں پسند وہ وکی کی شادی اپنی بھانجی سے کرنا چاہتی ہیں زونی نے پری کو جواب دیا ولید اب تک خاموش تھا۔۔

او اچھا یہ مسئلہ ہے یہ تو بہت آسان ہے میرے لیے بس ولید بھائی آپ کو میرا ساتھ دینا ہو گا پری نے ولید کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

میں حاضر بھابی ! ولید نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

پری نے اھاد شاہ کے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔۔

کون ہے آجائو پری کی رپورٹ کے مطابق کمرے میں صرف اھاد شاہ ہی تھے۔۔۔

اسلام علیکم چاچو پری نے احترام سے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام چاچو کی جان کیسی کے ہماری پری اہاد شاہ نے پری کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں

اللہ کا کرم ہے عبید سے بات ہوئی اہاد شاہ نے پری سے سوال کیا۔۔

جج جی وہ تو روز ہوتی ہے پری نے جھٹ سے جھوٹ بولا ورنہ جو وہ کرنے آئی تھی وہ تو نا ہوتا البتہ عبید کی کلاس ضرور لگ جاتی۔۔

اچھا چاچو مجھے آپ سے بات کرنی ہے پری نے آھاد شاہ کو زونی اور ولید کے بارے میں سب بتا دیا اور انہیں اس طرح دیکھنے لگی جیسے کوئی معصوم بچہ اپنی منپسند چیز کی خواہش کرکے اپنے والدین کو دیکھتا ہے۔۔۔

یہ جو دونوں باہر کھڑے ہیں ان کو بھی بلائو آھاد شاہ نے زونی اور ولی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

چاچو آپ کو کیسے ؟ پری بول ہی نا پائی۔۔۔

ہاہا باپ ہوں تم لوگوں کا اتنا تو پتا ہو گا نا۔۔۔

اچھا بھئی یہ سب کب سے چل رہا ہے آھاد شاہ نے سیریس ہوکر سوال کیا۔۔۔

نہیں چاچو ایسی بات وہ زونی اپنی بات مکمل نا کر پائی کیونکہ آھاد شاہ نے اسے اشارے سے روکا

ہاں بھئی صاحب زادے کب سے چل رہا ہے ؟ آھاد شاہ ولید سے مخاطب ہوئے۔۔

بچپن سے ولید نے دو حرفی جواب دیا۔۔۔

ہاہاہا اچھا تو پھر اتنے لیٹ کیوں ہوگئے ؟ باپ کو بتا نہیں سکتے تھے آھاد شاہ نے مسکرا کر ولید کو اپنے گلے لگایا۔۔۔

مجھے میرے بیٹے کی پسند پسند ہے آھاد شاہ نے مسکرا کر زونی کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

مگر یہ بات کمرے سے باہر کھڑی فاخرہ کو بلکل بھی پسند نا آئی اور اپنے ذہن میں کچھ سوچنے لگیں وہ کیا کرنے والی تھیں کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

پری واپس اپنے کمرے میں آئی تھوڑی دیر میں اسکے کمرے کے دروازے پر نوک ہوا۔۔

آجائو پری نے صرف ایک لفظ کہا۔۔

کیا ہوا مریم ؟ پری نے پہلی بار مریم کو اپنے کمرے میں دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

وہ پری مجھے تم سے معافی مانگنی ہے مریم نے معصومیت سے کہا وہ اپنی ماں کا سارا پلین سن کر آئی تھی مگر اسکے ذہن میں زونی کو بھابھی بنا کر اپنے بدلے لینا چل رہا تھا اس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھی چاہے اسے پری سے معافی کیوں نا منگنی پڑتی !!!

ارے کس چیز کی معافی تم میری بہن ہو اور بہنیں معافی نہیں مانگتی پری نے مسکرا کر مریم کو گلے لگا لیا۔۔۔

یار پری میری ایک دوست ہے رمشا اسکے ماما بابا کچھ دنوں کیلیے آئو آف کنٹری جارہے ہیں تو میں چاہتی ہوں وہ یہاں رہے تو تم دادو سے بات کرلینا کیونکہ وہ مجھے اتنا پسند نہیں کرتی اب تو کوئی مسئلہ بھی نہیں نا مریم نے بہت معصومیت سے کہا۔۔۔

اچھا کتنے دنوں کیلیے ؟ پری نے مریم سے سوال کیا۔۔۔

جب تک سیمی نا چکا جائے یہ صرف مریم نے ذہن میں سوچا۔۔

جب تک اسکے ماما بابا واپس نا آجائیں مریم نے پری سے کہا۔۔۔
اوکے میں بات کرلونگی۔۔۔

اگلی صبح فاخرہ بیگم بہت خوش تھیں انکا بھانجا سیمی آنے والا تھا جس کے زریعے وہ زونی کو بدنام کروا کر سکیں کی زندگی سے نکال سکتی تھیں۔۔۔
تھوڑی دیر میں ہی شاہ ولا میں ایک گاڑی انٹر ہوئی جس میں سیمی تھا فاخرہ بیگم اور سب شاہ ولا کے مقیموں نے اسکا بہت اچھے سے استقبال کیا تھوڑی دیر میں ایک اور گاڑی انٹر ہوئی۔۔۔
یہ کون آگیا حماد نے سوال کیا۔۔۔
رمشا ہگ مریم کی دوست کچھ دنوں کیلیے یہیں رہے گی نور بیگم نے جواب دیا اور اسکا بھی سب نے اچھے سے استقبال کیا۔۔۔
ییلو فراک وائٹ کیپری اور اسکے گال پہ پڑتا ہوا ڈمپل رمشا واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔
سیمی تو اسے دیکھتے ہی دل ہار بیٹھا تھا مگر اسکی خبر فاخرہ بیگم کو نہیں تھی وہ تو اپنے ذہن میں چال بن رہی تھیں ولی اور زونی کو دور کرنے کی
سمیع اور رمشا دونوں کا ہی شاہ ولا میں اچھے سے استقبال کیا گیا تھا۔۔۔
سب نے مل کر ناشتہ کیا ناشتے کے بعد مریم رمشا کو اپنے ساتھ لے گئی اور ولید سمیع کو شاہ ولا دکھانے لے گیا۔۔
معمول کے مطابق پریشے نور بیگم کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اسلام علیکم دادو کیسی ہیں ؟ پری نے نور بیگم کے کمرے میں داخل ہو کر سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام میں بلکل فٹ ہوں نور بیگم نے مسکرا کر جواب دیا۔

اسلام علیکم دادو آزر اور حماد دونوں نے نور بیگم کے کمرے میں داخل ہو کر سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام! کیسے ہیں میرے دونوں شہزادے نور بیگم نے حماد اور آزر کے سر پر بوسہ دیا۔۔

بلکل ٹھیک خوش باش حماد نے مسکرا کو جواب دیا۔۔

شکر ہے میرے پوتے خوش ہیں نور بیگم نے آزر اور حماد کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

پری نے نور بیگم کی گود میں اپنا سر رکھ لیا اور آنکھیں موند لیں۔۔

کیا ہوا بھابھی آپ ٹھیک تو ہیں نا عبید سے شادی کے بعد حماد اور آزر کیلیے پری آپی سے پری بھابی بن گئی تھی۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا سا سر میں درد ہے پری نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا۔۔

اگر طبیعت نہیں ٹھیک تو ہاسپٹل چلیں ؟ آزر نے پری سے سوال کیا۔۔

ارے نہیں نہیں بس میں تھوڑی دیر سوجائونگی کو ٹھیک ہو جائوں گی پری نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے اچھا دادو میں اور حماد اب آفس کیلیے نکلتے ہیں بابا کا آرڈر ہے کے اب آفس جوئن کرو

آزر اور حماد نے نور بیگم کا ہاتھ چوما اور دونوں نور بیگم کے کمرے سے باہر نکل گئے

پری میری جان مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے نور بیگم نے پری کے سر میں انگلی چلاتے ہوئے کہا

۔۔۔

جی دادو بولیں پری نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر کہا۔۔۔

پری ویسے تو گیسٹ روم خالی ہے مگر وہاں فاخرہ کا بھانجا سمیع رہے گا تو میں چاہتی ہوں کے رمشا تمہارے ساتھ رہے کیونکہ اب مریم تو حماد کے روم میں ہی رہتی ہے اور ویسے بھی عبید کو مزید کچھ دن لگیں گے واپس آنے میں نور بیگم نے اپنی بات مکمل کی عبید کے ذکر پر پریشے کی آنکھیں نم ہوئیں جن کو پری نے نور بیگم سے چھپا لیا۔۔۔

ٹھیک ہو دادو میں رمشا کا سامان اپنے روم میں لے جاتی ہوں اوکے پری نے کہا اور اٹھ کر نور بیگم کے کمرے سے نکل گئی۔۔۔

یا اللہ میرے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا نور بیگم نے دعا کی۔۔۔

ڈرائنگ روم میں مریم اور رمشا دونوں باتیں کر رہی تھیں پری بھی وہیں بیٹھ گئی رمشا بہت ہنس مکھ سی تھی پری سے بھی اسکی اچھی دوستی ہو گئی۔۔۔

اچھا چلو رمشا اب تم میرے کمرے میں ہی رہو گی مریم تو اپنے حماد جی کے ساتھ رہے گی پری نے شرارت سے کہا تو مریم اور رمشا دونوں ہی مسکرائیں۔۔

کنیزہ بی بی رمشا کا سامان میرے کمرے میں رکھ دیں پری نے ملازمہ سے کہا اور وہ تینوں شاہ ولا دیکھنے کیلیے ڈرائنگ روم سے نکل گئیں۔۔۔

سمیع اور ولید واپس آرہے تھے اور رمشا پری اور مریم باہر نکل رہے تھے مریم نے جان پوچھ کر رمشا کو ہلکا سا دھکا دیا جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ پائی اور سامنے سے آتے ہوئے سمیع پر گر گئی۔۔۔

اب منظر ایسا تھا کہ سمیع نیچے اور رمشا اوپر ولید کے تو دانت ہی اندر نہیں ہورہے تھے اور مریم تو اپنا کام کرتے ہی وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔

ہائے اللہ جی میں مرگئی رمشا نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اسے خود پر کسی کی سانسوں کی تپش محسوس ہوئی تو آنکھیں کھولی خود کو سمیع کے اوپر پایا سمیع تو اس کو ایک خواب سمجھ رہا تھا اس لیے اس نے ہاتھ بڑھا کر رمشا کے چہرے پر آئے ہوئے بال پیچھے کیے۔۔۔

اوئے ٹھرکی کہیں کے اگر زرا سا موقع ملے تو کتنے فری ہو جاتے ہو رمشا تو سمیع کے اوپر لیٹے لیٹے اسے باتیں سنا رہی تھی اور سمیع مسکرا رہا تھا رمشا محسوس ہی نا کر پائی وہ سمیع کے کتنے قریب ہے کہ اسکی دھڑکن با آسانی سن سکتی تھی۔۔۔

رمشا تم سمیع کے اوپر گری ہو وہ نہیں پری سے قہقہ ضبط ہی نہیں ہورہا تھا سو وہ رمشا کو اسکی غلطی باور کروا کر زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

آئے ہائے رمشا نے خود کو جب سمیع کے اوپر پایا تو خود پہ بہت غصہ آیا بغیر وجہ کے بچارے کو سنا دی رمشا جلدی سے سمیع کے اوپر سے اٹھی اور اپنے کپڑے جھاڑے۔۔۔

آئی ایم سوری مجھے نہیں پتا چلا رمشا نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

یار ولی تماشا دیکھ رہا ہے کیا ؟ سمیع نے غصے سے ولید کے دیکھا اور رمشا کی بات کو اگنور کیا۔۔

ہاں ! ولید نے کہا اور ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

ہاتھ دے یار مجھے تو لگتا ہے کمر میں چک پر گئی ہوگی سمیع نے رمشا کا شرم سے لال چہرہ دیکھ کر کہا جہاں اب غصے کے آثار نظر آرہے تھے۔۔۔

او ہیلو کیا مطلب ہے اس کا ؟ رمشا نے ہاتھ باندھ کر سوال کیا سمیع ولی کی مدد سے کھڑا ہوا۔۔۔
میری باتوں کا مطلب آپ نہیں سمجھ سکتی رمشا کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔۔۔
چلو رمشا ان لوگوں کو چھوڑو میں تمہیں گھر دکھاتی ہوں پری نے کہا اور رمشا کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی

۔۔۔
یار مجھے لگتا ہے اس لڑکی کو میں نے پہلے کہیں دیکھا کو رمشا کے جانے کے بعد سمیع ولید سے گویا ہوا

۔۔۔
اوئے یہ لائنز بہت پرانی ہوگئی ہیں کوئی اور لائن سوچ پھر پٹانا ولید نے سمیع سے کہا اور اپنے کمرے میں جانے لگا اتنے میں اسے زونی کی چیخ سنائی دی تو وہ فوراً کچن کی طرف بھاگا۔۔۔
زونی کا ہاتھ چھری سے کٹ گیا تھا اور شیلف خون سے لال ہوچکی تھی اور فاخرہ بیگم آرام سے پاس کھڑی تھیں ولید نے زونی کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔
و ولی مم میرا ہاتھ زونی نے روتے ہوئے کہا اسے سچ میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔
اب اتنا بھی کچھ نہیں ہوا بس زرا سا پیاز کاٹنے کو بولا تھا میں نے اگلے گھر جا کر کیا کرے گی فاخرہ بیگم کا لہجہ بہت تلخ تھا جو کہ سمیع بھی محسوس کر چکا تھا۔۔۔
اگر اسے کچھ ہوا تو ولید شاہ اپنی ہر حدود بھول جائے گا ماما ولید نے غصے سے کہا اور زونی کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لے گیا۔۔۔
خالہ یہ کیا حرکت تھی ؟ سمیع کو اپنی خالہ پہ بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا سمیع تم میرے بھانجے کو اور مجھے غلط سمجھ رہے ہو ؟ فاخرہ بیگم کو ولید کی بات کا بہت غصہ تھا اور اب سمیع بھی شروع ہو گیا تھا۔۔۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا خالہ سمیع کہہ کر کچن سے نکل کر ولید کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

بھابھی جی اب ٹھیک ہیں آپ ؟ سمیع نے شوخ لہجے میں کہا اور زونی روتے ہوئے بھی مسکرائی۔۔۔

سمیع ولید نے چبا کر نام لیا۔۔۔

ارے ارے میں تو ویسے ہی بول رہا تھا چلو شکر ہے تم نے بینڈج کر لی سمیع نے کہا اور وہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔۔۔

اس مریم کی بچی کو تو میں چھوڑوں گی نہیں پری کو وہاں چھوڑ کر رمشا مریم کا کمرا ڈھونڈ رہی تھی اور پھر سے سمیع سے تصادم ہو گیا۔۔۔

ابے یار سمیع نے بغیر رمشا کو دیکھے کہا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے ہر وقت لوگوں کو ٹکر مارتے رہتے ہو گینڈے کی طرح پاگل انسان نا ہو تو رمشا غصے سے کہہ رہی تھی مگر سامنے والے پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ تو بس رمشا کے غصہ بھرے ری ایکٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔

او ہیلو میں تم سے بات کر رہی ہوں رمشا نے ہاتھ ہلا کر سمیع کو مخاطب کیا۔۔۔

مگر میں تم سے بات نہیں کر رہا سمیع نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔

اوئے اکڑو کھڑوس مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم سے بات کرنے کا بس یہ بتا دو مریم کا روم کہاں ہے رمشا نے اپنے مطلب کی بات سمیع سے پوچھی۔۔

وہ پیچھے مڑ کر رمشا کے قریب آیا۔۔۔
بات سنو میرے پاس نا فالتو وقت نہیں تمہاری باتوں کا جواب دینے کا چپکو کہیں کی سمیع نے شرارت سے مگر بظاہر سخت تاثر سے کہا۔۔۔
اوئے تمہیں کہیں بخار تو نہیں جو ایسی فضول باتیں کر رہے ہو رمشا نے آفے بڑھ کر سمیع کا ماتھا چھوا۔۔۔
سمیع نے رمشا کو کمر سے پکڑ کر کھینچا اور اسے روم کے بیک سائڈ والی دیوار سے پن کیا اور دونوں اطراف سے اپنے بازوؤں سے قید کرلیا۔۔۔
اوئے بد تمیز ٹھرکی یہ کیا حرکت کر ابھی رمشا کچھ بولتی اسے موقع دیے بغیر سمیع اسکے ہونٹوں پر جھک گیا جس سے اسکی بولتی بند ہوگئی رمشا اس کے حصار سے نکلنا چاہتی تھی مگر لاکھ کوشش کے باوجود نا نکل پائی اور تھک کر اپنی جدوجہد روک دی سمیع مسکرا کر اس سے دور ہوا اور اسکے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا رب کیا۔۔۔
بہت بولتی ہو شادی کے بعد اتنا مت بولنا ورنہ میرے بچوں کا کیا ہو گا۔۔
تم رمشا نے پھر سے کچھ کہنا چاہا تو سمیع اسکے ہونٹوں پر پھر سے جھکا۔۔۔
اب اگر پھر سے بولی تو میں پھر سے یہی کرونگا پھر مجھے نا بولنا سمیع کہہ کر گیسٹ روم میں چلا گیا۔۔۔
اور رمشا اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کرنے لگی۔۔۔
یہ ہے کون اور اسکی اتنی ہمت کیسے ہوئی رمشا غصے سے پیچ و تاب کھانے لگی اور بالآخر اسے مریم کا کمرا مل گیا اور وہ مریم کے کمرے میں غصے سے داخل ہوئی۔۔۔

مریم اپنا موبائل یوز کر رہی تھی رمشا کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ وہ بات سمجھ چکی تھی اسی لیے بھاگ کر بیڈ کی دوسری طرف کھڑی ہوگئی۔۔۔

یار رمشا میں نے کچھ نہیں کیا وہ غلطی سے مریم اپنی گواہی دیتی مگر رمشا نے اسے کشن اٹھا کر مارا

۔۔۔

دفع ہو جائو تم کیسی دوست کو اس ٹھرکی کے اوپر دھکا دے دیا تمہیں پتا بھی ہے اس نے ابھی کیا رمشا جو بولتے بولتے بریک لگی اور چہرہ خود بخود شرم کی لالی سے لال ہوگیا۔۔۔

ارے ایسا بھی کیا کردیا میری بچارے بھائی پلس کزن نے مریم نے اسے شرماتے دیکھ سوال کیا۔۔۔

ارے ہم نے کچھ نہیں کیا بس آپ کی دوست ہی ٹکراتی رہتی ہیں کسی نا کسی سے سمیع بھی مریم کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

رمشا نے کچھ بولنا چاہا لیکن اسے سمیع کی بات یاد آگئی تو وہ خاموشی سے مریم کے کمرے سے بھاگ کر نکل گئی۔۔۔

ہاہاہا پیچھے سے اسنے سمیع کا قہقہ سنا۔۔

یار مریم اسکی کوئی منگنی تو۔۔

ارے نہیں بھئی ابھی نہیں ہوئی مریم نے سمیع کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ دیا۔۔۔

چلو شکر ہے بس اب یہ بتائو اسکے ماما بابا کب آرہے ہیں مجھے ماما سے بھی بات کرنی ہے سمیع نے جلدی سے اپنے مطلب کی بات کی۔۔۔

ارے ارے صبر رکھو بے صبرے انسان صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے مریم نے کہا اور اپنا موبائل یوز کرنے لگی۔۔۔

ہاں وہ ہے تو بہت میٹھی آہا کیا ٹیسٹ ہے سمیع نے سوچا اور اپنے سر میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا۔۔۔

کون دے گا اس محبت کا حساب جس میں محبت ہے کے
ڈھیر سارے الفاظ تھما کر محبت نہیں تھی کی گانٹھ دل
!!میں پیوست کردی جاتی ہے
محبت میں مبتلا ہونے سے پہلے یہ ضرور پتا کرلو کہ اگلا
بندا پہلے سے کسی محبت میں مبتلا تو نہیں؟ کہیں وہ
آپکو پہلی محبت کو رپلیس کرنے کیلیۓ استعمال تو نہیں
کررہا؟ کہیں اسے پہلی محبت بیچ میں کہیں یاد آگئی تو؟
کہیں وہ بیچ راستے میں مکر گیا پلٹ گیا چھوڑ گیا تو؟
محبت زخم ہے، ہمیشہ رسنے والا، کسی کی ہمدردی میں
کسی کے زخموں پر پھاہے رکھنے کو آپ آگے تو بڑھ آئیں
گے لیکن اگر بدلے میں زخم لگ گئے تو؟
یقین کریں آپ کے زخم مٹانے کو سیکڑوں ہاتھ آگے بڑھیں

مگر ہو گا کیا کچھ نہیں!! پری مایوسی سے یہ ساری باتیں سوچ رہی تھی اور اپنے کمرے سے ہوا سے ہلتے ہوئے درخت کے پتوں کو دیکھ رہی تھی روز کے مقابلے میں آج اسے عبید شاہ کی بہت زیادہ یاد ستا رہی تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا وہ یہیں کہیں ہو۔۔۔

کیا سوچ رہیں ہیں پری آپی رمشا پری کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے اس طرح دیکھ سوال کیا ۔۔۔

ارے کچھ نہیں سوچ رہی تمہاری پری آپی پری نے مسکرا کر رمشا کی طرف دیکھا۔۔۔

ارے آپ روئی ہیں کیا ؟ رمشا نے پری کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔

نہیں تو وہ شاید کچھ چلا گیا ہے پری بہانہ بنا کر اپنی آنکھ صاف کرنے لگی

مجھے پتا ہے آپ کو عبید بھائی کی بہت یاد آرہی ہے رمشا نے کہا اور آگے بڑھ کر پری کو گلے لگا لیا ۔۔۔

اس وقت پری کو کسی کے کندھے کی ضرورت تھی جو اسے رمشا نے دیا تھا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

پری کو روتا دیکھ عبید کا دل چاہا سب چھوڑ کر پری کے پاس چلا جائے اچھے بھی وہ آدم شیرانی کے بارے میں معلومات لینے کا آرڈر دے کر آیا تھا۔۔۔

بس پری تھوڑا صبر عبید شاہ اپنی محبت کو اس طرح روتا نہیں دیکھ سکتا عبید کو خود پر غصہ آیا اور اس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا

آہاں گھر پہ کوئی نہیں ہے میں کس کے ساتھ جائوں ؟ مرحا صبح صبح پریشان ہورہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ؟ مرحا زونی ابھی ابھی نیچے آئی تھی اور مرحا کو کھڑے دیکھ اس سے پوچھ لیا۔۔۔
زونی یار مجھے رشی کے گھر جانا ہے حماد بھائی اور آزر بھائی دونوں ہی چلے گئے بابا چاچو بھی چلے گئے اور ولی بھائی بھی سمیع بھائی کے ساتھ گئے ہیں مرحا اب رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔
ارے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے میں ابھی انتظام کرتی ہوں ..
زونی نے عالیان عرف علی کو کال کی تو وہ دو منٹ میں شاہ ولا کے اندر داخل ہوا۔۔۔
زہے نصیب کیا ہوا محترم کو اور اپنی آنکھوں پہ اس قدر ظلم کیوں کیا ہے آپ نے علی نے مرحا کو دیکھتے ہے سوال پوچھا۔۔۔
مرحا جو حماد سالوں کی شادی کے بعد اب علی کو دیکھ رہی تھی بہت حد تک گھبرا گئی تھی اس نے پوری شادی میں علی کو خود کو دیکھتا پایا تھا۔۔۔
کک کچھ نہیں ہوا آپ کیوں؟ مرحا نے آنکھیں پوچھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔
علی کا دل چاہا کہ ابھی آگے بڑھ کر مرحا کی آنکھیں چوم لے مگر شاہ ولا میں سر عام وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔
یار علی مرحا کو اپنی فرینڈ کے گھر جانا ہے تم چھوڑ آئو زونی یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور بچاتی مرحا اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔
مرحا چلیں علی نے اپنے غصے کو قابو میں رکھتے ہوئے نرمی سے کہا اسے مرحا کا انگلیاں مروڑنا تکلیف دے رہا تھا۔۔۔
جی علی بھائی مرحا نے کہا اور علی کہ ساتھ قدم بڑھانے لگی۔۔۔

مرحا میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ میں تمہارا بھائی نہیں ہوں علی اب خود کو قابو نا رکھ پایا۔۔۔
مگر ماما کہتی ہیں سارے کزن بھائی ہوتے ہیں مرحا نے سہم کر کہا۔۔۔
گاڑی میں بیٹھو بتاتا ہوں علی نے مرحا کیلیے دروازہ اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔
دیکھو مرحا باقی کزن تمہارے بھائی ہیں لیکن میں نہیں ہوں علی گاڑی جو شاہ ولا سے نکالتے ہوئے مرحا سے گویا ہوا۔۔۔
لیکن کیوں علی بھائی مرحا نے پھر سے بچانا سوال کیا۔۔۔
ایک بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے کہ میں تمہارا بھائی نہیں ہوں علی مرحا پہ دھاڑا۔۔۔
مرحا نے اب رونے کا شغل لگا لیا تھا۔۔۔
مرحا یار چپ ہو جائو اچھا آئی ایم سوری مرحا کا رونا علی کو تکلیف دے رہا تھا۔۔۔
مرحا نے خاموش کو کر اپنی گال کو بری طرح رگڑا۔۔۔
علی نے مرحا کو سمجھنے کا موقعہ دیے بغیر آگے بڑھ کر اسکی آنکھوں کو چوم لیا۔۔۔
مجھ پر اس طرح ظلم مت کرو مرحا مجھے تمہارے رونے سے تکلیف ہوتی ہے علی نے پیچھے کو کر کہا
مرحا حیرانگی سے علی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں کروگی مجھ سے شادی ؟ علی نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔
بتائو مرحا علی نے کوئی جواب نا پا کر پھر سے سوال کیا۔۔۔
لیکن آپ میرے ساتھ کوئی گندی حرکت نہیں کرینگے اچانک گاڑی کو بریک لگا علی نے ہاتھ آگے بڑھا کر مرحا کا سر لگنے سے بچا لیا۔۔۔

کیا مطلب علی نے بے یقینی سے مرحا کو دیکھا۔۔۔
کیا مطلب کیا ؟ آپ گندی حرکتیں نہیں کرینگے تو میں شادی کرونگی رونا نہیں مرحا پھر سے رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی۔۔۔
اچھا اچھا ٹھیک ہے نہیں کرونگا کوئی گندی حرکت بس تم ہاں کردینا علی نے مسکرا کر مرحا کی طرف دیکھا۔۔۔
مرحا کی دوست کا گھر آچکا تھا اس لیے وہ گاڑی سے اتر گئی۔۔۔
جی خالہ آپ نے مجھے بلایا سمیع فاخرہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔
آئو بیٹھو سمیع مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے فاخرہ بیگم نے صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔
جی بولیں سمیع نے بیٹھ کر کہا۔۔۔
دیکھو سمیع میں چاہتی ہوں کہ تم زونی سے شادی کر کو فاخرہ بیگم نے سمیع کے سر پر دھماکہ کیا۔۔۔
کیا مطلب ہے آپکا خالہ کیا آپ کو نہیں پتہ کے زونی اور ولی۔۔
مجھے سب پتا ہے سمیع فاخرہ بیگم نے اسے بیچ میں ٹوکا مجھے مت بتائو۔۔۔
اگر شادی نہیں کرسکتے تو زونی کو بدنام کروادو تاکہ ولی اس سے شادی نا کرے فاخرہ بیگم نے دو ٹوک بات کی۔۔۔
خالہ آپ کس طرح کی باتیں کر رہی ہیں ؟ سمیع سن کر ششد رہ گیا تھا۔۔۔

ہاں تو کیا مجھے وہ لڑکی زرا بھی نہیں پسند اپنے بیٹے کیلیے مجھے کچھ بھی کر کے زونی کو نکلوانا ہے ولی کی زندگی سے فاخرہ بیگم اپنی ہی دھن میں مگن تھیں اور سمیع حیران تھا کہ یہ اسکی سگی خالہ ہیں !!!.

بس کردیں خالہ آپ کو شرم آنی چاہیے آپ خود کو ماں کہتی ہیں میں تو آپ کو اپنی خالہ بھی نہیں مان سکتا تو سوچیں کہ اگر ولی کو یہ سب پتا چلا تو آپ کیسے نظریں ملائیں گی زرا سوچیں اگر مریم کو زینب آنٹی پسند نا کرتی اور اسے کس کے ساتھ بدنام کروا کر حماد کی زندگی سے نکال دیتی تو ؟؟؟

سمیع کا ایک ایک لفظ فاخرہ بیگم کو بے چین کر رہا تھا۔۔۔

خالہ اگر میری بات بری لگی تو مجھے معاف کیجیے گا لیکن آپ کا بیٹا زونیرہ کے بغیر کچھ نہیں آپ جو زونی کیلیے سوچ رہی ہیں اسکی جگہ مریم کو رکھ کر سوچیں اگر پھر بھی آپ کو یہ سب ٹھیک لگے تو کسی اور کے ساتھ بدنام کروا دیجیئے گا زونی کو مگر وہ میری بہن کی جگہ ہے اور شاہ ولا کی ساری بیٹیاں میری بہنیں ہیں خالہ اب میں چلتا ہوں سمیع اپنی بات مکمل کرکے کمرے سے جا چکا تھا اور فاخرہ اپنی جگہ پر ساکت بیٹھی تھی۔۔۔

کیا واقعی ؟ اگر مریم نںن نہیں ایسا نہیں یا اللہ مجھے معاف کردیں فاخرہ بیگم سے اپنے آنسو ضبط کرنا مشکل تھا فاخرہ بیگم نے نمازِ توبہ ادا کی اور نور بیگم کے کمرے کی طرف چلی گئیں۔۔۔

پورے کمرا روشنی سے چمک رہا تھا وہ اپنے قدموں کی آہٹ بھی کسی کو محسوس نہیں ہونے دینا چاہتا تھا آہستہ آہستہ آگے بڑھتا وہ بیڈ کے قریب آیا اور جھک کر اپنی زندگی کے ماتھے پر عقیدت سے لب رکھے کچھ دیر اس محسوس کرنے لگا اور پھر جہاں سے آیا تھا وہیں چلا گیا۔۔

خود پہ کسی کا لمس محسوس کر کے پری ہڑبڑا کر اٹھی اپنے س
ارد گرد کا جائزہ لیا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا عبید بے ساختہ پری کے منہ سے اپنے مجازی خدا کا نام نکلا تھا اور پھر آنسو لڑیوں کی طرح بہنے لگے۔۔۔

یا خدایا کیوں یاد آتے ہیں وہ اتنا۔۔۔

مجھے محسوس کر اپنے پاس ہی۔۔۔

میں یہیں کہیں موجود ہوں۔۔۔۔مالا شاہ

کیا ہوا پری آپی آپ کیوں جاگ رہی ہیں رمشا کی آنکھ کھلی تو پری کو بیٹھا دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں سب ابھی سونے ہی والی تھی پری نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

آپ رو رہی تھیں ؟ رمشا نے پری کی شرابور آنکھوں کو دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

نہیں میری جان بس تمہارے بھائی ہیں نا وہی تنگ کرتے ہیں یاد آکر پری نا مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

پری کی بات سن کر رمشا کا دل ڈوبا تھا آگے بڑھ کر پری کو گلے لگا لیا تو پری پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

اے میرے رازداں کچھ میری زندگی کا خیال کر تیرے سامنے ہی میرا حال ہے

صائمہ بیگم ناشتہ بنا رہی تھی جب علی کچن میں داخل ہوا اور سلام کرکے وہیں انکے پاس کھڑا ہوگیا۔۔

کیا ہوا بیٹا جی کچھ چاہیے ؟ صائمہ بیگم نے علی کو دیکھ کر سوال پوچھا۔۔

بس آپ کی بہو چاہیے علی نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

ہمم میں چلی تو جاؤ اگر مرحا نے۔۔۔

نہیں وہ راضی ہے اس رشتے سے علی نے صائمہ بیگم کی بات کو بیچ میں ٹوک کر کہا۔۔۔

اچھا پھر نیک کام میں دیری کیسی صائمہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو علی نے بھی مسکرا کر اپنی ماں کا ہاتھ چوم لیا۔۔۔

دادو ماما بابا پہنچنے والے ہونگے تو اب مجھے نکلنا ہوگا رمشا نے ناشتے کی ٹیبل پر نور بیگم سے کہا وہ بھی مریم کی طرح نور بیگم کو دادو کہتی تھی۔۔۔

سمیع جو خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا رمشا کی بات سنتے ہی اسکا نوالہ اٹک گیا اور زور زور سے کھانسنے لگا۔۔۔

کیا ہوا سمیع ٹھیک تو ہو نا نور بیگم سمیع کی طرف متوجہ ہوئیں جو بری طرح کھانس رہا تھا۔۔۔

جی دادو میں بلکل ٹھیک ہوں سمیع نے پانی پی کر گلاس رکھا۔۔

چلو شکر ہے ہاں تو رمشا کیا کہ رہی تھی تم نور بیگم نے رمشا کی طرف دیکھا۔۔۔

تو رمشا نے اپنی بات دہرائی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے لیکن مہوش کو کہو کہ میں کہہ رہی ہوں ائیرپورٹ سے سیدھا یہیں آئیں نور بیگم نے اپنی بات مکمل کی اور آرام سے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

جی دادو رمشا نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ناشتے کے بعد سب اٹھ کر چلے گئے رمشا اپنا موبائل اٹھا کر جیسے ہی پیچھے مڑی کسی سے پھر سے ٹکر ہوئی۔۔۔

ہائے اللہ جی اس گھر میں رواج ہے کہا ٹکرانے کا رمشا بغیر اگلے بندے کو دیکھے اپنا سر مسل رہی تھی

۔۔

جی یہی رواج ہے یہاں کا سمیع نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

آ آپ رمشا نے جب مقابل کو دیکھا تو بولتی ہی بند ہوگئ تھی۔۔۔

جی میں سمیع نے رمشا کا ہکلانہ محسوس کیا تھا مگر اپنی مسکراہٹ کو قابو کیا۔۔۔

جج جی بب بولیں رمشا کا دل چاہا ابھی غایب ہو جائے۔۔۔

مجھ سے شادی کروگی ؟ سمیع نے دو ٹوک بات کی۔۔۔

رمشا جو توقع بھی نہیں رکھتی تھی سمیع سے اس بات کی ہڑبڑا گئ۔۔۔

کیا ہوا نہیں کروگی ؟ سمیع نے پھر سے رمشا کو مخاطب کیا۔۔۔

نن نہیں مم میرا مطلب ہاں ننںنہیں رمشا کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا اس شخص سے کیا کہے جو دو دنوں میں ہی اس سے شادی کا سوال کر رہا تھا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آیا کہ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو سمیع رمشا کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

ارے بھئی ہماری بیٹی ہے اسکا فیصلہ بڑے کرینگے آپ کو اتنی جلدی بھی کیا ہے سمیع نور بیگم نے مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی وہ ان دونوں کو گفتگو سن چکی تھی۔۔۔

دادو رمشا نور بیگم کو دیکھتے ہی گھبرا گئی تھی اور وہاں سے فوراً بھاگ گئی سمیع نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

ہاں تو برخوردار بہت جلدی نہیں آپ کو شادی کی نور بیگم پھر س سمیع سے گویا ہوئی تھیں۔۔۔

ارے دادو آپ نہیں جانتیں یہ پٹاخہ میرے ہواسوں پر چھا رہی ہے سمیع نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ کر نور بیگم کے کندھے کے گرد اپنے بازو حائل کیے۔۔۔

بہت ہی بے شرم ہوگئے ہو تم سمیع نور بیگم نے مسکرا کر سمیع کے سر پر چپت لگائی۔۔۔

ارے ارے یہ کیا ہو رہا ہے ؟ حماد اور آزر دونوں ہی سیڑھیاں اترتے نور بیگم اور سمیع کی طرف آئے تھے۔۔۔

کچھ نہیں ہورہا بس اپنی دادی سے پیار کر رہا ہوں سمیع نے حماد کو دیکھ کر منہ چڑایا۔۔۔

اچھا بس اب لڑائی مت شروع کرنا گدھے کو تم تینوں نور بیگم تینوں سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

ارے دادو میں تو معصوم سا میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں ابھی آزر جو دونوں کی گفتگو سے محظوظ ہو رہا تھا اپنا نام بھی شمارِ گدھا سن کر چونکا۔۔۔

اچھا بس اب تم تینوں جائو مجھے بھی اب چاشت کی نماز ادا کرنی ہے نور بیگم نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

سمیع سچ بتا کیا چل رہا ہے ؟ حماد نے سمیع کو گدی سے پکڑا۔۔۔

ابے جا یار اپنا چھوٹا سا زہن نا صرف مریم کیلیے استعمال کیا کر سمیع نے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا۔۔

حماد کی آنکھوں کے آگے مریم کا چہرہ آیا تو وہ مسکرایا۔۔۔

ابے دیکھ دیکھ آزر حماد لڑکیوں کی طرح شرما رہا ہے سمیع نے فوراً آزر کو متوجہ کیا۔۔۔

ابے جائو یار میں نہیں شرما رہا حماد نے جھنجلا کر کہا۔۔۔

اس کا مطلب تو بے شرم ہے ؟ آزر نے آئبیرو اچکا کر حماد سے سوال کیا۔۔۔

ہاں میں بے شرم ہوں حماد نے زچ ہو کر کہا۔۔۔

شرم کریں حماد کیسی باتیں کر رہے ہیں نہیں آپ تو بے شرم ہیں نا مریم جو حماد کی بات سن چکی تھی حماد سے مخاطب ہوئی سمیع اور آزر موقع دیکھتے ہی وہاں سے غایب ہوئے

ارے جانو تمہی یاد نہیں اس دن کیا ہوا آج پھر تم پہ حماد اپنی بات مکمل کرتا مریم نے آگے بڑھ حماد کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور مریم کا چہرہ شرم و حیا سے لال ہو گیا تھا۔۔۔

ہائے یہ شرم حماد نے آگے ہو کر مریم نے گرد اپنے بازو حائل کیے۔۔۔

حماد چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا مریم نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا۔۔۔

اچھا یہاں کوئی دیکھ لے گا تو پھر چلو حماد زبردستی مریم کو روم میں لے گیا

روم کا دروازہ بند کرتے ہی حماد نے مریم کو دروازے کے ساتھ پن کیا اور سکے لال پنکھڑی جیسے لبوں کو اپنی قید میں لیا اور لبوں سے گردن کا سفر شروع کر دیا۔۔۔

اسلام علیکم نور خالہ صائمہ بیگم نے نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام! کیسے آنا ہوا صائمہ ؟ نور بیگم نے آگے بڑھ کر اپنی پیاری سے بھانجی کو گلے لگایا۔۔

خالہ آپ سے میں اور فضل (صائمہ کے شوہر) کچھ مانگنے آئے ہیں۔۔۔

ارے میرے پاس ایسا کیا ہے جو تم دونوں آئے ہو نور بیگم نے صائمہ شاہ سے سوال کیا۔۔

اسلام علیکم دادو علی بھی نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوا

وعلیکم السلام!! نور بیگم نے سلام کا جواب دیا۔۔۔

اسلام علیکم امی اذلان شاہ زامن شاہ اور آھاد شاہ تینوں بھی نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

وعلیکم السلام میرے تینوں شہزادے آگئے۔۔۔

آج اتوار کا دن تھا تو تینوں بیٹے اپنا دن اپنی ماں کے ساتھ گزارتے تھے۔۔۔

فضل شاہ کھڑے ہوکر اذلان شاہ ،زامن شاہ اور اھاد شاہ سے مل کر بیٹھ گئے۔۔

کیسی ہیں آپا اذلان شاہ نے اپنی سالی کن بہن صائمہ بیگم سے سوال کیا۔۔۔

اللہ کا شکر ہے بلکل ٹھیک ہوں اور اگر تم مجھے کچھ دے دو تو اور ٹھیک ہو جائوں گی صائمہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔۔

کیا ؟ تینوں بھائیوں نے بیک وقت سوال کیا۔۔

دیکھو زامن شاہ میں سالی بن کر نہیں بلکے بہن بن کر تم سے تمہاری گڑیا کا رشتہ مانگنے آئی ہوں صائمہ بیگم نے اپنی بات مکمل کی اور سب کو دیکھنے لگی۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے ٹھیک ہے صائمہ میں اس لڑکے سے ایک سوال کرونگی اگر اس کا جواب مجھے ٹھیک لگا تو میری طرف سے ہاں ہے ورنہ نہیں نور بیگم نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔

سب نور بیگم کو ہی دیکھ رہے تھے جو عالیان عرف علی کو شہزادہ یا میرا چاند کہنے کی بجائے لڑکا کہہ رہی تھیں۔۔

جی دادو نہیں بلکہ میم نور شاہ پوچھیں سوال علی بلکل تیار تھا۔۔۔

ہمم تو بتائو عالیان شاہ ہماری مرحا شاہ کیلیے کیا کرسکتے ہو ؟ نور بیگم نے سیریس ہوکر سوال کیا۔۔

اہم ہمم علی نے گلہ کھنگارا۔۔۔

میں یہ ہرگز نہیں کہونگا کہ میں مرحا کیلیے جان دے دوں گا علی کی بات پر سب حیران ہوئی تھے پر نور بیگم مطمئن تھیں وہ جانتی تھیں کہ علی کتنی محبت کرتا ہے مرحا سے۔۔

پر ہاں میں تا عمر چار شادیوں کی اجازت اور پیسے ہونے کے باوجود اپنی پوری زندگی مرحا شاہ کہ ساتھ گزار سکتا ہوں علی نے پر سکون ہو کر اپنی بات مکمل کی۔۔۔

ہمیں تمہارا جواب پسند آیا نور بیگم نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ کر علی کی پیشانی چوم لی۔۔۔

میرا عبید کچھ دنوں میں آنے والا ہے نکاح اس جمعرات کو ہوگا زونی اور ولید کا مرحا اور علی کا نور بیگم کی بات پر سب لوگوں پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹے تھے۔مگر تینوں بیٹے اپنی ماں کے فیصلے سے مطمئن تھے۔۔۔

بہت شکریہ خالہ صائمہ بیگم اٹھ کر نور بیگم کے گلے لگ گئیں۔۔۔

گھر میں شادی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں سمیع اور رمشا کا نکاح بھی جمعرات کو دونود جوڑیوں کے ساتھ طے پایا تھا سب ہی بہت خوش تھے مگر پریشے کی آنکھیں نم رہتی تھیں۔۔۔

اتنی محبت نا کر۔۔

تو نے بچھڑ جانا ہے میں نے مر جانا ہے**

ارے پری بھابی آپ ایسے بیٹھی ہیں دیکھیں میں کپڑے دکھانے آئی تھی آپ کو زونی پری کے کمرے میں آئی تھی پری جس عبید کی یادوں میں تھی اچانک یادوں کا تسلسل ٹوٹا۔۔۔

یہ دیکھیں زونی نے موبائل پر ایک خوبصورت سا لہنگا چولی دکھایا۔۔

یہ بارات کیلیے اچھا ہے نا ؟ زونی نے پری سے سوال کیا ہاں اچھا ہے بہت اچھا ہے پری نے مسکرا کر زونی کو جواب دیا۔۔۔

بھابھی بھائی آجائیں گے زونی نے آگے بڑھ کر پری کو گلے لگایا آنسو پھر سے بہنے لگے یہ رونا تو پری کا معمول بن گیا تھا کہاں تھا وہ شخص جو پری کا ایک آنسو برداشت نا کرتا تھا مگر آج اسکے آنسوؤں کو خاموشی سے برداشت کر رہا تھا خود بھی تکلیف میں مبتلا تھا اور اسکی روحِ جانم بھی تکلیف میں تھی عبید کی آنکھوں میں سے بھی ایک باغی آنسو بہہ کر لیپ ٹاپ کی سکرین پر گرا تھا۔۔۔

او ہیلو گائز یہ رونا دھونا بند کریں دادو نے کہا ہے کہ آپ دونوں میرے ساتھ شاپنگ پر چلو گی ولید نے دروازے میں کھڑے ہو کر ہی کہا۔۔

زونی تو ولید کی آواز سنتے ہی شرما گئی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ کسی کی نظر نا لگے میرے بہن بھائیوں کو پری نے مسکرا کر زونی کو پھر سے گلے لگایا۔۔۔

اچھا اب آجائیں میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں ولی کہہ کر کمرے سے نکلتا پورچ کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔

جائو زونی جلدی سے تیار ہو میں بھی آتی ہوں ورنہ آپکے سیاں جی مجھے یہیں چھوڑ جائینگے پری نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔

میں جانتی ہوں پری تم بہت اداس ہو جبھی اس طرح مسکراتی کو عبید بھائی آجائیں زونی نے کیمرے کی طرف دیکھ کر کہا اور عجیب سا منہ بنایا تو عبید بھی مسکرا گیا اور اپنے گارڈز کو ہدایت دینے لگا۔۔

ہاں بولو کیا خبر ہے ؟ آدم شیرانی نے فون اٹھاتے ہی سوال کیا۔۔

صاحب شاہ ولا سے ایک گاڑی نکلی ہے جس میں وہ لڑکی کو جسے احمر صاحب پسند کرتے تھے اور اسی کی وجہ سے۔۔۔

اچھا بس نظر رکھو اس پر ابھی تو چوئیا نکلی ہے ابھی آتا ہو گا عاشق اپنی بیوی کے پیچھے آدم شیرانی نے فون رکھا اور اپنے ملازم کو گاڑی نکالنے کا حکم دیتا باہر نکلا۔۔

یہ علی بھائی کہاں ہیں ؟ مرحا علی کے گھر میں داخل ہوئی جو کہ صبح سے مرحا کا فون نہیں اٹھا رہا تھا

۔۔

ارے عالیان یار مجھے یہ پھول دینا نمرہ نے ڈرائینگ روم سے گزرتے علی کو دیکھ کہا۔۔

اچھا دیتا ہوں علی نے پھولوں کی ٹوکرے نمرہ کو دی نمرہ ٹوکری لینے کیلیے نیچے ہوئے مگر پیر پھسلا اور وہ اگلے ہی پل علی کے اوپر تھی شرم سے نمرہ لال ہورہی تھی۔۔۔

علی بھائی مرحا زور سے آوازیں لگاتی ہوئی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔۔

مم مرحا علی فوراً سے نمرہ کو پیچھے کرتا اٹھ کھڑا ہوا مگر مرحا سب دیکھ چکی تھی۔۔۔

یہ بھائی بولتی ہے تمہیں مرحا کے بھائی کہنے پر نمرہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

نا چاہتے ہوئے بھی مرحا کی آنکھوں میں انسو آگئے تھے جو علی سے چھپے نا رہے تھے۔۔۔

مرحا فوراً سے نکلتی گیٹ عبور کرنے لگی مگر علی نے مرحا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ سیدھا علی نے چوڑے سینے سے ٹکرائی اور علی کے سینے سے لگی رونا شروع کر چکی تھی علی نے بھی اسکے گرد اپنے بازو حائل کردیے۔۔۔

اب کچھ کہو گی نہیں جا اس طرح روتی رہو گی ؟ علی نے مرحا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

علی بھائی اگر میں اس طرح کسی کے اوپر مرحا اپنی بات مکمل کرتی علی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

۔۔۔

خبردار مرحا ایسی بات سوچنا بھی مت تم صرف عالیان شاہ کی ہو علی نے اپنا حصار مرحا کے گرد مضبوط کیا۔۔۔

ہاں تو آپ بھی صرف میرے ہیں علی بھائی مرحا نے بغیر رکے اپنی ساری بات کی۔۔۔

ہاہاہا میں بھائی نہیں ہوں تمہارا مرحا علی نے غصہ ہونے کے بجائے اس بار قہقہ لگایا۔

اچھا سوری علی بھ مم میرا مطلب لیان مرحا نے علی کا آدھا نام لیا مرحا کے منہ سے اپنا آدھا نام سن کر علی پھر سے مسکرایا اب تم ہی کہتی ہو نا کہ میرے ساتھ گندی حرکتیں مت کرنا توکسکے ساتھ کروں ؟ علی نے کہہ کر اپنا سر مرحا کے کندھے پر ٹکا لیا

بس کردیں آپ آپ نا بہت گندے ہیں مرحا اپنا آپ چھڑواتی بھاگی۔۔۔

ویسے پری بھابی کونسے کلر کا ڈریس لینگی ؟ زونی نے گاڑی کی خاموشی توڑی۔۔۔

مال چل کر دیکھتے ہیں پری نے مسکرا کر جواب دیا اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔

اوووووڑ !! ٹائر پھٹنے کی آواز پر گاڑی کو بریک لگی تھی۔۔۔

یہ کیا ہو گیا ؟ ولی نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور سیدھا نیچے اترا۔۔۔

پیچھے والی گاڑی سے بھی چار گارڈ اترے اور آگے والی سے بھی چار گارڈ اترے۔۔

یہ کیا آپ لوگ کون ؟ ولید نے گارڈز کو دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

سر ہمیں عبید سر نے ہائر کیا ہے !! ان میں سے ایک گارڈ نے بتایا۔۔۔

چار گاڑیاں اور آکر رکی تھیں جن میں سے ہر گاڑی سے چار چار گارڈ اترے اور ایک گاڑی میں سے آدم شیرانی اترا اسے دیکھتے ہی عبید کے سارے گارڈ الرٹ ہوئے تھے۔۔۔

گندمی رنگت بڑھے ہوئے بال قمیض کو بازوں سے فولڈ کیا ہوا وہ دکھنے میں بلکل احمر شیرانی جیسا تھا ولید اسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔۔۔

تم اندر ہی بیٹھنا ولید بیک سیٹ پر بیٹھی زونی اور پری سے مخاطب ہوا۔۔

بتائو احمر شیرانی کیا چاہتے ہو ولید آدم شیرانی سے مخاطب ہوا۔۔۔

ہاہاہا احمر نہیں آدم شیرانی ہوں میں ہنستے اچانک سخت تاثرات قائم کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

مار دیا تمہارے عبید شاہ نے میرے بھائی کو وہ بھی اس گھٹیا لڑکی کے پیچھے جو منہ چھپائے بیٹھی ہے آدم شیرانی غصے سے گویا ہوا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ولید غصے سے آگے بڑھا مگر آدم کے گارڈز نے اسے پیچھے دکھا دیا عبید کے ہائر کیے ہوئے گارڈز آدم شیرانی کے گارڈز کی نسبت کم تھے مگر حوصلہ بلند تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں عبید کے ہائر کیے ہوئے گارڈز نے آدم کے سارے گارڈز کو مار دیا۔۔۔

ہے کتے سارے آدم غصے سے اپنے گارڈز کی لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب میرے بھائی سے مل لیا تو مجھ سے بھی مل لیا جائے عبید شاہ اپنے پروقار لہجے میں آدم شیرانی سے مخاطب ہوا۔۔۔

بھائی ولید نے چونک کر پیچھے کھڑے عبید شاہ کو دیکھا پری عبید کو دیکھ چکی تھی اور عبید بھی ایک نظر پری دیکھتا آگے بڑھا تھا۔۔۔

ہاہاہا مجھے پتا تھا اسکے پیچھے تو ضرور آئے گا آدم نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

دو گاڑیاں آکر رکی اس میں سے بھی آدم کے گارڈز نکلے اور عبید کے گارڈز کی طرف بڑھے عبید بھی اپنے گارڈز کا بھرپور ساتھ دینے لگا اور ولید بھی اسکا ساتھ دے رہا تھا

آدم شیرانی نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی گن سے عبید شاہ کا نشانہ لیا۔۔۔

عبید !!!

ٹھا کی آواز پر سب ایک دم رکے آدم شیرانی کی گولی پری کے سینے میں لگی تھی اور وہ اسی وقت نیچے گری عبید نے پری کے وجود کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

ہاہاہاہا آدم شیرانی نے ایک قہقہہ پھر سے لگایا۔۔۔

ولید نے اپنی گن سے تین گولیاں آدم کے سینے میں اتاری اور آدم زمین بوس ہوگیا۔۔۔

پریشے عبید زور سے چینخا۔۔

عب عبید۔___مم میں ____آپ سے ___بہت محبت کک کرتی ہوں ___میں آپ کے ____بغیر ممم مشکل سس زندہ رہی ہوں!!! پری نے مشکل سے یہ الفاظ کہے اور عبید کی باہوں میں ہی آنکھیں موند لیں۔۔۔

نن نہیں پپ پری ولید یہ دیکھو پری کو عبید ولید سے مخاطب ہوا۔۔

بھائی بھابی کو ہاسپٹل لے کر چلیں سانس بہت آہستہ چل رہی ہے ولید نے پری کے نبض چیک کی ۔۔۔۔

عبید نے پری کو اپنی بانہوں میں بھرا اور بھاگنا شروع کیا عبید کے سارے کپڑے خون سے بھر رہے تھے لیکن پرواکسے تھی اسے تو بس اپنی زندگی چاہیے تھی عبید کا جوتا ٹوٹ گیا عبید نے جلدی سے اپنے دونوں نورے اتارے اور ننگے پاؤں گرم سڑک پر بھاگنے لگا اسے ایسا محسوس ہورہا تھا کہ پری کہیں دور نا چلی جائے قریب ہی ہاسپٹل تھا عبید جلدی سے ہاسپٹل میں داخل ہوا۔۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر عبید زور سے آوازیں لگانے لگا۔۔۔

عبید شاہ عبید کی آواز پر سارے ڈاکٹرز بھاگتے ہوئے آئے تھے۔۔۔

ان کو آئی سی یو میں لے کر جائو جلدی تین ڈاکٹرز نے مل کر پری کو سٹریچر پر لٹایا اور آئی سی یو میں لے گئے۔۔۔

ولید اور زونی بھی عبید کے پیچھے ہاسپٹل میں پہنچے تھے۔۔۔

ولید ولید وہ وہ بچ جائے گی نا ولید وہ میرے لیے بہت روئی ہے یار میں اس سے دور گیا تھا نا اگر وہ بھی چلی گئی تو عبید ولی کو جھنجھوڑتا اب خود کو پیٹنے لگا تھا۔۔۔

کیا کر رہیں ہیں بھائی سب دیکھ رہیں ہیں ولید نے آگے ہو کر عبید کو زبردستی روکا۔۔۔

کیا دیکھیں گے ؟ عبید شاہ کو ؟؟ ہاں کیا عبید شاہ کو محبت نہیں کو سکتی ؟ ہاں ولید بتاؤ عبید چینخ کر کہہ رہا تھا۔۔۔

دیکھیں آپ شور مت کریں پیشنٹ کی حالت ویسے ہی بہت کریٹیکل ہے آپ بس دعا کریں نرس نے عبید سے کہا۔۔۔

ولی وہ مجھے کیوں آئی تھی بچانے مر جانے دیتی نا عبید نے بات پر زونی کا اپنا دل کٹتا محسوس ہوا تھا

اللہ نا کرے بھائی زونی نے کہا

اب جدائی کے سفر کو مرے آسان کرو

تم مجھے خواب میں آ کر نہ پریشان کرو۔۔۔

عبید آئی سی ہو میں داخل ہوا پری سے ہر چیز کو جدا کر دیا گیا تھا۔۔۔

وہ اب ایک بے جان وجود تھا پری کے اوپر سفید چادر اوڑھ دی گئی تھی عبید نے کپکپاتے ہاتھ آگے بڑھائے پری کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں ہمیشہ کیلیے۔۔۔

اے یار تیرے ہجر نے کیا کیا۔۔۔

نا تم آئے نا کوئی پیغام چلو اب ہم رخصت ہوتے ہیں۔۔۔۔

پریشے اپنے حصے کی محبت کرکے بہت دور جا چکی تھی اسکے پاس جانا اب عبید کیلیے ممکن نا تھا ہاں وہ چلی گئی تھی تھک گئی تھی ہجر سے اپنے ماں باپ کے پاس چلی گئی تھی۔۔۔

پریشے !!!! عبید چینخا تھا۔۔۔

ایہ زونی والے کتنی دیر تک آئنگے ؟ نور بیگم نے زینب بیگم سے سوال کیا۔۔۔

امی وہ شاپنگ کرنے گئے ہیں آپ کو پتا تو ہے وقت تو لگتا ہے نا زہرا بیگم نے نور بیگم کو جواب دیا ۔۔۔

پتا نہیں کیوں زینب میرا دل بہت گھبرا رہا ہے نور بیگم زینب شاہ سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

اللہ خیر کرے امی زہرا شاہ اور زینب شاہ ایک ساتھ بولیں تھیں۔۔۔

اسلام علیکم! سمیع نے رمشا کو سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام آپ کو سلام بھی آتا ہے رمشا نے زبان دانت کے نیچے دبا کر کہا۔۔۔

جی الحمدللہ مسلمان ہوں سمیع نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اچھا بتائیں کیوں فون کیا آپ نے ؟ رمشا نے ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو لٹ کو پیچھا کیا۔۔۔

وہ میرا دل کر رہا تھا کچھ میٹھا کھانے کا سمیع نے شرارت سے کہا۔۔۔

ہاں تو کھا لیں نا رمشا نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

اچھا تو آجائوں ؟ سمیع نے سوال کیا۔۔۔

کک کیا مطلب ؟ رمشا نے پھر سے سوال کیا اتنا زیادہ بولنے والی لڑکی سمیع کی قربت میں سہم جاتی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا میرا بچا آپ کے لپس کو کھانے کا دل چا رہا ہے تو آجاؤں ؟ سمیع نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

بہت گندے ہیں آپ رمشا نے فوراً سے فون بند کردیا اور اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو قابو کیا۔۔۔

کی ہوا عبید بھائی ؟ ولید عبید کے بیڈ کے ساتھ ہی بیٹھا تھا جب اچانک عبید پری کو آواز دے کر اٹھا

۔۔۔

ولید پریشے ؟ عبید نے ولید سے سوال کیا۔۔۔

بھائی آپ کو ڈرپ لگی ہے اور بھابی کا آپریشن چل رہا ہے زونی بھی دعا کر رہی ہے آپ بھی دعا کریں محبت کرنے والوں کی دعاؤں میں بہت اثر ہوتا ہے ولید نے پیار سے عبید کو سمجھایا۔۔۔

ولید اللہ پاک مجھے دوبارہ دینگے پری واپس ؟ میں نے تو پری کی قدر نہیں کی !! ولید کے سامنے عبید بکھر رہا تھا۔۔۔

نہیں بھائی آپ انکی حفاظت کیلیے ان سے دور رہے ہیں اللہ پاک تو سب جانتے ہیں نا آپ بس دعا کریں دیکھیے گا پری آپی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

ولید نے عبید کی ڈرپ اتاری تو عبید وضو کرنے چلا گیا۔۔۔

عبید نے دو رکعت نفل حاجات ادا کی اور اپنے ہاتھ دعا کیلیے اٹھائے۔۔۔

اے میرے پاک پروردگار تو رحیم ہے تو کریم ہے میری بیوی کے زندگی بخش دے میرے خدا وہ جب بھی پریشان ہوتی تھے تیرے سامنے حاضر ہوتی تھی آج میں حاضر ہوں مجھ پر موجزہ کردیں میرے رب ذوالجلال جس طرح آپ نے معجزہ کیا حضرت یونس علیہ السلام پر ،حضرت ابراہیم علیہ السلام پر،حضرت یوسف علیہ السلام پر اور حضرت نوح علیہ السلام پر یا میرے پاک پروردگار اپنے اس گنہگار بندے پر معجزہ کردے عبید گڑگڑا کر اپنے رب سے اپنی محبت کو مانگ رہا تھا۔۔

ولید کب سے عبید کو دیکھ رہا تھا جو کہ بہت سخت لہجے والا خوبصورت مرد تھا مگر ایک عورت کی محبت بہت ظالم ہوتی ہے یہ چیز تو ولید شاہ بھی جانتا تھا۔۔

مبارک ہو بھائی بھابی کو ہوش آگیا زونی نے عبید کے روم میں داخل ہوکر اسے خوشخبری دی اور اسکے گلے لگ گئی۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر عبید نے فوراً شکرانے کا سجدہ ادا کیا اور زونی کے ساتھ ہی آئی سی یو میں داخل ہوا

۔۔۔

کہاں جانے کا ارادہ تھا میڈم ؟ عبید پری سے مخاطب ہوا جو تھوڑی سی آنکھیں کھول کر عبید کو دیکھ رہی تھی۔۔

آپ کون ؟ پری نے عبید سے سوال کیا۔۔۔

یا اللہ پھر سے عبید نے اوپر دیکھ کر آہ بھری۔۔۔

عبید پری نے آہستہ سے آواز دی۔

جی عبید کی جان عبید نے آگے بڑھ کر پری کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے پری نے آنکھیں بند کیں اور اپنے شوہر کے لمس کو محسوس کرنے لگی۔۔۔

میں بھی ایک کس کرلوں ؟ ولید نے زونی کے کان میں سرگوشی کی تو زونی نے آگے ہوکر ولید کے ماتھے پر بوسہ دیا اور جلدے سے پیچھے ہوئی ولید حیران زونی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہائے میری جان ولید نے مسکرا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو زونی نے شرم سے پلکیں جھکا لیں۔۔۔

کچھ دن بعد :

ارے بیگم تیار ہو جائیں جلدی عبید تیسری بار پری کو بلانے آیا تھا جس کی تیاری مکمل ہی نہیں ہورہی تھی۔۔۔

ڈارک گرین لہنگے چولی میں گجرے اور میک اپ کے نام پر کاجل مسکارا اور ریڈ لپ اسٹک میں پری عبید کے دل میں بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

ہائے میں گیا !!! عبید نے پری کو دیکھ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

عبید پری نے منہ بنا کر عبید کا نام لیا۔۔۔

جی عبید کی جان عبید نے آگے بڑھ کر پری کو نازک لبوں کو اپنی قید میں لیا۔۔۔

بھابھی مریم پری کے کمرے میں داخل ہوئی تو عبید کو پری ہر جھکے دیکھ وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

عبید کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا لیکن کمرا خالی تھا۔۔

کوئی آیا تھا کیا ؟ عبید نے آئبرو اچکا کر پری سے سوال کیا۔۔۔

پری تو شرم سے لال کو رہی تھی عبید کا ہاتھ پکڑ کر نظریں جھکائے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

پیلے اور لال شرارے چولی میں ماہا ملبوس تھی۔۔۔

ہائے کہاں جارہی ہی۔ آزر نے پاس سے گزرتی ماہا کو روکا۔۔۔

آزر باہر جارہی ہوں سب تیار ہوگئے ہیں نا ماہا نے بات بنا کر وہاں سے جانا چاہا۔۔

مجھے چائے پینی ہے ماہا آزر نے ماہا کو کہا۔۔

آزر اس وقت پلیز نا کچھ دیر بعد پی لینا ماہا نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا۔۔

کیوں ؟ آزر نے پھر سے سوال کیا۔۔۔

اب میں اتنا تیار ہوکر چائے بنائوں کیا ؟ ماہا نے سوال کیا۔۔

ادھر تو آئو آزر ماہا کو سمجھنے کا موقعہ دیے بغیر اسکے لبوں پر جھک گیا۔۔۔

آہ آج تو دودھ پتی تھی کافی دیر بعد آزر نے ماہا کو آزاد کیا۔۔۔

ماہا شادی کے اتنی وقت کی بعد بھی آزر سے شرماتی تھی۔۔۔

ہائے میرا جانو کہاں ہے ؟ حماد نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دہائی دی۔۔۔

کون جانو ؟ مریم چوڑیاں پہنتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی آپ اور کون ؟ حماد نے مسکرا کر کہا۔۔۔

حماد آپ کو پتا ہے ابھی کیا ہوا ؟ مریم نے آہستہ آواز میں کہا جیسے ہوئی راز بتا رہی ہو۔۔

نہیں مجھے نہیں پتا حماد نے بھی مریم کی نقل کی۔

میں نا عبید بھائی کے کمرے میں گئی تو وہ مریم نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔

حماد سمجھ گیا تھا مریم کیا کہنا چاہتی ہے مگر انجان بنا۔۔۔

تو وہ کیا ؟ حماد نے مریم نے چہرے سے ہاتھ ہٹانا چاہے۔۔۔

ارے حماد رات میں کرنا جو کرنا ہے ابھی آجائو آزر نے باہر سے ہی حماد کو آواز دی تو مریم پھر سے شرما گئی۔۔۔

نکاح کے ساتھ ہی رخصتی ہوگئی۔۔۔

علی نے آہستہ سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور قدم مرحا کی طرف بڑھائے جو پور پور اس کے لیے سج کے بیٹھی تھی۔۔۔

علی نے مرحا کے ہاتھوں کو پکڑا تو مرحا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔

علی نے آگے بڑھ کر مرحا کے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

مرحا نے آنکھیں بند کرکے اسکا لمس خود پہ محسوس کیا۔۔۔

مرحا کے ہونٹ کانپ رہے تھے جو کہ علی کے دل کی دھڑکن بڑھا رہے تھے۔۔۔

علی نے آگے ہو کر مرحا کے لبوں کو اپنی قید میں لیا اور پوری شدت نچھاور کرنے لگا۔۔۔

کافی دیر بعد وہ پیچھے ہوا۔۔۔

آپ گگ گندے ہیں آپ نے کہا تھا آپ گندی حرکت نہیں کرینگے مرحا نے کیوٹ سا منہ بنا کر بولا

۔۔۔

علی کو اس پہ بہت پیار آیا۔۔۔

تو پھر میں کسی اور کے پاس چلا جاتا ہوں اسے پیار کرونگا علی نے تھوڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔

نن نہیں خبردار میں آپ کی جان لے لونگی مرحا نے غصے سے علی کا کالر پکڑ لیا۔۔۔

ارے ارے جانم آپ نے جان تو ویسے ہی لے لی علی نے پیار سے مرحا کا ہاتھ اپنے کالر سے ہٹا کر چوما۔۔۔

تو مرحا نے آگے ہو کر علی کے سینے سے سر لگا لیا

پانچ سال بعد :

حماد اپنے بچوں کو سنبھال لیں نہیں تو میں ان کو پین کر کے الماری میں رکھ دونگی مریم حماد سے فون پر غصے میں بات کر رہی تھی چار سالہ عرش اور تین سالہ حمریان مریم کے بالوں کو کھینچ رہے تھے

۔۔۔

اچھا اچھا میں آتا ہوں انکو الماری میں مت رکھنا۔۔۔

حماد کہہ کر اپنی کیبن سے نکلا۔۔۔

ارے حماد کہاں جا رہے ہو ؟ عبید نے تیزی سے نکلتے ہوئے حماد سے سوال کیا بھائی مریم میرے معصوم بچوں کو شاپر میں بند کر کے الماری میں رکھنے کا کہہ رہی ہے مجھے جانا ہوگا حماد نے معصوم شکل بنا کر کہا۔۔۔

ہاں یار ماہا کی کال بھی آئی تھی مظہر اور ہانیہ اسے بھی تنگ کر رہے ہیں وہ خود ہی رونے لگ گئی ہے آزر نے بھی اپنا دکھڑا سنایا ہاہاہاہا اچھا ٹھیک ہے تم دونوں جائو پھر میں بھی تھوڑی دیر میں آتا ہوں ...

لشے پربید نے معصوم سی آواز دی پری کو رشے کہتا تھا۔۔۔
جی لشے کی جان پری نے بیڈ پر بیٹھے پربید کے پھولے ہوئے گالوں کو چوما۔۔۔
ہم بھی جان ہیں آپ کی عبید نے روم میں داخل ہوتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔
آپ تو زندگی ہیں میری پری نے مسکرا کر کہا تو عبید نے آگے بڑھ کر دونوں کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔

اچام عیکم (آسلام علیکم) کیشی ہیں دادو چار سالہ پربید نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔
وعلیکم السلام آگیا میرا شہزادہ نور بیگم نے پربید کو اپنے گود میں اٹھا کر پیار کیا جو دکھنے میں بلکل عبید جیسا تھا۔۔۔
دادو الویرہ (زونی اور ولید کی بیٹی) کہا ہے ؟ پربید نے نور بیگم سے سوال کیا۔۔۔
اچھا تو مجھے لگا میرا شہزادہ میرے لیے آیا ہے اور آپ تو الویرا کیلیے آئے ہیں نور بیگم نے ناراضگی جتائی۔۔۔
الے دادو میکو کام کے نا پربید نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔
ہاہاہاہا کیا چل رہا ہے یہاں۔۔۔
اسلام علیکم دادو علی اور مرحا دونوں نور بیگم کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔
مرحا اور علی کی ایک بیٹی مشعل اور بیٹا مرحان تھا۔۔۔

وعلیکم السلام کیسے کو دونوں ؟ نور بیگم نے دونوں کے سر پر پیار کیا اور مرحا کی گود سے مشعل کو لیا۔۔۔

الے دادو مچل پالی ہے (ارے دادو مشعل پیاری ہے) پربید نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مشعل کے گالوں کو چھوا۔۔۔

بید الویرا نے پربید کو آواز دی تو وہ فوراً مشعل سے دور ہوا اسکی حرکت پہ سب مسکرائے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆